کیسے آقاؤں کا گدا ہوں میں رضا — بول بالے ہیں میرے سرکاروں کے

برکاتی گلدستہ

حبّذا ایں روضۂ عرش اشتباہ
آستانش قدسیاں رابوسہ گاہ
گوش کن تاریخ ایں عالی بِنا
جنت زیبائے برکات اِلٰہ

۱۴۳۳ھ

ترجمہ

یہ روضہ کتنا محبوب ہے جو عرش سے مشابہت رکھتا ہے
ان کا آستانہ فرشتوں کے بوسے کی جگہ ہے
اس بلند عمارت کی تاریخ اسطرح سن
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے مزیّن جنت ہے

مرتب کردہ:
سگِ عطار و برکات
محمد محمود میاں قادری برکاتی
عفی عنہ

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدرآباد سندھ پاکستان
www.faizanebarkat.net

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کیسے آقاؤں کا گدا ہوں میں رضا

بول بالے ہیں میرے سرکاروں کے

برکاتی گلدستہ

مرتب:

سگِ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدر آباد، سندھ

Marfat.com

12523

155909

جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام: برکاتی گلدستہ

مرتب کردہ: محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

تصحیح: مفتی اہلسنت ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

زیرِ نگرانی: محمد صدیق میاں قادری برکاتی

صفحات: 151

اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۳۰ھ بمطابق 27 فروری 2009ء

تعداد: 1000

کمپوزنگ: الزینب کمپوزرس، کھوکھر محلہ حیدرآباد

ناشر: بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدرآباد

دینی معلومات اور ہفتہ وار ختم قادریہ سننے کیلئے ہماری ویب سائٹ

www.faizanebarkat.net

ملنے کا پتہ:

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدرآباد سندھ پاکستان

اسری ٹریڈرس، کھوکھر محلہ حیدرآباد فون: 2784129

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حمد باری تعالیٰ	01
نعت رسول مقبول	02
ختم قادریہ کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟	03
پیش لفظ	05
تقریظ	06
پیغام محمد صدیق میاں قادری برکاتی	07
عرض مصنف	09
حدیث کی اقسام	12
"صحاح ستہ" حدیث کی چھ مشہور کتابیں ہیں	13
حدیث نمبر 1	
درود شریف کے فضائل	13
پریشانیوں کا سبب اور اس کا علاج	16
حضور ﷺ کی سنت سے محبت	17
درود شریف کی کثرت	17
حدیث نمبر 2	
جنتی فرقے کی پہچان	18
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	19
قبر سے مشک کی خوشبو اور میت سلامت	20
قبر انور سے خوشبو کی لہریں	21
تازہ لاش	22
حدیث نمبر 3	
موئے مبارک کی عظمت	23
دشمن پر فتح پانے کا راز	24
مجھے ٹوپی دو	24
عقل کو تنقید سے فرصت کہاں	25
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے	26
لاجواب	26
دیوانے عقل کو دخل نہیں دیتے	27
امیر اہلسنت کا عشق	28
حدیث نمبر 4	
نعت خوانی کا ثبوت	29
ذرا سوچیں	29
پہلا نعت خواں	29
اللہ اپنے محبوب کی نعت پڑھتا ہے	30
زمین و زماں تمھارے لئے	30
بزم محشر	31
سرکار ﷺ نے تحفہ میں چادر دی	36
امام احمد رضا پر سرکار ﷺ کا خاص کرم	37
بیداری میں زیارت	38
بارگاہ رسالت میں امام اہلسنت کا انتظار	39
احمد رضا سے سرکار ﷺ راضی ہیں	40
شاعری کون سی اچھی	40
ایمان کی حفاظت	42
ادب کے ساتھ حاضر ہوں	42

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
نیت اچھی رکھیں	43
سامعین احتیاط کریں	43
اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کی خوشنودی ہونی چاہیے	44
اقوال قطب مدینہ	45
حدیث نمبر 5	
قبر پر پھول ڈالنے کا ثبوت	45
بے مثال	47
حدیث نمبر 6	
بیعت اور پیری مریدی کا ثبوت	48
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور مجوسی	49
مقدس رشتہ	50
حدیث نمبر 7	
یارسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت	51
حدیث نمبر 8	
تبرکات کا بیان	53
حدیث 9	
ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت	56
مغفرت ہوگئی	58
بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کا قول	58
ہم شرک کرتے نہیں ہیں بلکہ شرک توڑتے ہیں	58
چومنا تو پڑے گا	59
تم چومنا چھوڑ دو	59
خدارا مان جاؤ!	60

عنوان	صفحہ نمبر
حدیث 10	
ایصال ثواب کا بیان	60
اہل قبر سفارش کریں گے	61
ثواب ضرور پہنچتا ہے	61
نورانی لباس	61
نورانی طباق	61
فرشتوں نے کاندھوں پر اٹھایا	62
ایصال ثواب کیسے کریں	62
حدیث نمبر 11	
نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت	65
حدیث 12	
نبی ﷺ مالک ومختار	67
(اپنا پڑوسی بنالیں) جنت میں پڑوسی	68
نہیں ڈانٹا	68
حدیث نمبر 13	
اذان کے فضائل	69
حدیث 14	
انگوٹھے چومنے کا ثبوت	70
آنکھیں روشن	70
دین ودنیا سلامت	71
حدیث 15	
نام محمد ﷺ کے فضائل	71

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حدیث نمبر 16	
میت کو تلقین کرنے کا ثبوت	72
حدیث 17	
وصیت کا بیان	74
حدیث 18	
علم غیب کا ثبوت	74
کس نے کس کو دیکھا	76
حدیث 19	
اگربتی جلانے اور دھونی لینے کا ثبوت	77
قبر پر اگربتی و موم بتی:	78
قبر پر پھول ڈالنا، چادریں چڑھانا اور چراغاں کرنا	78
سرچ لائیٹ	79
کوشش کریں	79
حدیث 20	
عطر لگانے کا ثبوت	79
بیت المطیبین	80
مکھی بھی باادب ہے	81
ہم بشر ہیں	81
برابری نہیں ہوسکتی	81
ماں اور بیوی ایک نہیں ہوسکتی	82
حدیث 21	
سرکار ﷺ دعائے ابراہیم ہیں	82
کعبے کو عزت ملے	83
پاکی چاہتے ہو	84
کعبے کا کعبہ	84
سجدہ کا حکم	85
سر نہیں دل جھکاتے ہیں	85
حدیث نمبر 22	
عرس کا ثبوت	86
عرس کے معنی	86
دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	87
واہ خوشی کی بات	87
عرس میں کیا ہوتا ہے	88
بفیضان نظر بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ	88
حدیث 23	
ربیع الاول میں چراغاں کرنے کا ثبوت	89
سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین	90
قبر روشن کرو	90
ہم خوش نصیب ہیں	90
بیوہ اور غریب آج ہی یاد آتے ہیں	91
مرچی کس کو لگتی ہے؟	91
حدیث نمبر 24	
تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان	92

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
دلکش منظر	93
فائدہ اٹھاؤ	93
حدیث 25	
حسد کا بیان	94
تم خوش ہم خوش:	94
کتا ذلیل ہو جاتا ہے	95
منہ پر تھوک	95
بادشاہ اور وزیر	95
حدیث 26	
نیاز اور لنگر کا ثبوت	97
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹ	98
خیر اور اسراف	99
طریقہ قائم رکھیں	99
شیطانی وسوسہ	99
کیا آج سارے غریب مالدار ہو گئے	99
غلط طریقے کو ختم کریں	100
جنگ بدر میں فرشتوں کی مدد	100
ہماری بھی مدد ہوگی	101
کوئی کھانے کا بھوکا نہیں ہوتا	101
چور اور نماز	101
محبت تقسیم کریں	102
کھلانے والے کی مرضی ہے (اللہ کا مہمان)	102
بزم دائرۃ البرکات کے انتظامات	102
حدیث نمبر 27	
حسن اخلاق کا بیان	103
مولا علی رضی اللہ عنہ کا حسن اخلاق	104
نرم زمین	104
اچھے لوگ	105
تشریف لانے کا مقصد	105
قول وفعل	105
حدیث نمبر 28	
غیر قوم سے مشابہت کا بیان	106
حدیث نمبر 29	
شجر و حجر کا سرکار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنا	108
احوال سے واقف	109
حاتم طائی کا پوتا اور سید صاحب	110
مجرموں کی پناہ گاہ	111
حدیث نمبر 30	
سرکار سے مدد مانگنے کا ثبوت	111
فرمان قرآن	112
محبوب ﷺ کی بارگاہ	112
وسیلہ دینا چاہیے	113
حدیث 31	
بہترین تسبیح کا بیان	113
زندگی مختصر ہے	113

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حدیث 32	
امر بالمعروف کا بیان	114
گناہ روکو	115
آواز سناؤ	115
ظالم حکمران	116
سب کو گھیرے گا	116
ہم بہترین امت ہیں	116
ہمارا فرض ہے	117
حدیث 33	
مال حرام کا بیان	117
حرام گوشت	118
روز پڑے ہیں	118
حدیث 34	
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں	119
جبرائیل علیہ السلام کی عمر	120
نور کی کرنیں	120
نور پہلے بشر بعد میں	121
کوئی بھی ان جیسا نہیں	122
لطیفہ	122
میری بات دل میں اتر جائے	122
حدیث 35	
مزارات اولیاء کے غسل کا ثبوت	123

عنوان	صفحہ نمبر
خوش عقیدہ خوش نصیب	124
دعا میں وسیلہ	124
پیر و مرشد کا جبہ	124
غسل کعبہ	125
مزارات اولیاء پر غسل اور چادر	125
کینسر کی بیماری اور غسل مزار شیخ عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پانی	126
دعائے سگ عطار و برکات	127
حدیث نمبر 36	
خاموش رہنے کے فضائل	127
زبان سے معافی	128
میری زبان	128
فضول باتیں کرنا جہالت کی نشانی ہے	128
زبان کو قید کرو	128
تیر نکل گیا	129
زبان کا زخم نہیں بھرتا	129
کفر کا خطرہ	129
لطیفہ	129
قفل مدینہ	130
حدیث نمبر 37	
غرور تکبر کا بیان	130
کسی کو حقیر مت سمجھو	131
تکبر عقل کو کم کرتا ہے	131
چیونٹیوں کی شکل	131

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
سڑا ہو مردہ	132
سب کچھ یہاں رہ جائے گا	132
میری مثال تو کتے کی طرح ہے	133
ہم سات پشتوں کو نہیں چھوڑتے	133
کسی کے رقص پر طنز مت کر	133
حکایت	134
عاجزی کے ساتھ چلنا سنت ہے	134
زمین قدموں کے بوسے لیتی ہے	134
منصب کی حفاظت کریں	135
عاجزی دل سے ہوتی ہے	135
حدیث 38	
دم و تعویز کرنے کا بیان	135
بیماروں پر دم کریں	136
دعائے خضر علیہ السلام	137
تعویز بنانا صحابہ کی سنت ہے	138
دم کرنے سے دم آتا ہے	138
سونے کا انڈا	138
اللہ کا ہاتھ	139
تعویز کیا ہے	140
نیم کا درخت	140
پانی کا مٹکا	140
لکڑی کا کوئلہ، کوئلہ کی راکھ	141
دولت اللہ والوں کے قدموں میں ہوتی ہے	141
اللہ والے دل پر حکومت کرتے ہیں	142

عنوان	صفحہ نمبر
اللہ والوں کی نگاہ دل پر ہوتی ہے	142
طمع نہیں، منع نہیں، جمع نہیں	142
کسی کا دل رکھنا بھی بڑی سعادت کی بات ہے	143
جعلی عامل سے بچیں	143
بزم دائرۃ البرکات کا اہم شعبہ	144
حدیث 39	
کھانے سے پہلے وضو کرنے کا بیان	144
کھانے کا وضو	144
کم عقلی کا علاج	145
تنگدستی سے نجات کا حل	145
حدیث نمبر 40	
فضائل درود شریف	147
برکاتی گلدستہ	149
دعائے عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	149
اقتباسات	150
یاداشت	151

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ
حق لا الٰہ الا اللہ
امنا برسول اللہ
دیکھتے کیا ہو اہل صفا
آ پہنچے محبوب خدا ﷺ
یعنی ہو چکے جلوہ نما
شاہ حق شاہ بطحہ ﷺ
خلق کے رہبر آ پہنچے
حق کے پیمبر آ پہنچے
شافعِ محشر آ پہنچے
ساقی کوثر آ پہنچے
جسم سے جب ہو جان جدا
ہم کو ملے فردوس میں جاہ
لوٹے ہم قربت کا مزا
تیری اے محبوب خدا
قلب میں تو ہی حاضر ہو
عبدالقادر ناظر ہو
خواجہ معین ناصر ہو
سر پر نظام صابر ہو

جنت کی جب سیر کریں
ہم بھی سب ہمراہ چلیں
حوض کوثر پر پہنچیں
ہاتھ سے آپکے جام پئیں
بخش میرے ماں باپ کو بھی
اہل وفا ارباب کو بھی
اہل سنت اصحاب کو بھی
اہل محفل احباب کو بھی
جو اس محفل میں شامل ہو
اسپر رحمت نازل ہو
جس جگہ یہ محفل ہو
عزت رحمت نازل ہو
ذکر شاہ سے بلا ٹلے
باغ سنیت پھولے پھلے
سنیوں کو لطف و مزے ملے
دیو کا بندہ خوب جلے
داورِ کل اے رب العلی
صدقہ ذات محمد ﷺ کا
جاری ہے تا روز جزا
مذہب اہل سنت کا

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

از: محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

یاد میں تیری میرے دل کو قرار آتا ہے
ہر لمحہ میرا عبادت میں گزر جاتا ہے
ہوتی ہے میری عبادت تو اس وقت قبول
جب عبادت میں مجھے اُن کا خیال آتا ہے
آنکھ دُکھتی نہیں اُس کی جو انگوٹھے چومے
نام احمد سے تو آنکھوں میں بھی نور آتا ہے
بندگی ہے دراصل میں تو اطاعت اُن کی
علی مولا کے عمل سے تو یہ نظر آتا ہے
حشر میں بیڑا پار ہوگا اہلسنت کا
ہر سنی سنتِ احمد کو اپناتا ہے
ان کا منگتا ہے عظیم تر شہنشاہوں سے
نبی کی نعلین کا تاج سر پر نظر آتا ہے
محمود قادری کو دیکھ کر ہر ایک کہے
یہ تو بس عاشق احمد ہی نظر آتا ہے

Marfat.com

ختم قادریہ کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

الحمدللہ ختم قادریہ کا آغاز سرزمین مارہرہ مطہرہ سے ہوا۔ مارہرہ شریف کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیرخانہ بھی مارہرہ شریف ہے ختم قادریہ کے وظیفے کو حضرت شاہ محمد اویس رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا۔ آپ کے صاحبزادے سلطان العاشقین سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۰۷۰ھ ہے آپکے سن ولادت سے اگر ہم حساب لگائیں تو ۱۰۷۰ھ سے ۱۴۲۷ھ تک 457 سال سے زائد عرصے سے ختم قادریہ پڑھا جارہا ہے۔ پیران عظام اپنی خانقاہوں میں اپنے مریدوں کے درمیان ختم قادریہ شریف کی محفلیں سجاتے یہ سلسلہ پیران عظام اپنے مریدوں کے قلوب میں منتقل فرماتے رہے یہ سلسلہ چلتے چلتے تاج العلماء سید اولاد رسول مفتی محمد میاں برکاتی قدس سرہ تک پہنچا۔ 1947ھ میں پاکستان کا قیام ہوا تاج العلماء قدس سرہ کے بہت سے مرید پاکستان تشریف لے آئے۔ 1947 میں بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ 1950 میں خلیل ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ بھی پاکستان تشریف لائے۔

حضور تاج العلماء قدس سرہ نے 1952ء میں پاکستان کے شہر کراچی میں ایک تنظیم بنانے کیلئے خط کے ذریعے حکم فرمایا جس کا نام بزم قاسمی برکاتی تحریر فرمایا۔ جس میں ہر شب جمعہ ختم قادریہ کی محفل اور دین و مسلک کا کام ہوتا۔ 1954ء میں حضور تاج العلماء قدس سرہ نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپکے مریدین آپکے مشن کو چلاتے رہے 1984ء میں حضور تاج العلماء قدس سرہ، بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے خواب میں تشریف لائے اور حکم فرمایا کہ آپ اب حیدرآباد کی طرف رخ کریں۔ 1985ء میں مرشد کے حکم سے حیدرآباد کے شہر حیدرآباد میں تشریف لے آئے۔ آپ حیدرآباد تشریف لائے اور ادھر مفتی محمد خلیل خان رحمۃ اللہ علیہ بقا کی طرف تشریف لے گئے یعنی دنیا سے پردہ فرمایا یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ولی کے جانے کے بعد دوسرے ولی نے جگہ سنبھال لی۔

بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کے حکم کے مطابق حیدرآباد کو اپنا مسکن بنایا تھوڑے عرصے کے بعد پھر تاج العلماء قدس سرہ، بابا عمر برکاتی کے خواب میں تشریف لائے اور حکم فرمایا کہ اب آپ میمن سوسائٹی جا کر دین و مسلک کام کریں۔ آپ میمن سوسائٹی تشریف لے آئے اور میمن سوسائٹی کو اپنا مسکن بنایا اور یہاں پر ختم قادریہ کا آغاز فرمایا۔ ہر

Marfat.com

جمعے کو عصر کے بعد ختم قادریہ میمن سوسائٹی حیدرآباد کے مختلف گھروں میں ہوتا اور آج بھی ختم قادریہ اجتماعی طور پر ہر جمعے کو بعد نماز عشاء مریم مسجد سے متصل مدرسے میں ہوتا ہے۔

بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزم "بزم دائرۃ البرکات" کے نام سے قائم فرمائی۔ الحمد للہ اسی بزم کے تحت ختم قادریہ شریف کی محفل کا انعقاد ہوتا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے مشائخ کے ایام میں فاتحہ خوانی، نیاز و لنگر کا اہتمام، ماہانہ و سالانہ گیارہویں شریف، بارہویں شریف، عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، عرس حضور تاج العلماء قدس سرہ، عرس مفتی محمد خلیل ملت رحمۃ اللہ علیہ، عرس بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مذہبی کام مختلف جگہوں پر ختم قادریہ کی محفلوں کا انعقاد، اشاعت کا کام، تعویزات کے ذریعے مخلوق خدا کی خدمت، دکھی انسانیت کی خدمت، مدرسے میں قرآن شریف، اعمال و عقیدے کی تعلیم و تربیت بزم دائرۃ البرکات سرانجام دیتی ہے بزم دائرۃ البرکات کا مشن لوگوں تک اپنے اکابر کی تعلیم کو عام کر کے لوگوں کو بدعملی اور بدعقیدگی سے بچانا ہے۔

آج دنیائے اسلام میں ختم قادریہ کی بہاریں پھیلتی جا رہی ہیں۔ یہ سارا فیضان اللہ عزوجل کے دو ولیوں خلیل ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ اور بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت کا صلہ ہے۔ دنیائے اسلام میں جہاں جہاں بھی ختم قادریہ ہوتا رہے گا پڑھنے والے کو ثواب تو ملے گا ہی اس کے ساتھ ساتھ خلیل ملت مفتی محمد خلیل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ (انشاء اللہ) کوئی مانے یا نہ مانے جو حقیقت ہے وہ یہ ہی ہے۔

سگِ عطار و برکات کی دلی تمنا و دعا ہے کہ ختم قادریہ ہر مسجد، ہر مدرسے، ہر مذہبی محفل میں ہو۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ فیضان دنیائے اسلام میں پھیل جائے اللہ عزوجل اس مشن میں دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی امین ﷺ

مشکلوں کا گھیرا ہو اور آفتوں کا ڈیرہ ہو
ان سب کا مجرب عمل ہے ختم قادریہ

قادری ہو چشتی ہو نقشبندی ہو یا ہو سہروردی
سب مل کر پڑھو بھائیو تم ختم قادریہ

خدمت دین کی میں کرتا رہوں ہر دم
پھیلا دوں ہر جگہ پر یہ ختم قادریہ

محمود قادری کی کرامت بنے یہ دعا
وقت نزع بعد از کلمہ پڑھو ختم قادریہ

سگِ عطار و برکات
محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ
۹ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

۱۰۷۰ھ میں مارہرہ مطہرہ انڈیا
۱۹۵۲ء میں کراچی پاکستان
۱۹۸۵ء میں حیدرآباد میمن سوسائٹی

Marfat.com

پیش لفظ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت ہی بشارت آمیز حدیث مشکوٰۃ شریف میں پڑھی جس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهاً وَّ كُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔

اس روایت کو پڑھ کر دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ کیوں نہ اس روایت پر عمل کر کے چالیس حدیثوں کا ایک گلدستہ تیار کر کے امت محمدی ﷺ تک پہنچا کر اس عظیم بشارت کا حقدار بن جاؤں۔ علماء کرام اور فقہائے کرام کے صدقے مجھ بے علم و بے عمل کے لئے بخشش کا ذریعہ بن جائے اور کل قیامت کے دن علماء و صالحین کے قدموں میں جگہ مل جائے۔ چالیس حدیث مبارکہ جمع کرنے میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ وہ احادیث مبارکہ تحریر کی جائیں جس میں اعمال اور عقیدے کی اصلاح ہو، اور تینوں قسم کی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے۔

(1) حدیث مرفوع (2) حدیث مقطوع (3) حدیث موقوف

اور حدیث مبارکہ کے بعد سبق تحریر کیا گیا تا کہ ہم اپنی اصلاح کر سکیں

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ یہ تحریر لوگوں کے دلوں میں اتر جائے اور عوام الناس اپنے اعمال و عقائد کی اصلاح کر کے جنت کے حقدار بن جائیں۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

سگ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی

۲ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ بروز منگل

Marfat.com

تقریظ

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی حبیب اللہ وعلی آل رسول اللہ

برادر گرامی قدر محترم جناب محمد محمود میاں برکاتی زید حبہ،

محرک اور متحرک مصنف ہیں، خود لکھتے ہیں اور دوسرے سے بھی لکھوالیتے ہیں۔ خود بھی ایک عملی انسان ہیں، دوسروں کو عمل پر تیار کر لیتے ہیں، اس مرتبہ، انہوں نے چالیس احادیث مبارکہ کا جو گلدستہ تیار کیا ہے، وہ اتنا خوشنما اور خوش رنگ ہے کہ کوئی نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی مہک سے ضرور حصہ پائیگا۔

فاضل مؤلف نے، اس خوشنما تحریر میں، نہایت سادہ الفاظ میں معاملات کو سمجھایا ہے اور بعض جگہ تو نہ ماننے والوں کو تُرکی بہ تُرکی جوابات دیئے ہیں، جو، لاجواب کرنے والے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں کہ اہلسنت کے تمام معاملات، قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہیں اور اہلسنت عوام و خواص، سبھی دلائل کی زبان میں بات کرتے ہیں، کتاب کا نام ہی "برکاتی گلدستہ" رکھا ہے، جسکا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ ایک سمجھدار مالی نے گلستان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے، خوبصورت پھولوں کو چن کر، زینت محفل عاشقاں بنادیا ہے، جسکی خوشبو مشام روح و جاں کو معطر کر رہی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق گفتگو اس مجموعہ میں جمع کر دی گئی ہے۔ جو ایک روشنی کا منارہ بن کر، راہ دکھارہی ہے۔ محمود بھائی کا اصرار ہے کہ میں اس پر کچھ لکھوں، فقیر اپنے مشائخ اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہے کیا لکھ سکتا ہے۔ بس لکھنے اور لکھنے والوں کے لئے دعا کر سکتا ہے، اے اللہ، اس قلم کو بہ طفیل مشائخ مارہرہ شریف روز بڑھا۔ اور بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی حیدرآباد سندھ کی خدمات قبول فرما۔

فقط

خادم العشاق العبد القادری احمد میاں برکاتی غفرہ الحمید

۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ ۳ فروری ۲۰۰۹ء روز سہ شنبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

اللہ رب العالمین کی رحمتیں برکتیں، سلامتیاں اور درود پاک نازل ہوں اُس غیب بتانے والی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اُن کی آل پر اور اصحاب پر۔

اللہ پاک کروڑھا رحمتیں نازل فرمائے میرے جدّ مرشد حضور تاج العلماء مفتی سید محمد میاں برکاتی پر میرے مرشد بابا محمد عمر برکاتی پر ان کے خلیفہ محمد محمود میاں برکاتی پر اور تمام مشائخ مارہرہ مطہرہ پر کہ جن کے فیضان خاص کا نمونہ ''برکاتی گلدستہ'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس گلدستہ کو 40 حدیث مبارکہ کے مہکے مہکے پھولوں سے سجایا گیا ہے اگر اس کے ایک بھی پھول کی بھینی بھینی خوشبو ہم نے اپنی روح میں اتار لی تو ہماری دنیا، قبر اور آخرت بھی خوشبودار ہو جائیں گے نہ صرف ہمارے بلکہ ہم سے وابستہ تمام لوگ بھی اُس کی مہک سے مسرور ہوں گے۔

رب العالمین کا فرمان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، کردار اور افعال مبارکہ ہمارے لئے بہترین مثال ہیں جن پر ہم عمل کر کے، اطیعو اللہ واطیعو الرسول کے احکام پر پورے اتر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ۴۰ احادیث کو جمع کر کے اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کی طرف دھیان دلایا گیا۔ 40 احادیث کی کتابیں کئی شائع ہوئی ہیں لیکن اس برکاتی گلدستے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مسلک اعلیٰ حضرت کو حدیث مبارکہ سے ثابت کیا گیا ہے تاکہ ہم جیسے کم علم حضرات جنہیں یہ خبر نہیں کہ بعد از وصال نبی کو یا اللہ والوں کو پکارنا کیسا ہے؟ بدعت کیا ہے؟ شرک و کفر کیا ہے اور مستحب کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کتاب کا مطالعہ کریں، دوستوں میں تحفۃً تقسیم کریں، مساجد میں اس برکاتی گلدستے کے مہکے مہکے پھول کی خوشبو بانٹیں یعنی درس دیں۔ آئمہ کرام

Marfat.com

جمعے کے بیان میں واعظ فرمائیں۔ گھروں میں خواتین ایک دوسرے کو روزانہ ایک حدیث پاک سنائیں۔ اپنے بچوں کو یاد کرائیں اور پھر یاد کرا کے ان سے امتحان لیں اور تحائف دیں۔ اپنی نسلوں میں مسلک اور عقائد کی گھٹی ڈالیں تا کہ وہ جہاں جائیں دنیا کے کسی کونے میں جائیں اپنی شناخت ایک ہی رکھیں کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں اگر مگر چونکہ چنانچہ نہیں چلے گی۔ جس طرح انسان کا باپ ایک ہوتا ہے جہاں جائے جس قوم میں جائے باپ ایک ہی ہوتا ہے جس طرح باپ نہیں بدلتا اس طرح امام و مسلک نہیں بدلنا چاہیئے۔ جس امام کی تقلید آپ کرتے ہیں جس طریقے پر ہیں دنیا کے کسی بھی کونے میں جائیں اپنے مسلک پر قائم رہیں اور جو ہمارے آئمہ کا طریقہ ہے اس پر کاربند رہیں ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔

اللہ پاک ہمیں کتاب کی روحانیت و نورانیت سے مالا مال فرمائے۔ اور سچا پکا مسلمان بنائے اور خیریت اور ایمان پر مدینے میں موت نصیب فرمائے۔ والدین اساتذہ اور پوری امت کی بخشش فرمائے۔ محمد محمود میاں قادری برکاتی کے درجات بلند فرمائے ان کے علم میں عمل میں عمر میں روزی روزگار میں بے حساب برکتیں عطا فرمائے۔ بزم دائرۃ البرکات کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے مشائخ عظام

محمد صدیق میاں قادری برکاتی

۲۵ صفر عرس اعلیٰ حضرت ۱۴۳۰ ھجری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

عرض مصنف

الحمدللہ مرشد پاک پیر طریقت، رہبر شریعت، الحاج حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی رضوی مدظلہ العالی کی نظر عنایت اور استاد محترم پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف اسرار حقیقت، الحاج بابا محمد عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت ونظر عنایت کی بدولت سگ عطار و برکات نے بزم دائرۃ البرکات کے زیر اہتمام ایک اور کتاب لکھنے کی کوشش کی ہے۔ سگ عطار و برکات نے اپنی کم علمی کے باوجود اپنی نسبت پر بھروسہ کرتے ہوئے چالیس حدیثوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو عقائد و اعمال کی طرف دھیان دلایا جائے۔ ۲ ذوالحج ۱۴۲۷ھ بروز منگل، کتاب لکھنا شروع کی اور الحمدللہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ، تمام مشائخ عظام، تمام علماء کرام، تمام اولیائے کاملین کے صدقے اللہ عزوجل نے میری مدد فرمائی اور ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ بروز شب اتوار کو کتاب مکمل ہوئی، اس کتاب کا نام "برکاتی گلدستہ" تحریر کیا گیا۔ اس کتاب میں اعمال وعقیدے کی اصلاح کی بہت سی باتیں ملیں گی۔ عوام وخواص ضرور مطالعہ فرمائیں۔ خواص کہیں غلطی محسوس کریں تو سگ عطار و برکات کی کم علمی کی وجہ سے معاف فرمائیں اور اصلاح کے لئے اپنے مشوروں سے نوازیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ترمیم کردی جائے۔ تنقید سے پرہیز کریں۔ سگ عطار و برکات کی کم علمی کو نہ دیکھیں میری نسبتوں کو دیکھتے ہوئے مجھے معاف فرمادیں۔ اس کتاب کے ایک ایک حرف کا ثواب سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا

Marfat.com

ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے تمام انبیاء کرام ومرسلین علیہم السلام تمام خلفاء راشدین، تمام آئمہ کرام، مشائخ عظام، صوفیائے کرام، چاروں سلاسل کے بزرگان دین سیدنا غوث پاک، خواجہ خواجگان، سیدنا سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، میرے رہبر الحاج بابا عمر قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ، بتا حضور سید مفتی محمد میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ، حضور احسن العلماء حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ، خلیل ملت مفتی محمد خلیل خاں رحمۃ اللہ علیہ اور مارہرہ مطہرہ کے تمام مشائخ اور بریلی شریف کے تمام مشائخ عظام بالمخصوص سنّیوں کے امام، عاشقوں کے امام احمد رضان خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، میرے دادا پیرومرشد پیر ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور اولین وآخرین تمام مسلمانوں کی ارواح کو ایصال ثواب کرتا ہوں اور میرے پیارے مرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے لئے ہردم دعاگو ہوں کہ اللہ عزوجل آپکو عمر خضر خیروعافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔ روئے زمین پر جتنے علماء حق حیات ہیں سب کو درازیٔ عمر خیروعافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔ اس کتاب کا ثواب اپنی والدہ مرحومہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے محسن دوست حاجی محمد شکیل عطاری کو بھی پیش کرتا ہوں اللہ عزوجل مرحوم کی بھی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات فرمائے۔ اور بزم دائرۃ البرکات کے تمام خادمین کے لئے دعاگو ہوں، تمام خادمین بڑے جذبے اور خلوص کے ساتھ بزم کی معاونت کرتے رہتے ہیں اللہ عزوجل ان تمام خادمین کے خلوص کو قبول فرمائے، سب کے ایمان ونسبت کی حفاظت فرمائے۔ سب کو بار بار حج کی سعادت اور میٹھے مدینے کی حاضری اور وہاں پر موت نصیب فرمائے۔ اُن علماء کرام کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تقریظ فرمانے کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب کو پڑھکر بزم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مفتی اہلسنت ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی ہر قدم پر رہنمائی فرماتے رہتے ہیں

Marfat.com

اللہ عزوجل آپکے درجات بلند فرمائے اور اس کتاب کا ثواب ان بھائیوں اور بہنوں کو بھی ملے جو اس کتاب کو پڑھیں۔اور بزم میں شامل ہونے والے ان تمام کو جو مستقبل میں آئیں گے اور بزم کے کام کو سنبھالیں گے ان کو بھی ثواب ملے اور اللہ عزوجل اس کتاب ''برکاتی گلدستہ'' کو قبول فرما کر اس گلدستے کے تمام پھولوں کی مہک سے تمام عالم اسلام کو مہکا دے۔اور اس کتاب کے وسیلے سے رب العالمین مجھ سگ عطار و برکات کی مغفرت فرمائے اور کل قیامت کے دن لوگوں کے حسنِ ظن کی اللہ عزوجل لاج رکھ کر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مشائخ عظام ،علماء کرام اور صالحین کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے اولیاء کاملین

سگِ عطار و برکات

محمد محمود میاں قادری برکاتی عفی عنہ

۱۹ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ بروز شب دوشنبہ

Marfat.com

حدیث کی اقسام

حضور نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ کہا یا کسی کو کچھ کہتے سنا یا کچھ کرتے دیکھا اور اس پر منع وانکار نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہے تو ان سب کو محدثین کی زبان میں ''حدیث'' کہا جاتا ہے۔

حدیث کی تین قسم ہیں۔

(۱) حدیث مرفوع (۲) حدیث موقوف (۳) حدیث مقطوع

(۱) حدیث مرفوع:

وہ حدیث ہے جو حضور ﷺ تک پہنچ جائے۔ یعنی اس حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ حضور ﷺ نے ایسا فرمایا یا حضور ﷺ نے ایسا کیا یا حضور ﷺ کے سامنے لوگوں نے ایسا کیا اس کو ''حدیث مرفوع'' کہتے ہیں

(۲) حدیث موقوف:

وہ حدیث جو صحابی تک پہنچے یعنی اس حدیث میں مذکور ہو کہ مثلاً ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا دیکھا یا سنا تو اس کو ''حدیث موقوف'' کہتے ہیں۔

(۳) حدیث مقطوع:

وہ حدیث ہے جو تابعی تک پہنچے یعنی اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ مثلاً سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیا یا ایسا سنا یا دیکھا تو اسے ''حدیث مقطوع'' کہتے ہیں۔

Marfat.com

"صحاح ستّہ" حدیث کی چھ مشہور کتابیں ہیں

(۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ترمذی شریف (۴) ابوداؤد شریف (۵) نسائی شریف (۶) ابن ماجہ شریف حدیث کی ان چھ مستند کتابوں کو "صحاح ستّہ" کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ا: درود شریف کے فضائل

ایک مرتبہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت کیا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں میں جاتی ہیں اور وہاں اُگل دیتی ہیں وہی شہد ہوتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟ مکھی نے کہا

گفت چوں خوانیم بر احمد درود		مے شود شیریں وتلخی رار بود

یعنی ہمیں قدرت نے سکھایا ہے کہ چمن سے چھتے تک راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی ہوئی آتی ہیں شہد کی یہ لذت اور مٹھاس درود پاک ہی کی برکت سے ہے۔ (کتاب مثنوی شریف مصنف حضرت مولانا جلال الدین روم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سبق:

درود پاک کی برکت سے پھولوں کے پھیکے اور تلخ رس مل کر ایک ہو گئے اور ان کا نام شہد ہو گیا، اسی طرح مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی برکت سے سارے عربی عجمی انسان ایک ہو گئے اور ان کا نام مسلمان ہو گیا اور ہم درود

Marfat.com

پاک کی کثرت کرتے رہیں گے تو درود پاک کی برکت سے عبادت میں قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی جس طرح درود پاک کی برکت سے شہد شفا بن گیا اسی طرح ہر دعا درود شریف کی برکت سے مرض گناہ کی دوا بن جائے گی انشاء اللہ۔

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ علیٰ محمد
تعویز ہر بلا ہے صَلِّ علیٰ محمد

درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے کچھ بزرگان دین علماء کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے چند فوائد سپرد قلم کیئے جاتے ہیں تا کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مزید اضافہ ہو جائے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ عزوجل اور فرشتے درود بھیجتے ہیں اور فرشتے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

(۲) جب تک بندہ درود پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(۳) درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۴) درود پاک پڑھنے سے نیکیوں میں اضافہ گناہوں میں کمی اور بلندی درجات میں اضافہ ہوتا ہے

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔

(۶) درود پاک پڑھنے والے کو پیانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

(۷) جو شخص درود پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

(۸) درود پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

Marfat.com

(۹) درود پاک پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(۱۰) درود پاک پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

(۱۱) درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

(۱۲) درود پاک پڑھنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

(۱۳) درود پاک پڑھنے والے کے لئے دوزخ سے بری لکھ دیا جاتا ہے۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا قیامت کے دن نیکی کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(۱۶) درود پاک پڑھنے والا جب حوض کوثر پر جائے گا تو خصوصی عنایت ہوگی۔

(۱۷) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن امان میں ہوگا۔

(۱۸) درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مقام جنت میں دیکھ لے گا۔

(۱۹) درود پاک پڑھنے کی برکت سے مال و اسباب میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲۰) درود پاک پڑھنا عبادت ہے۔

(۲۱) درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

(۲۲) درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

(۲۳) درود پاک پڑھنے والا کل قیامت میں سرکار مدینہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(۲۴) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے ورقوں پر لکھتے ہیں۔

(۲۵) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت ﷺ میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ فلاں بن فلاں

Marfat.com

نے حضور ﷺ کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۲۶) درود پاک پڑھنے والوں کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

(۲۷) درود پاک پڑھنے والوں کے گھروں میں آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں

(۲۸) درود پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

(۲۹) درود پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

(۳۰) درود پاک فتوحات کی چابی ہے۔

(۳۱) درود پاک جنت کا راستہ ہے۔

(۳۲) درود پاک کی کثرت کرنا عشق و محبت کی علامت ہے۔

(۳۳) سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں۔ (آب کوثر)

پریشانیوں کا سبب اور اس کا علاج

پریشانیوں کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اس ذات بابرکات کے دامن سے دور ہو گئے ہیں جس ذاتِ اعلیٰ صفات کو اللہ عزوجل نے ساری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، ہم مدنی آقا ﷺ کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اس کی پریشانیاں اور مصیبتیں دور ہوتی جائیں گی۔ جو ان کے قدموں سے لگ گیا بچ گیا اور جو ہٹ گیا وہ اُکھڑ گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں۔ آپ نے گھریلو یا مشینی چکی دیکھی ہوگی چکی کے درمیان میں ایک کلّی سی ہوتی ہے جس کے اردگرد پتھر گھومتا ہے اُس کلّی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کلّی کے قدموں

Marfat.com

سے دور ہو جاتے ہیں۔ وہ پتھر کی زد میں آ جاتے ہیں اور نیست و نابود ہو جاتے ہیں یعنی پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا گلی کے قدموں سے دور ہونگے اتنا ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی اور جو دانہ گلی کے قدموں کو نہ چھوڑے گا اسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ بلا شبہ کائنات کا مرکز وہ ذات گرامی ہے جسے رب العزت نے قرآن مجید میں رحمت للعالمین ﷺ کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات ان کے گرد گھوم رہی ہے جو خوش نصیب ان کے قدموں سے لپٹا رہے گا اسے گردش زمانے کا کیا خوف لہٰذا زمانے کی پریشانیوں اور خوف سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم مدینے والے شہنشاہ ﷺ کے مبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ عشق رسول ﷺ پیدا کرنے کے دو ذریعے ہیں۔

(۱) حضور ﷺ کی سنت سے محبت:

شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔"

(۲) درود شریف کی کثرت

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

ہر وقت چلتے پھرتے اپنے محسن آقا ﷺ پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہیں اسی میں ہماری فلاح ہے۔

جو کہ اِس در کا ہوا خلق خدا اُس کی ہوئی
جو کہ اُس در سے پھر گیا اللہ اس سے پھر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑے رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

Marfat.com

گرداب بلا میں پھنس کر جب طیبہ کی طرف کوئی تکتا ہے
سلطان مدینہ خود آکر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اُن کا اپنی عادت کیجئے

الصلوة و السلام علیك یارسول اللّٰہ
وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللّٰہ

حدیث نمبر 2: جنتی فرقے کی پہچان

بیشک بنی اسرائیل والے بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ سوائے ایک کے سب کے سب دوزخ میں جائیں گے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ جنتی فرقہ کون سا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جس پر میں اور میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوۃ شریف)

سبق:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان عقائد واعمال کو اختیار کرلے جن پر صحابہ کرام علیہم الرضوان عمل کرتے تھے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار ایمان وعقائد پر ہوتا ہے۔ اگر عقائد میں کوئی خرابی ہے تو اعمال فائدہ مند نہ ہونگے نہ نجات مل سکے گی۔ لہٰذا عمل سے پہلے عقائد کو درست کرنا نہایت ضروری ہے اور مذکورہ حدیث پاک میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ فرقہ جنت میں جائے گا جس پر میں اور میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد کو اپنا عقیدہ بنائیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور ﷺ کے علم غیب پر کیا ایمان رکھتے تھے، آپ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں ان

Marfat.com

کا کیا عقیدہ تھا اور حیاۃ بعد الوفاۃ کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کیا عقیدہ رکھتے تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کی خبر پہنچی تو آپ خبر سنتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اقدس کے پاس تشریف لائے، چہرے انور سے کپڑا اٹھایا، پھر آپ پر جھکے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کو بوسہ دیا پھر رو پڑے اور کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا (بخاری شریف)۔

یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا اس کے معنٰی بیان کرتے ہوئے امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ بخاری شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں، کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرما رہے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی موت کے بعد جو آپ کو حیات ملے گی اس کے بعد آپ پر کبھی موت طاری نہ ہوگی۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ظاہری وصال کے بعد آپ کو ایسی حیات ملے گی کہ آپ پر دوبارہ موت طاری نہیں ہوسکتی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ اور حیات ہیں ذرا موت کے لفظ انتقال پر غور فرمائیں، انتقال کے معنٰی ہیں منتقل ہونا، مرتا تو کافر بھی نہیں ہے موت تو صرف قیامت کے دن موت کو آئی گی جب جنتی لوگ جنتی صف میں کھڑے ہوں گے، اور دوزخی شخص دوزخی صف میں۔ اس وقت موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لاکر ذبح کر دیا جائے گا، اور یہ اعلان ہوگا۔ کہ اب موت کسی کو بھی نہیں آئے گی۔ لہذا جنتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور کافر ہمیشہ جہنم میں ۔اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا (كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت) ترجمہ: ہر

Marfat.com

نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اس لئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمار ہے ہیں "یارسول اللہ علیہ اللہ عزوجل آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا" پہلی موت جو اللہ عزوجل کا حکم تھا وہ ہوگئی اب آپ کو ایسی حیات ملے گی کہ پھر کبھی آپ پر موت طاری نہ ہوگی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

مذکورہ حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جنتی فرقہ وہ ہے جو صحابہء کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلتا ہو۔ الحمد للہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ بھی عین صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مطابق ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات النبی مانتے تھے اور اہلسنت وجماعت بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے میں جنہوں نے اپنے عقیدہ کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مطابق رکھا جب وہ دنیا سے چلے گئے اور کئی سالوں کے بعد جب ان کی قبریں کھلیں تو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کی میتیں قبر میں صحیح وسالم تھی۔ ایسی کئی کرامتیں ظاہر ہوئیں تین کرامتیں زیر قلم کرتا ہوں:

قبر سے مشک کی خوشبو اور میت سلامت

حضرت ابو عبداللہ بن سلمان الجذ ولی رحمتہ اللہ علیہ نے درود شریف کی بہت ہی جامع کتاب دلائل الخیرات لکھی ہے آپ کے بارے میں علماء فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ آپکی قبرانور سے ہر وقت مشک کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود شریف زیادہ پڑھتے تھے امام محمد بن سلمان الجذ ولی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے ستتر 77 سال کے بعد آپ کے جسد مبارک کو مقام سوس سے مراکش منتقل کرنے کے لئے قبر سے نکالا گیا تو آپکا کفن مبارک بھی بوسیدہ نہ ہوا تھا اور آپ کا جسم مبارک صحیح وسالم تھا۔(فیضان سنت)

قبر انور سے خوشبو کی لہریں

الحاج بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کو 36 دن گزر چکے تھے قبر شریف کو اوپر کرنا تھا قبر سے مٹی ہٹا کر لکڑی کے سلیپ کے اوپر سیمنٹ کے سلیپ رکھنے تھے قبرستان کے گورکن نے کہا کہ آپ لوگ (جو وہاں پر موجود تھے) یہاں سے دور چلے جائیں میں اکیلا سارا کام خود کرلونگا، کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ تین دن کے بعد میت سڑ جاتی ہے اور بدبو نکلتی ہے لہذا تم لوگ برداشت نہیں کرسکو گے۔ مجھ سگ عطار و برکات سمیت تین ساتھی اور تھے ہم نے اس کو ڈانٹا تو اپنا کام کر تجھ کو نہیں معلوم تو کس کے مزار کے پاس کھڑا ہے۔ لہذا اس نے کام کرنا شروع کردیا ہم نے درود تاج پڑھنا شروع کردیا، قبر کے اوپر کی مکمل مٹی ہٹ گئی الحمد للہ سب سے پہلے اسی گورکن کو خوشبو کی لہریں آنا شروع ہوئیں بعد میں ہم کو آئی۔ گورکن نے ہم سب سے معذرت کی پھر بڑے ادب سے سارا کام کیا اس خوشبو کے کافی دیر تک ہم مزے لوٹتے رہے۔ گورکن کا کہنا تھا۔ کہ اس قبرستان یعنی ٹنڈو یوسف میں ایسے کئی مزارات ہیں کہ جن کی قبریں کھل جاتی ہیں تو کفن تک سلامت ہوتا ہے ان میں ایک مزار بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کا بھی ہے یہ سب بہاریں مسلک اہلسنت کی ہیں۔(سوانح حیات بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

تازہ لاش

۲۵ رجب المرجب ۱۴۱٦ھ رات تقریباً پونے گیارہ بجے لاہور شہر میں خوب فائرنگ ہوئی جس میں دعوت اسلامی کے دو مبلغ شہید ہوگئے۔ کسی کے اشارے پر دہشت گردوں نے امیر اہلسنت ابو البلال شیخ طریقت و اقفِ اسرارِ حقیقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی تھی، مگر دشمنوں کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ اللہ عزوجل نے امیر اہلسنت کو بچا لیا الحمد للہ اس فائرنگ کے نتیجے میں مبلغ دعوت اسلامی (ا) محمد سجاد عطاری اور الحاج محمد اُحد رضا عطاری جام شہادت نوش کر گئے۔ دونوں شہیدوں کو لاہور کے مشہور میانی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے تقریباً آٹھ ماہ بعد لاہور میں شدید بارشیں ہوئیں جس کے سبب شہید دعوت اسلامی حاجی احد رضا عطاری کی قبر منہدم ہوگئی۔ عزیزوں کی خواہش پر لاش کی منتقلی کا سلسلہ شروع ہوا تو کافی لوگوں کی موجودگی میں مٹی ہٹا کر جب چہرے کی طرف سے سل ہٹائی گئی تو خوشبو کی لپیٹ سے لوگوں کے مسام و دماغ معطر ہوگئے مزید سلیں اٹھائی گئی شہید احد رضا کا کفن تک سلامت تھا۔ تدفین کے وقت سر پر سبز عمامہ باندھا گیا تھا وہ بھی اسی طرح سجا ہوا تھا چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا کفن پر تازہ خون کے دھبے صاف نظر آرہے تھے۔ درود و سلام کی صداؤں میں شہید احد رضا کے جسد مبارک کو اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔

یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا (قبر کھل گئی) ان واقعات کی روشنی سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کی قبر کھلے اور کفن اور جسم سلامت نظر آئے اور خوشبو کی لہریں آرہی ہوں تو وہ شخص جنتی ہے اس کی قبر جنت کا باغ ہے اور وہ شخص اللہ عزوجل کا مقبول بندہ ہے اور اس کا عقیدہ سرکار دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم

155909

Marfat.com

الرّضوان کے مطابق تھا اور الحمدللہ اہلسنت کا عقیدہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطابق ہے، لہذا یہ فرقہ جنتی ہے اللہ عزوجل ہم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے مطابق جینے اور مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سرکار مدینہ کی جو الفت میں جیتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں
طے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت
تو عذاب سے بچانا مدنی مدینے والے
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد کو میری تم آجانا ذرا شہا
روشن میری تربت کو لِلّٰہ ذرا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

حدیث نمبر 3 موئے مبارک کی عظمت

مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے موئے مبارک ہاتھ میں لیکر فرمایا:

من اذی شعرة من شعری فالجنة علیه حرام (جامع صغیر)

ترجمہ: جس نے میرے ایک بال کی بھی بے حرمتی کی اس پر جنت حرام ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک کو دارین کی برکتوں کا ذخیرہ بنانے کے لئے صحابہ کرام علیہم الرّضوان کس درجہ مشتاق رہا کرتے تھے۔ اس کے مطابق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر جب گیسو والے آقا ﷺ اپنے سر کے بال حلق کرانے بیٹھے تو صحابہ کرام علیہم الرّضوان آپ کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے ہر شخص کی یہی خواہش تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ کا

Marfat.com

ایک بال مبارک ہی میرے ہاتھ لگ جائے (مسلم شریف)

دشمن پر فتح پانے کا راز

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے کبھی آپ کو دشمن کے ہاتھوں سے شکست نہ ہوئی تھی اور یہ سب کچھ سرکار دو عالم ﷺ کے موئے مبارک کی برکت تھی خود خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے بال میرے پاس تھے میں نے ان کو ٹوپی میں سی رکھا تھا ان مقدس بالوں کی برکت تھی کہ عمر بھر ہر جہاد میں مجھے فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی (شفا شریف)

مجھے ٹوپی دو

جنگ یرموک میں حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ للکارتے ہوئے لشکر کفار کی طرف بڑھے ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام نسطور تھا دونوں میں دیر تک مقابلہ ہوتا رہا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی ٹوپی بھی زمین پر گر گئی نسطور پہلوان موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپکی پیٹھ پر بیٹھ گیا اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ میری ٹوپی مجھے دو خدا تم پر رحم کرے، ایک شخص دوڑ کر آیا اور آپ کو ٹوپی پیش کی آپ نے وہ ٹوپی پہن لی اور نسطور پہلوان کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا، بعد میں آپکے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا کیا بات تھی دشمن آپکی پیٹھ پر تھا اور آپ ٹوپی کی فکر کر رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی مبارک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ جنگ کے موقع پر میں ان بال مبارک کی برکت سے فتح یاب ہوتا ہوں (شفا شریف)

Marfat.com

سبق:

محترم بھائیو! صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک اُن مقدس بالوں کی کتنی قدر و شان تھی کہ جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ دشمن خنجر بکف اُن کے سر پر تھا بڑی بے تابی سے ٹوپی طلب فرما رہے تھے اور صاف صاف فرما رہے ہیں کہ میری ساری فتوحات کا باعث یہی ٹوپی مبارک ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں۔ ان ہی موئے مبارک کے طفیل خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے، ہر معرکے میں کامیابی قدم چومتی تھی۔

عقل کو تنقید سے فرصت کہاں

بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ کیئے ہوئے چودہ سو سال گزر گئے ہیں مگر آج تک لوگوں کے پاس بال مبارک موجود ہیں یہ کیوں کر؟ اور پھر دنیا کے کونے کونے میں لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بال مبارک ہیں تو ان سب کے پاس ثبوت کیا ہے کہ یہ واقعی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بال مبارک ہیں جواباً عرض یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار مدینہ ﷺ کے مبارک بالوں پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑتے تھے اور جس کو بال مبارک مل جاتا وہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز تر سمجھتا اور حفاظت کرتا پھر رفتہ رفتہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم تبلیغ دین کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس بال مبارک تھے وہ اپنے سامان کے ساتھ بال مبارک ساتھ لے کر دنیا میں پھیل گئے اس طرح دنیا کے کونے کونے میں موئے مبارک پہنچے، حدیث پاک میں ہے کہ بے شک اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کے مبارک جسموں کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

جسم سلامت ہے تو بال مبارک بھی تو جسم ہی کے ہیں وہ کیسے ختم ہو سکتے ہیں۔

بال مبارک کا یہ معجزہ ہے کہ جن کے پاس ایک بال مبارک بھی تھا اُن سے کئی شاخیں نکلتی ہیں اور نورانی بالوں کا گچھا بن جاتا ہے یعنی بال مبارک بھی بظاہر جسم سے قطع ہو جانے کے باوجود زندہ ہیں، اور اس کی نشوونما بھی ہوتی ہے اور یہ بال مبارک صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اولاد در اولاد دنیا تک پہنچے اور آج دنیا کے کونے کونے میں بے شمار اہل محبت کے پاس موجود ہیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت کہاں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تبرکات کے سلسلے میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز مسلمانوں میں کسی نسبت کی وجہ سے متبرک ہو جائے وہ متبرک ہے مثلاً کوئی صاحب بطور سید مشہور ہیں تو ان کی تعظیم کی جائے گی ان کے حسب ونسب کی تلاش میں پڑنا کوئی ضروری نہیں اگر معاذ اللہ کوئی جھوٹ اپنے آپ کو سید مشہور کر بھی رہا ہے۔ تو سخت گناہ ہے مگر ہمیں نسبت کی تعظیم کے سبب ثواب ملے گا۔

لاجواب

یہ واقعہ حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں دھوراجی کاٹھیاواڑ (انڈیا) میں نگینہ مسجد میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو نماز ادا کرنے گیا وہاں موئے مبارک کی زیارت کرائی جا رہی تھی۔ وہاں اہل ایمان زیارت کر رہے تھے درود وسلام کا ورد کر رہے تھے کوئی رو رہا

Marfat.com

تھا کوئی دعا کرر ہاتھا ایک صاحب کونے میں منہ بنائے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت آپ غصے میں کیوں ہیں؟ فرمانے لگے مسجد میں خرافات ہورہی ہے اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ بال سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہیں؟ اور اگر ہوں بھی تو اس کی تعظیم کا کیا ثبوت ہے؟ میں نے ان کا جواب نہ دیا بلکہ ان سے پوچھا جناب کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمانے لگے عبدالرحمٰن والد کا اسم گرامی کیا ہے؟ عبدالرحیم، پوچھا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ عبدالرحیم ہی کے فرزند ہیں۔ اول تو اس نکاح کے گواہ نہیں، اور اگر ہوں بھی تو صرف عقد نکاح ہی کے گواہی دے گا۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ جناب کی پیدائش بھی ان ہی کے سبب سے ہوئی ہے۔ تڑپ کر بولے کہ مسلمان کہتے ہیں کہ میں انہیں کا بیٹا ہوں اور مسلمانوں کی گواہی معتبر ہے۔ تو میں نے بھی کہا کہ مسلمان کہتے ہیں کہ یہ حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے موئے مبارک ہیں اور مسلمان کی گواہی معتبر ہے اس پر وہ شرمندہ ہو گئے۔

اے ہم نشیں اذیت فرزانگی نہ پوچھ
جس میں ذرا سی عقل تھی دیوانہ ہوگیا

دیوانے عقل کو دخل نہیں دیتے

عشق و عقل کی باہمی جنگ سلجھانی بہت مشکل ہے جیسا کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آتش نمرود میں ڈالے جانے کا واقعہ پیش آیا جس کو کسی شاعر نے اپنے انداز میں تحریر فرمایا

عقل بولی کہ بڑی شئی جان ہے
عشق بولا آپ پہ قربان ہے
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل تھی محو تماشائے لب بام ابھی

Marfat.com

امیر اہلسنت کا عشق

میٹھے میٹھے مدینے کے مست دیوانو! جہاں بھی مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور مدنی تبرکات کی زیارت میسر آجائے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس کی زیارت کریں اور اس سے برکتیں حاصل کریں، مکے مدینے کا کوئی بھی تبرک مل جائے اس کا ادب کریں حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی کھجور شریف مل جائے تو اس کا بھی ادب کریں اس کا بیج بھی احتیاط سے رکھیں۔ لاپرواہی سے پھینک نہ دیا کریں یہ دیکھیں کہ یہ کھجور مبارک کن معطر مُعنبر فضاؤں سے گزر کر اور نہ جانے مدینہ کی کتنی گلیوں سے گھومتی ہوئی جھومتی ہوئی ہم گنہگاروں کے ہاتھوں تک پہنچی ہے۔

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوق جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لُٹا دیتے ہیں
اے عشق کچھ اور فزوں ہو
دیوانے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور دیگر تبرکات کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرما اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے کالے کالے گیسوؤں کے صدقے ہماری قبر کی کالی کالی رات کو اُجیالی بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سیاہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

Marfat.com

حدیث نمبر 4: نعت خوانی کا ثبوت

اے اللہ حسان کی روح القدس کے ساتھ امداد فرما۔ (مشکوٰۃ شریف)

ذرا سوچیں

حضرت حسان رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول نعت گو شاعر تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نعت خوانی کیا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر دعا فرماتے! ''اے اللہ حسان کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما۔ ذرا سوچیئے ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نعت پڑھنے والے سے کتنے خوش ہوتے تھے۔ اسے دعا اور انعام سے نوازتے تھے اور اب بھی اپنے نعت خوانوں کو نوازتے ہیں۔ نعت خوانی کو بدعت شرک اور ناجائز (معاذ اللہ) کہنے سے پہلے سوچنا چاہئے کہ سب سے پہلے نعت کس نے پڑھی۔

پہلا نعت خواں

پہلے تو یہ بات ذہن میں رکھیں کے نعت کے معنٰی کیا ہیں؟ نعت کے معنٰی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنی ہے۔ نعت خواں نعت کے ذریعے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے۔ کبھی آپکے چہرے کی باتیں کرتا ہے، کبھی آپکی آنکھوں کی بات، کبھی آپکے کان، کبھی آپکے گیسو کی، کبھی آپکے نعلین کی بات، کبھی آپکے شہر مدینہ کی بات یعنی تعریف کرتا ہے۔ اس کو ناجائز کہا جاتا ہے (معاذ اللہ)، حالانکہ یہ کام سب سے پہلے اس عظیم ہستی نے کیا یعنی وہ ذات اللہ عزوجل کی ہے کہ پورا قرآن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت بیان کر رہا ہے۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ، ''اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپکے لئے آپکا ذکر بلند کر دیا۔ اللہ عزوجل خود فرما رہا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپکے لئے

Marfat.com

میں نے آپکا ذکر بلند کر دیا۔ پورا قرآن پڑھتے جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت یعنی تعریف ہے۔ ایک نعت گو شاعر اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں۔

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ عزوجل اپنے محبوب کی نعت پڑھتا ہے

ہاں اللہ عزوجل ہر وقت ایک خاص کام کرتا ہے۔ قرآن کریم سے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ عزوجل کے پاکیزہ کلام تو ہمیں بتا کہ اللہ عزوجل کس کام میں رہتا ہے؟ کیا اللہ عزوجل نماز پڑھتا ہے؟ روزہ رکھتا ہے؟ حج کرتا ہے؟ صدقہ وخیرات کرتا ہے یا اور کون سا کام ہے جو اللہ عزوجل کرتا ہے تو پاکیزہ کلام قرآن مجید نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ پارہ ۲۲ سورۃ الحزاب ۵۵،۵۶

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو تم بھی خوب درود اور سلام بھیجو!

غور کرو! اللہ عزوجل کا ہر وقت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام بھیجنا قرآن سے ثابت ہوا۔ درود وسلام کیا ہے؟ یعنی تعریف یعنی نعت ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کی جماعت کے ساتھ بطور نعت درود بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو بھی حکم دے رہا ہے کہ تم بھی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے رہو، یعنی نعت میرے حبیب ﷺ کی تعریف کرتے رہو اس میں تمہاری فلاح وکامرانی ہے۔

زمین و زماں تمہارے لئے

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ

Marfat.com

کلام میں فرماتے ہیں

زمین و زماں تمہارے لئے
مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے
بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

اللہ عزوجل کا سب کچھ جو کچھ دنیا و آخرت میں ہے سب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے مشکوۃ شریف کی حدیث پاک کا مفہوم ہے۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ

ترجمہ: اللہ عزوجل دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کُل کہلاتے یہ ہیں
لاریب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

بزمِ محشر

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھانے کے لئے

Marfat.com

کیا کچھ نہیں کیا ہے؟

بزم محشر یعنی قیامت پر غور کریں کہ قیامت کا دن کیوں برپا کیا؟ اگر کسی کا انتقال ہوجاتا ہے ہم قبرستان میں دفن کر دیتے ہیں پھر فرشتے اس سے سوال و جواب کرتے ہیں اسکے بعد نیک آدمی کی قبر جنت کا باغ، اور گناہ گار کی قبر جہنم کا گڑھا بن جاتی ہے، مگر پھر بھی فیصلہ نہیں ہوتا، قیامت کے دن کا انتظار ہے فیصلہ تو قیامت کو ہوگا۔ یا اللہ بندہ مرگیا اگر نیک ہے تو اس کو جنت میں ڈال دے اگر گناہگار ہے تو جہنم میں ڈال دے تو کس کا انتظار کررہا ہے۔ تو جواب کچھ یوں ملتا ہے کہ میں نے بزم محشر صرف اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سجائی ہے کہ آج دنیا میں نہ ماننے والوں کو بھی پتہ چل جائے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت کیا ہے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

سورج سوا نیزے پر ہوگا تانبے کی زمین ہوگی شدت بھوک اور پیاس ہوگی سب لوگ نڈھال ہونگے۔

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں ہمیں بچایئے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میں کچھ نہیں کرسکتا تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ (اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی) پھر سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو حضرت نوح علیہ السلام بھی (اِذْھَبُ اِلٰی غَیْرِی) کہیں گے پھر سب حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے گے سب (اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی) کہیں

Marfat.com

گے مگر عیسیٰ علیہ السلام ایک مشورہ دیں گے کہ آج اگر امداد کرنے والی ذات ہے تو وہ شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تم ان کے پاس جاؤ۔

صرف ایک ذات ہے مصطفٰے کی
جو کہ محشر میں بھی ساتھ دیگی
کوئی انساں ورنہ کسی کا
حشر تک ساتھ دیتا نہیں ہے

پھر سب لوگ گرتے پڑتے سرکار عالی وقار شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونگے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں گے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بے کسوں کے آقاب تیری دُھائی ہے

تو ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم اذھَبُوا اِلٰی غیری نہیں فرمائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میرے دیوانو میرے نام سن کر انگوٹھے چومنے والو، مجھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے والو، مجھ کو مالک ومختار ماننے والو، میری نعتیں پڑھنے والو، نعتیں سننے والو، میرے عزت وشان پر مرمٹنے والو، میں آج کے دن کے لئے شفیع محشر بنایا گیا ہوں آج صرف اور صرف میری چلے گی۔

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

پھر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تشریف لے جائیں گے روروکر ہم گناہ گاروں کے لئے سفارش فرمائیں گے اور بخشش کی دعا مانگیں گے اللہ عزوجل فرمائے گا اے میرے محبوب ﷺ آج سب لوگوں نے تجھے مالک ومختار مان لیا سب نے یارسول اللہ کہا، سب نے تیری نعتیں پڑھی، سب تیرے نام سن کر

Marfat.com

انگوٹھے چومنے کے لئے تیار ہیں جو دنیا میں تمہاری نعتیں سناتا تھا تمہارے نام پر مرمٹنے کے لئے تیار تھا ان سب کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں

سارے گناہگاراں دی اج عید ہوگئی
رحمت لٹاونڑ احمد مختار آگئے

سرکار دو عالم ﷺ اپنے گنہگاروں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے (انشاءاللہ)

خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صف ماتم اٹھے خالی ہوں زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کرکے حیرت کا

سب اہل محبت جنت میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خوب خوب نظارے کرتے رہیں گے اور ہر وقت محفل نعت کا سماں بندھا ہوگا

مصطفٰے کے جلوؤں سے کیا سماں بندھا ہوگا
محفل نبی جس دم عرش پہ سجی ہوگی

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

بات چل رہی تھی سرکار ﷺ کی نعت کی، تعریف کی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسان رضی اللہ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں

Marfat.com

نعت پڑھتے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی مشہور نعت آپ بھی پڑھیے اور سنیے

واجمل منك لم ترقط عینی
واكمل منك لم تلد النساء

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ان آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین وجمیل کسی کو نہیں دیکھا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں،

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا کوئی اور آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

خلقت مبراۃ من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو بنا دیا

سبحان اللہ حضرت حسان رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ نعت سرکار ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تعریف سن کر اتنے خوش ہوئے کہ دعا دی اے اللہ عزوجل روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرما حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں یارسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جیسا حسین وجمیل میری آنکھ نے دیکھا نہیں حُسن یوسف علیہ السلام مشہور ہے۔ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے حُسن پر اپنی انگلیاں کاٹ دیں لیکن آپکے دیوانے آپکی عزت وعظمت اور آپکے حسن پر اپنے سر کٹانے کیلئے تیار ہیں۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

دوسرے شعر میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ اللہ عزوجل

Marfat.com

نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔اب اگر کوئی حسن و جمال میں عیب نکالے آپکی شان میں گستاخی کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔اللہ عزوجل نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا وجود نور اور ہر عیب سے پاک تھا۔آپ ﷺ سرتاپا کمال اور نور وحسن جمال ہیں آپکا لباس بھی بے عیب ہے۔

میل سے ہے کس قدر ستھرا وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوڑا ہی کرتا نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

سرکار ﷺ نے تحفہ میں چادر دی (بردہ شریف)

حضرت سیدنا امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے زبردست عاشقِ رسول اور نعت گو شاعر تھے سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ہمہ وقت گم رہتے تھے ایک مرتبہ آپ پر فالج کا اثر ہو گیا۔ آپ ظاہری طور پر مفلوج ہو گئے لیکن آپکو معلوم تھا کہ

غم ہو گئے بے شمار آقا بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا

حضرت سیدنا امام شرف الدین بوصیری نے سرکار ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک قصیدہ لکھا اور رو رو کر تصور ہی تصور میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔رات سوئے قسمت انگڑائی لے کر جاگ گئی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے

Marfat.com

بوصیری ہمیں وہی قصیدہ پڑھکر سناؤ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھنا شروع کیا جب قصیدہ مکمل ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بوصیری کو اپنی چادر دی امام بوصیری نے وہ چادر اپنے فالج زدہ حصے پر لگائی فالج سے شفا ملی جب آنکھ کھلی تو فالج ختم ہو چکا تھا اور وہ مقدس چادر آپکے ہاتھ میں تھی پھر کیا تھا وہ مقبول قصیدہ بھی قصیدہ بردہ شریف کے نام سے مشہور ہو گیا بردہ کے معنی چادر کے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
گرداب بلا میں پھنس کر جب طیبہ کی طرف کوئی تکتا ہے
سلطان مدینہ خود آ کر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں

امام احمد رضا پر سرکار ﷺ کا خاص کرم

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ
حکمت اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

عاشق رسول امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانہ شمع رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپکی تمام تحریرات میں عشق رسول ﷺ جھلکتا ہے آپ کا ترجمۃ القرآن ''کنز الایمان'' اللہ اکبر عشق و محبت کا ایک خزانہ ہے۔ آپکی لکھی ہوئی نعتوں کا کلام ''حدائق بخشش'' عشق ومحبت کا مجموعہ ہے آپکا لکھا ہوا ہر ہر شعر یا تو قرآن کریم کی کسی آیت کا ترجمہ یا حدیث پاک کا مفہوم یا بزرگان دین کے اقوال کا مجموعہ ہے آپ فنا فی الرّسول کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے ہمیشہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدح سرائی فرمائی۔ آپ نے کبھی بھی کسی کی خوشامد میں تعریف نہیں کی ایک مرتبہ نان پارہ والی ریاست کی جھوٹی شان میں قصیدے لکھے جارہے تھے کسی نے مشورہ دیا بریلی میں ایک مولوی

Marfat.com

نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔اب اگر کوئی حسن و جمال میں عیب نکالے آپکی شان میں گستاخی کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔اللہ عزوجل نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا وجود نور اور ہر عیب سے پاک تھا۔آپ ﷺ سر تا پا کمال اور نور و حسن جمال ہیں آپکا لباس بھی بے عیب ہے۔

میل سے ہے کس قدر ستھرا وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوڑا ہی کرتا نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

سرکار ﷺ نے تحفہ میں چادر دی (بردہ شریف)

حضرت سیدنا امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے زبردست عاشقِ رسول اور نعت گو شاعر تھے سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ہمہ وقت گم رہتے تھے ایک مرتبہ آپ پر فالج کا اثر ہو گیا۔ آپ ظاہری طور پر مفلوج ہو گئے لیکن آپکو معلوم تھا کہ

غم ہو گئے بے شمار آقا بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا

حضرت سیدنا امام شرف الدّین بوصیری نے سرکار ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک قصیدہ لکھا اور رو رو کر تصور ہی تصور میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔رات سوئے قسمت انگڑائی لے کر جاگ گئی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے

Marfat.com

بوصیری ہمیں وہی قصیدہ پڑھکر سناؤ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھنا شروع کیا جب قصیدہ مکمل ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بوصیری کو اپنی چادر دی امام بوصیری نے وہ چادر اپنے فالج زدہ حصے پر لگائی فالج سے شفا ملی جب آنکھ کھلی تو فالج ختم ہو چکا تھا اور وہ مقدس چادر آپکے ہاتھ میں تھی پھر کیا تھا وہ مقبول قصیدہ بھی قصیدہ بردہ شریف کے نام سے مشہور ہو گیا بردہ کے معنی چادر کے ہیں۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
گرداب بلا میں پھنس کر جب طیبہ کی طرف کوئی تکتا ہے
سلطان مدینہ خود آکر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں

امام احمد رضا پر سرکار ﷺ کا خاص کرم

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفٰے
حکمت اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

عاشق رسول امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانہ شمع رسالت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپکی تمام تحریرات میں عشق رسول ﷺ جھلکتا ہے آپ کا ترجمۃ القرآن ''کنزالایمان'' اللہ اکبر عشق و محبت کا ایک خزانہ ہے۔ آپکی لکھی ہوئی نعتوں کا کلام ''حدائق بخشش'' عشق ومحبت کا مجموعہ ہے آپکا لکھا ہوا ہر ہر شعر یا تو قرآن کریم کی کسی آیت کا ترجمہ یا حدیث پاک کا مفہوم یا بزرگان دین کے اقوال کا مجموعہ ہے آپ فنا فی الرسول کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے ہمیشہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدح سرائی فرمائی۔ آپ نے کبھی بھی کسی کی خوشامد میں تعریف نہیں کی ایک مرتبہ نان پارہ والی ریاست کی جھوٹی شان میں قصیدے لکھے جارہے تھے کسی نے مشورہ دیا بریلی میں ایک مولوی

Marfat.com

ہے جو اچھی شاعری کرتا ہے اس کو کہیں کہ والی ریاست نان پارہ کی شان میں کچھ شعر لکھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں یہ دعوت نامہ آیا۔ آپ نے کاغذ اور قلم اٹھایا، لوگ سمجھے کہ نان پارہ کے بارے میں کچھ امام احمد رضا بھی لکھ رہے ہیں مگر قربان اعلیٰ حضرت پر آپ نے فرمایا" جس کا کھانا اُسی کا گانا" آپ نے ایک نعت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لکھی۔

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مقطع میں آپ نے فرمایا!

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

بیداری میں زیارت

اعلیٰ حضرت نے خواب میں بے شمار مرتبہ زیارت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا شربت پیا۔ تمنا تھی کہ کہ عالم بیداری میں زیارت ہو۔ اس نیت سے آپ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے مگر پہلی بار یہ سعادت نہ ملی دوسری مرتبہ حاضر ہوئے تب بھی یہ سعادت نہ ملی اب آپ نے ایک نعت شریف لکھی۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

مقطع میں آپ نے عاجزی ایسی فرمائی کہ مدینہ والے آقا صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے اپنے عاشق کو اپنے دیدار کا شربت پلا دیا آپ نے فرمایا

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یہ شعر پڑھنا تھا کہ عالم بیداری میں امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی پھر آپ نے فرمایا:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

بارگاہ رسالت میں امام اہلسنت کا انتظار

ایک شامی بزرگ نے خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام جلوہ افروز ہیں اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کسی کا انتظار ہو رہا ہے شامی بزرگ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا انتظار ہو رہا ہے؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "احمد رضا کا جو ہندوستان کے شہر بریلی کے باشندے ہیں" پھر میری آنکھ کھل گئی اب میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ مجھے اِن بزرگ یعنی احمد رضا سے ضرور ملاقات کرنی چاہیئے۔ لہذا شام سے وہ بزرگ بریلی کے لئے روانہ ہوئے۔ بریلی پہنچ کر احمد رضا کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے اپنے کلیجے کو تھام کر کہا کہ ارے دیوانے احمد رضا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں میں گم ہو گئے دنیا سے ظاہری پردہ کر لیا ہے۔ یعنی انتقال کر گئے ان شامی بزرگ نے خواب دیکھا تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم احمد رضا کا انتظار کر رہے ہیں۔

عرش پہ دھوم مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیّب و طاہر گیا

Marfat.com

احمد رضا سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں

دنیا میں آپ نے اپنی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوانی میں صرف کردی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ ہر وقت مگن رہتے ہر گھڑی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں گم رہتے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر کرم فرمایا کہ دنیا سے رخصتی کے وقت آپکا انتظار فرمارہے ہیں کہ ہمارا دیوانہ، ہمارے نام پر مرمٹنے والا عاشق، ہماری نعتیں لکھنے والا، ہماری عظمت کے گن گانے والا احمد رضا آرہا ہے آپکی نعتوں کا کلام ''حدائق بخشش'' مشہور و عام ہے ان کا مطالعہ کریں اور آپکے کلام حدائق بخشش کی شرح بھی آچکی ہے۔ جب آپ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری شرح کے ساتھ پڑھیں گے تو دل میں عشق رسول (ﷺ) بھڑک اٹھے گا دل مدینہ مدینہ ہوجائے گا۔ انشاء اللہ

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمت عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں بس آپ ہی کیلئے
بشیر ان کی ثنا کرتے ہوئے گر تیرا دم نکلے
فرشتے غسل دیں لاشے تیرے کا آب زمزم سے

شاعری کون سی اچھی

آجکل شعر و شاعری کا بڑا چرچا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ شعر وہی اچھا ہے جس کا موضوع بھی اچھا ہو، حمد و نعت یا منقبت ہو۔ شاعری بری چیز نہیں ہے اگر موضوع اچھا ہو تو اچھی۔ اگر موضوع برا ہو تو بری۔ ایک گلاس ہے اس میں شراب ڈالیں تو برا۔ اگر دودھ پانی شربت یا زم زم ڈالیں تو اچھا۔ آج کل کی شاعری میں غزلیں اپنے مجازی عاشق کے لئے کہی جاتی ہیں جس میں حد سے گزر جاتے ہیں جھوٹی تعریف

Marfat.com

ہجر و وصال کے جھوٹے فلسفے بیان کئے جاتے ہیں یا شعر اس طرح لکھتے ہیں کہ جس کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ ایک جگہ مجلس مشاعرہ میں ایک شاعر صاحب اٹھے اور ایک شعر پڑھا۔

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بہادیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

اس شعر میں سراسر جھوٹ ہی جھوٹ ہے شاعر کی آنکھیں ہیں یا ٹیوب ویل۔ ان کے اس شعر پر واہ واہ ہوئی دوسرے شاعر آئے۔

رات کو رویا ہوں میں اس قدر ہجر یار میں
سو سمندر نو سو نالے لاکھ ندیاں بہ گئیں

ان شاعر نے تو سیلاب ہی برپا کر دیا ان کے اس شعر پر بھی خوب واہ واہ ہوئی۔ تیسرے شاعر اٹھے

رونے پہ باندھ لے جو مری چشم تر کمر
کیسی زمیں فلک پہ ہوئی پانی کمر کمر

ان صاحب نے تو طوفان نوح علیہ السلام کو بھی پیچھے چھوڑ دیا طوفان نوح تو زمین پر آیا تھا ان شاعر صاحب نے تو زمین کے علاوہ فلک یعنی آسمان پر بھی پانی پانی کر دیا۔ اس طرح کے جھوٹے شعر کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہمارے اسلاف نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شاعری کی، بزرگوں، بالخصوص سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں منقبت پیش کی ان سے سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے ہر شعر دل کی گہرائی کے ساتھ ادا ہوتا ہے جس سے جس کو محبت ہوتی ہے اس کی شان میں شعر لکھا جاتا ہے۔ نصیب نصیب کی بات ہے ہم کو محبت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے ہے شاعر کبھی آپکے حسن جمال پر شعر پڑھتا ہے کبھی آپ کے شہر مدینہ پر شعر پڑھتا ہے۔

Marfat.com

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
خدا گر قیامت میں فرمائے مانگو
لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ
مت پوچھیے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں
کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں
سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کر پکاریں اے بیدم
بس یہی رکھ میری پہچان مدینے والے

ایمان کی حفاظت

ہمارا موضوع سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی یعنی نعت رسول مقبول ﷺ ہے۔ شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ میں ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا انشاءاللہ۔

ادب کے ساتھ حاضر ہوں

محترم بھائیو! جب کبھی محفل میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی

Marfat.com

سعادت ملے تو ادب واحترام کے ساتھ حاضر ہوں باوضو صاف شفاف سفید لباس سادگی وعاجزی کے ساتھ حاضر ہوں، سر پہ زہے نصیب عمامہ ورنہ ٹوپی ضرور پہنیں، عطر لگا کر حاضر ہوں اور جہاں جگہ ملے وہاں مدینے پاک کی سمت منہ کر کے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال میں گم ہو جائیں، سنہری جالیوں کا تصور جمالیں اور نعت خواں جو شعر پڑھ رہا ہے اس کو عشق ومستی میں سنیں اور ہجر وفراق میں رونے کی کوشش کریں اور اے کاش سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں چند قطرے نکل جائیں۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
عشق محبت عام ہے لیکن سوز محبت عام نہیں

نیت اچھی رکھیں

محفل میلاد میں اس نیت سے نہ جائیں کہ مجھے فلاں نے دعوت دی ہے۔ اگر نہیں گیا تو ناراض ہوگا۔ وہاں پر لنگر کا اہتمام بھی ہے۔ بریانی مجھے بڑی اچھی لگتی ہے۔ اور وہاں تو بریانی بھی ملے گی۔ آج کل محفل میلاد کے اختتام پر عمرے کے ٹکٹ کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور شرط ہوتی ہے جو آخر تک بیٹھے گا اسے انعام دیا جائے گا۔ اگر اس کا نام نکلا اگر وہ حاضر نہیں ہوا تو اس کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ اس لئے بے دلی سے بیٹھے رہنا ٹھیک نہیں۔ اللہ عزوجل کی رضا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہونی چاہیے۔

سامعین احتیاط کریں

محفل میلاد کے درمیان اگر شعر پسند آتا ہے تو ایک صاحب 10، 20 روپے لے کر کھڑے ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر دوسرے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں ایک مجمع ہو جاتا ہے۔ پھر نعت خواں کے پاس جا کر دیتے ہیں۔ کوئی سیٹھ صاحب

Marfat.com

خوش ہو کر نوٹوں کی گڈی جیب سے نکال کر نعت خواں کے اوپر اڑاتے ہیں۔عجب غیر شرعی ماحول بن جاتا ہے۔پھر نوٹوں کی بھرمار دیکھ کر پڑھنے والا بار بار اس شعر کو پڑھتا ہے۔شیطان اس موقع پر وار کرتا ہے پھر مال کی محبت سے بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔اگر آپ کو نعت خواں کو دینا ہی ہے تو بعد میں بھی دے سکتے ہیں یا پھر ادب واحترام کے ساتھ جا کر رکھ دیں۔یہ نوٹوں کا اڑانا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔کسی کو کوئی شعر پسند آتا ہے تو وہ جوش میں آ کر نعرہ لگا دیتا ہے۔اچھا ہے مگر ادب واحترام کا خیال رکھیں۔مذاق میں نعرہ نہ لگائیں کوئی بات بری لگی ہو تو معاف کیجئے گا۔صحیح معلوم ہو تو اصلاح فرمائیں۔جزاک اللہ

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔

اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہونی چاہیئے

اللہ عزوجل کی رضا اور میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نعت پڑھنی چاہیئے۔دوران نعت یا بعد میں کوئی نذرانہ دے تو خوشی سے قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر اس عظیم سعادت یعنی نعت خوانی کو اپنا کاروباری پیشہ نہ بنائیں اپنے رزق حلال کے لئے کوشش کریں،اور نعت خوانی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوب کر لوگوں کے قلب کو گرمانے کے لئے کریں دنیا کی دولت کا کیا کرنا ہے۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت مل جائے تو یہ دنیا کی دولت اس کے قدموں میں ہے۔

وہ تخت سکندری پہ تھوکتے نہیں ہیں
جس کا بستر لگا ہے تیری گلی میں
مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

Marfat.com

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے گا دنیا کا تاج
جن کی خاطر مر گئے منعم رگڑ رگڑ کے ایڑیاں

اقوال قطب مدینہ

کوئی خوشی میں نذرانہ پیش کرے تو قطب مدینہ سیدی مرشدی آقائی و مولائی پیر ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے قول کو سامنے رکھتے ہوئے قبول فرمائیں۔

قطب مدینہ فرماتے ہیں ''طمع نہیں، جمع نہیں، منع نہیں''۔

طمع نہیں یعنی تمنا نہ کریں کہ کچھ دے گا۔ منع نہیں مطلب کوئی خوشی سے دے تو منع نہیں کریں۔ جمع نہیں سے مطلب جو نذرانہ ملے اسے جمع نہ کریں۔ اللہ عزوجل کی راہ میں مسلک اہلسنت کی سربلندی کے لئے علماء کرام کی کتابیں بیانات کی کیسٹیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ اس ملے ہوئے نذرانے سے مسلک کی خدمت کریں۔

اس عظیم سعادت کو اپنا کاروبار نہ بنائیں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر سرکار عالی وقار ﷺ کی ثناء خوانی کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 5: قبر پر پھول ڈالنے کا ثبوت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، جن پر عذاب ہو رہا تھا۔ غیب کا علم رکھنے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو عذاب کسی بڑی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا

Marfat.com

چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی لی اس کو بیچ میں سے چیر کر اس کے دو حصے کر لئے اور ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تک یہ شاخیں سرسبز رہیں گی ان کا عذاب ہلکا رہے گا۔ (صحیح بخاری)

سبق:

اس حدیث مبارکہ سے چند باتیں سیکھنے کو ملیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے غیب کا وسیع علم عطا فرمایا تھا۔ منوں مٹی تلے قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف اس کا علم ہو گیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اس پر عذاب کیوں ہو رہا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ماضی ہو یا حال یا مستقبل، زمین کے اوپر ہو یا زمین کے نیچے آسمان کے اوپر ہو یا آسمان کے نیچے کوئی شے کوئی واقعہ قیامت تک آنے والا معاملہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں سے اوجھل پوشیدہ نہیں ہر چیز مالک کون و مکاں (ﷺ) کے سامنے ہے اور ہر چیز کو مصطفے و مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں۔ (باذن پروردگار)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے اوپر تشریف فرما ہو کر زمین کے اندر کیا ہو رہا ہے اس کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ تو آج روضۂ انور میں جلوہ فرما ہو کر ہم

Marfat.com

زمین پر چلنے والے غلاموں کو کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً سرکار عالی وقار دو جہاں کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے غلاموں پر نگاہ ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف دیکھ رہے ہیں بلکہ مصیبت کے وقت ان کی فریاد سن کر فریاد رسی بھی فرماتے ہیں۔ (باذنِ پروردگار)

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

بے مثال

میٹھے میٹھے مصطفیٰ ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں۔ آپ کے آنکھ، ناک، ہاتھ پاؤں الغرض جسم اطہر کے کسی عضو کے ایک بال کی بھی دنیا میں کوئی نظیر اور مثال نہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ یا دیوار ہو تو پیچھے کیا ہو رہا ہے نہیں دیکھ سکتے۔ مگر قربان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں پر کہ وہ آنکھیں ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کا دیدار براہ راست کیا وہ مقدس نورانی آنکھیں زمین پر کھڑے رہ کر زمین کے اندر کے احوال دیکھ رہی ہیں۔ اس بات سے یہ بھی پتہ چلا کہ کوئی ان جیسا نہیں ہو سکتا ہمارے نبی ﷺ بے نظیر و بے مثال ہیں۔

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

اس حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جب تک یہ ٹہنی سبز رہے گی ان کا عذاب ہلکا ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک تروتازہ رہے گی اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی رہے گی، جس سے میت کے عذاب میں آرام ہوتا رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر پر جو تلاوت ذکر واذکار نعت شریف پڑھی جائے اس سے بہ درجہ اولیٰ میت کو ثواب پہنچے گا۔ اور اس کا عذاب ہلکا ہوگا۔ اگر وہ اللہ عزوجل کا مقرب

Marfat.com

مقبول بندہ ہے تو اس پڑھنے سے اس کے درجے بلند ہو جائیں گے۔ سبز ٹہنی کی تسبیح سے میت کا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے۔ تو یقیناً تر و تازہ پھولوں کی تسبیح سے بھی میت کا عذاب ضرور ہلکا ہوگا۔ اور اس کے درجات بلند ہوں گے لہذا اس حدیث سے قبروں پر پھولوں کا ڈالنا بھی ثابت ہو گیا۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں تک لکھا ہے کہ پھولوں کا قبروں پر ڈالنا سنت ہے۔ لہذا جب بھی اپنے عزیز و اقارب کی قبروں کی زیارت کے لئے جائیں تو وہاں پر ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک میں سے جو سورت یاد ہو پڑھیں ذکر و اذکار کلمہ طیبہ پڑھ کر ایصال ثواب کریں، اور تر و تازہ پھول اپنے عزیز و اقارب کی قبروں پر ضرور ڈالیں انشاء اللہ انکے لئے تسکین اور بلند درجات کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے بھی ڈھیروں اجر و ثواب کا ذریعہ بنے گا انشاء اللہ

حدیث نمبر 6: بیعت اور پیری مریدی کا ثبوت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے اس حال میں جب کہ آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت تھی یہ فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے بیعت کرو (ان باتوں پر) (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے (۲) چوری نہیں کرو گے (۳) زنا نہیں کرو گے (۴) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے (۵) اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان گڑھ کر کسی پر بہتان نہ باندھو گے (۶) کسی شرعی حکم میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تو جو اس عہد و پیمان کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، اور جو ان گناہوں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اس کو دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جس نے ان گناہوں میں سے کسی گناہ کو کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو چھپائے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے حوالے ہے وہ چاہے گا تو اس کو معاف فرما دے یا آخرت میں اس کو سزا دے۔ تو ہم سب لوگوں نے حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت کی (بخاری شریف)

Marfat.com

سبق:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ گناہوں کو چھوڑنے اور اعمال صالحہ کے کرنے پر بیعت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ الحمد للہ مشائخ عظام کی بیعت طریقت درحقیقت اس مقدس سنت پر عمل ہے بعض لوگ کہتے پھرتے ہیں پیری مریدی و بیعت بدعت ہے۔ ان بے چاروں کو کون سمجھائے یہ بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے گناہوں کے ترک کرنے کا وعدہ لیتے ہیں اللہ عزوجل کے مقبول بندے عام بندوں کے ہاتھ اپنے متبرک ہاتھ میں لے کر اللہ عزوجل سے ان کے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور مزید آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ یہ کتنا اچھا عمل ہے۔ اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہیں اللہ والوں کے ہاتھ میں ہاتھ دینا کوئی معمولی بات نہیں یہ بہت بڑی سعادت ہے جس اللہ والے کا ہاتھ کسی گنہگار کے ہاتھ سے مس ہو جائے دنیا کی آگ نہیں اسے چھو سکتی بلکہ جہنم کی آگ بھی اسے چھو نہیں سکتی۔

بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اور مجوسی

ایک مرتبہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اور ایک مجوسی کے درمیان بحث ہوئی۔ بات بہت آگے تک پہنچ گئی فیصلہ یہ ہوا کہ آگ جلائی جائے دونوں اپنے ہاتھ آگ میں ڈالیں۔ جس کے ہاتھ کو آگ جلا دے گی وہ جھوٹا، اور جس کے ہاتھ کو آگ نہ جلائے گی وہ سچا ہے۔ بات طے ہوگئی آگ جلائی گئی۔ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مجوسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر آگ میں ڈال دیا۔ قدرت خدا کی کہ دونوں کے ہاتھوں کو آگ نے نہ جلایا۔ لوگ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ بایزید بسطامی پریشان تھے یہ کیا ہو گیا۔ غیب سے ایک آواز آئی

Marfat.com

"اے بایزید بسطامی اس مجوسی کا ہاتھ اس لیئے نہیں جلا کہ تمھارے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ تھا۔ تمہارے ہاتھ کی برکت سے اُس کا ہاتھ بھی سلامت رہا۔" (تذکرۃ الاولیاء")

اس واقعہ سے درس ملا کہ اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے میں سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہم اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے گناہوں سے معافی مانگتے ہیں۔ پھر شیطان ہمیں بہکانے کی کوشش کرے گا تو یہ اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کے مقبول ہاتھ شیطان کے وار کو ناکام کر دیں گے۔ حدیث قدسی ہے بندہ عبادت کر کے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے۔ اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ میں تحریر ہے کہ شیطان نے ایمان چھیننے کی کوشش کی پیر و مرشد، جس کے ہاتھ میں مرید نے ہاتھ دیا تھا وہ مقدس ہاتھ کام آ گیا۔

مقدس رشتہ

حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ کے نزع کا وقت آ گیا۔ تو شیطان آیا اور ان کا ایمان ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی، شیطان نے امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا؟ اے رازی تو نے ساری عمر دین کی خدمت میں گزار دی۔ ایک مسئلہ تو بتاؤ۔ تم خدا کو ایک کس دلیل سے مانتے ہو؟ امام صاحب نے ایک دلیل دی شیطان نے رد کر دی۔ دوسری دلیل دی، اس کو بھی رد کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں دیں، اس مردود نے سب کی سب رد کر دیں، آپ سخت پریشان تھے شیطان نے کہا اب بول خدا کو ایک کس دلیل سے مانتا ہے ؟ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ منظر ملاحظہ فرما رہے تھے۔ پیر و مرشد نے دور دراز سے آواز دی۔" اے رازی تم نے ہمارے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے۔ اور تم پریشان ہو رہے ہو، شیطان سے کہہ کیوں نہیں دیتے کہ اللہ عزوجل کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں۔ پیر و مرشد کی آواز کان میں پہنچی شیطان کو یہی الفاظ کہے شیطان بھاگ گیا۔ آپ نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

ان دونوں حکایات سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ بیعت کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے پیران عظام اپنے مریدوں سے یہ عہد لیتے ہیں کہ نماز کی پابندی کرو گے جھوٹ نہیں بولو گے، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، بہتان اور بے پردگی نہیں کرو گے، شریعت پر عمل کرو گے۔ پیران عظام وہی وعدہ اپنے مریدوں سے کراتے ہیں جو وعدہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کرایا۔ پیران عظام سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور مریدین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ الحمد للہ اس مبارک حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ پیری مریدی اور بیعت یہ سب اچھے عمل اور سنت مبارکہ ہیں۔

حدیث نمبر 7: یا رسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینے میں داخل ہوئے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام گلی کوچوں میں بکھر گئے اور یہ نعرے لگا رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم)

سبق:

اس حدیث پاک سے ہمارے عقیدے کی اصلاح ہوئی۔

ہم اہلسنت و جماعت نعرہ رسالت کے جواب میں یا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہیں یہ نعرہ لگانا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سنت ہے. اگر یہ نعرہ لگانا شرک یا بدعت ہوتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو منع فرمادیتے ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا لہذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک وگناہ نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریقہ ہے۔

خلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے
غلام احمد مختار محشر میں یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ
گھٹائیں غم کی چھائیں دل پریشان یارسول اللہ
تم ہی ہو میرے دکھ و درد کا درماں یا رسول اللہ

ہم اہلسنت و جماعت کا نعرہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعرہ ہی نہیں ہمارا تو وظیفہ ہے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہتے ہیں ہر مشکل کے وقت پڑھنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے خوشی ہو یا غم ہر حال میں اپنے محسن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھنا چاہیے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اس کا اپنی عادت کیجئے
اٹھتے بیٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

اپنے بچوں کی گھٹی میں بھی یارسول اللہ (ﷺ) کا نعرہ داخل کردیجئے انشاءاللہ اس مقدس نام کی برکت سے کوئی بھی بدعقیدہ اس کے عقیدے کو خراب

Marfat.com

نہیں کر سکے گا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اذان سے پہلے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر اذان دیں دورد پاک کی برکت سے وہ بد عقیدہ لوگوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ بھی ہر دم یارسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا عادی ہو جائے گا۔ اور ایک شاعر کے اس شعر کا مصداق بن جائے گا۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے
دم نزع جاری ہو میری زبان پر
محمد محمد صدائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد

حدیث نمبر 8: تبرکات کا بیان

حضرت سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کے وصال کے بعد یہ جبہ میں نے حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبہ کو زیب تن فرمایا کرتے تھے ہم اس جبہ کو بیماروں کے لئے دھوتے اس کی برکت اور وسیلہ سے شفا حاصل کرتے۔ (صحیح مسلم)

سبق:

اس حدیث پاک کی روشنی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تبرکات کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اللہ کس قدر عزت و تعظیم کرتے تھے۔ جس چیز کو کسی اللہ کے پیارے سے نسبت ہو جائے وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہے اس کا ادب واحترام کرنا لائق احترام

Marfat.com

بن جاتا ہے۔ تبرکات کا ادب کرنا شرک و بدعت نہیں بلکہ کمال ایمان کی نشانی ہے جس سے جس کو محبت ہوتی ہے وہ عاشق اپنے محبوب کی ہر شے سے محبت کرتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے عاشق جب مدینے تشریف لے جاتے ہیں تو ان کی دیوانگی محبت و مستی کا عالم بھی نرالا ہوتا ہے۔ مفتی اعظم خلیل ملت مُفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں۔

الٰہی روضہ ء خیر البشر پر میں اگر جاؤں
تو اک سجدہ کروں ایسا کہ آپے سے گزر جاؤں
کبھی روضے سے منبر تک کبھی منبر سے روضے تک
اِدھر جاؤں اُدھر جاؤں اسی حالت میں مر جاؤں
سگان کو چہء جاناں کی میں پیہم بلائیں لوں
تماشہ بن کے رہ جاؤں مدینے میں جدھر جاؤں

آخری شعر کے اندر مفتی خلیل ملت رحمتہ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ مدینے کے کتوں کی میں بلائیں لے رہا ہوں اور سب لوگ میرے گرد جمع ہوں اور ایک تماشہ ہو جائے اور میں محبت اور مستی میں مدینے کے کتوں کی بلائیں لیتا رہوں

اسی طرح امیر اہلسنت شیخ طریقت حضرت علامہ محمد الیاس قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں

زائر طیبہ روضے پہ جا کر
تو سلام میرا رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سنا کر
تو سلام میرا رو رو کہ کہنا
وہ مدینے کے پیارے کبوتر
جب نظر آئے تجھ کو برادر
تھوڑے سے دانے ان کو کھلا کر

Marfat.com

تو سلام میرا رو رو کے کہنا

عاشق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت کرتے ہیں۔ شہر مدینہ ایک واحد شہر ہے جس کے فراق میں نہ جانے کتنے قصیدے لکھے گئے اور قیامت تک لکھے جائیں گے، اور شہر مدینہ کی زیارت کے لئے نہ جانے کتنے دل بے قرار رہتے ہیں۔ عاشق حاضری کے لئے روتے ہیں لیکن جنت کے لئے کوئی نہیں روتا۔ یہ مدینہ ہے جس کی یاد میں جس کے فراق میں عاشق روتے ہیں۔

امیر اہلسنت شیخ طریقت فرماتے ہیں۔

اے رضوان تیری جنت میں سوز و گداز بھی ہے
ہے عشق میں رُلاتا سرکار کا مدینہ

ایک اور شاعر فرماتے ہیں۔

حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا
مصطفیٰ کے نگر کی گلی بن گئی

ایک اور شاعر فرماتے ہیں۔

مت پوچھئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں

حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ
رہے ان کی جلوے بسے ان کے جلوے

Marfat.com

میرا دل بنے یادگار مدینہ

مدینے سے محبت اس لئے کہ مدینے کو نسبت ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مدینے کا پہلے نام یثرب تھا، یثرب کے معنی بیماریوں کا گھر، مگر ہمارے رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک قدم اس شہر میں رکھا اب وہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رحمت والا برکت والا شفا کا مرکز بن گیا ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کو نسبت مل گئی اس کی عزت واحترام کرنا لازم اور کامل ایمان ہے۔ مذکورہ حدیث پاک سے یہ سبق ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک صحابہ کرام تبرک سمجھتے تھے اور شفاء کے لئے مریضوں کو دھو کر پانی پلاتے تھے ۔تبرکات کی برکت سے شفا ملتی ہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مشکلیں آسان ہوتی ہیں لہذا جس قبر میں کوئی نبی آرام فرما ہوں وہ قبر بھی اس نبی اور ولی کی نسبت سے بابرکت ہو جاتی ہے وہاں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں دینی و دنیاوی مشکلیں آسان ہوتی ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ تبرکات کسی نبی علیہ السلام یا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں یا کسی بھی ولی یا مرشد کے ہوں ان کا ادب لازم ہے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان کا واسطے دے کر دعا مانگیں انشاء اللہ عزوجل اللہ ضرور ان مقدس تبرکات کی لاج رکھ کر ہماری مشکل کو آسان فرما دے گا۔

حدیث 9: ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو یہودی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی 9 نشانیاں کیا ہیں؟ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

(۲) چوری نہ کرو۔

Marfat.com

(۳) زنا نہ کرو۔

(۴) جس جان کواللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔

(۵) جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لئے نہ لے کر جاؤ۔

(۶) جادو نہ کرو۔

(۷) سود نہ کھاؤ۔

(۸) پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔

(۹) لڑائی کے دن منہ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودیوں کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو۔

جب انہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالیشان سنا تو انہوں نے پیارے آقا ﷺ کے مبارک ہاتھوں اور قدمین شریفین کو بوسہ دیا۔(ترمذی)

سبق:

اس حدیث پاک کی روشنی سے یہ سبق ملا کہ اپنے پیر و مرشد، والدین، استاد اور عالم دین کے ہاتھوں کو چومنا درست ہے۔کوئی شرک بدعت یا ناجائز عمل نہیں ،اگر ناجائز ہوتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ۔ابو داؤد کی دوسری روایت پڑھتے ہیں۔حضرت زارع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم مدینہ شریف پہنچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرکار ﷺ کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

الحمدللہ ان دونوں حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھ اور قدم شریف کو چومتے تھے۔اہلسنت و جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔کہ وہ اپنے پیر و مرشد والدین استاد علماء حق کے ہاتھوں کا بوسہ دیتے ہیں ۔یہ عمل کتنا اچھا ہے اور یہ صحابہ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ علیہم کی سنت ہے۔

مغفرت ہوگئی

بزرگان دین کی دست بوسی یقیناً دین ودنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ایک مرتبہ کسی نے سلطان سنجر کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا گیا کہ اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ سلطان سنجر نے کہا دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ سلطان سنجر کو دوزخ میں لے جاؤ۔اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا ٹھہرو !ایک مرتبہ اس نے جامع دمشق میں حاجی شریف خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک کو چوما تھا اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا (اسرار اولیاء، فیضان سنت)

بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کا قول

قیامت کے دن بہت سارے گناہ گار دست بوسئ بزرگان دین کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔

ہم شرک کرتے نہیں بلکہ شرک توڑتے ہیں

ہاتھ چومنے پر شرک کا فتویٰ لگانے والے غور کریں شرک تو جب ہوگا کہ جو کام اللہ عزوجل کے لئے کیا جاتا ہو وہی کام بندے کے لئے بھی ہو تو شرک ہوگا۔ہم اہلسنت وجماعت بزرگان دین رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ چوم کر شرک کو توڑ دیتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کی وہ ذات ہے جس کا ہاتھ نہیں چوم سکتے اور جن کا ہم ہاتھ چوم رہے ہیں وہ اللہ عزوجل نہیں بلکہ اللہ عزوجل کا مقرب بندہ ہے ہم شرک نہیں کرتے بلکہ شرک توڑتے ہیں۔

Marfat.com

چومنا تو پڑے گا

یہ اللہ عزوجل کے مقرب جنتی بشر کے ہاتھوں کو نہیں چومتے مگر ان کو ایک جنتی پتھر چومنا پڑے گا اس کے بغیر چارہ نہیں وہ کیا ہے؟ وہ مقدس پتھر جو کعبۃ اللہ کی دیوار میں لگا ہوا ہے جسے حجر اسود کہتے ہیں ہر حاجی کو یا عمرہ کرنے والے کو طواف کرنے سے پہلے اس حجر اسود کو چومنا پڑتا ہے اگر وہ دور ہوتا ہے تو ہاتھ کے اشارے سے بوسہ دینا ہوتا ہے۔ چومنا تو پڑے گا ہم سوال کرتے ہیں چومنا منع ہے تو اس حجر اسود کو کیوں چوما تو بڑے بھولے انداز میں کہتے ہیں۔ یہ جنتی پتھر ہے۔ اس لئے اس کو چومتے ہیں۔ یہ جنت سے آیا ہے، ہم کہتے ہیں۔ جو پتھر جنت سے آیا ہے۔ اس کو چومتے ہو جو بشر جنت میں جائے گا۔ ہم اس کو چوم رہے ہیں تم بشر کو نہیں چومتے مگر پتھر کو چومتے ہو۔

تم چومنا چھوڑ دو

بوسہ کے بغیر دنیا کا معاملہ ممکن نہیں والدین اپنے بچوں کو چومتے ہیں اولاد اپنے ماں باپ کے ہاتھوں کو چومتے ہیں قرآن کریم اور حدیث مبارکہ کی کتابوں کو چومتے ہیں۔ شوہر اپنی بیوی کو بوسہ دیتا ہے جو لوگ اس عمل کو شرک کہتے ہیں وہ اپنی بیوی کو بوسہ نہ دیں، گھر میں خود شرک کرتے ہیں اور باہر سیدھے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بوسہ دینا تم، چھوڑ دو ہم تو بوسہ دینے اور بوسہ کرنے کے قائل ہیں ہم تو قیامت کے دن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کو چوم کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انگوٹھے چومتے ہوئے جنت میں داخل ہونگے۔ انشاء اللہ

Marfat.com

خدارا مان جاؤ!

الحمد للہ ان تمام حدیثوں اور اقوال سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ چومنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور بزرگان دین کی سنت ہے۔لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں۔اپنے عقیدے کی اصلاح کے لئے علماء کرام اور صالحین کی صحبت اختیار کریں اور اپنے والدین پیر و مرشد علماء حق کی عزت کریں ،اور ان کے مقدس ہاتھوں کا بوسہ لے کر دارین کی کامیابی حاصل کریں۔اللہ عزوجل ہمیں صحیح العقیدہ مسلمان بنا کر رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 10: ایصال ثواب کا بیان

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں انتقال فرما گئی ہیں (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں)۔کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی" چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوادیا اور کہا یہ اُمّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔ (ابوداؤد)

سبق:

اس مبارک حدیث سے یہ سبق ملا کہ ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر ہمارے مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی۔یعنی اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے پانی کی نہر یا کنواں۔اس عمل سے ایصال ثواب کرنا جائز ہوا۔ایصال ثواب کرتے رہنے سے میت کے ساتھ ساتھ ہم کو بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔

Marfat.com

اہل قبر سفارش کریں گے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھی، پھر یہ دعا مانگی۔ یا اللہ عزوجل میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد عورت کو پہنچادے تو وہ قبروالے قیامت کے روز اس ایصال ثواب کرنے والے کے سفارشی ہونگے۔ (شرح الصدور)

ثواب ضرور پہنچتا ہے

حضرت سیدنا حماد مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سوگیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ قبروالے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا قیامت قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا، نہیں بات یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃ اخلاص پڑھ کر ہم کو ایصال ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور و فیضان سنت)

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ کیا زندہ لوگوں کی دعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ مرحوم بھائی نے جواب دیا ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔ (شرح الصدور)

نورانی طباق

جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں اے قبر

Marfat.com

والے یہ تحفہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے۔قبول کر، یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔(شرح الصدور)

فرشتوں نے کاندھوں پر اٹھایا

الحمد للہ ایصال ثواب کے بے شمار طریقے ہیں۔سگ عطار و برکات کے ہر دل عزیز دوست حاجی محمد شکیل قادری عطاری کا 9 شعبان کو کراچی سے حیدر آباد آتے ہوئے ایکسیڈنٹ جان لیوا ثابت ہو گیا۔ہم دوستوں نے اُن کے ایصال ثواب کے لئے ایک لائٹنگ والا فریم جس میں درود پاک لکھوایا وہ فریم 20ویں روزے کو تیار ہو کر آیا اعتکاف شروع ہو چکا تھا۔وہ فریم ہمیں مریم مسجد میمن سوسائٹی میں آویزاں کرنا تھا، 21ویں شب کی عبادت کرنے کے بعد چند ساتھیوں نے مل کر مریم مسجد کی دیوار میں وہ فریم لگانے میں مدد کی۔مریم مسجد کے سابقہ موذن حافظ محمد منیر صاحب نے بڑی محنت کی دو گھنٹے کی محنت کے بعد وہ فریم مسجد کی دیوار میں آویزاں ہوا۔حافظ محمد منیر بہت تھک گئے تھے۔تھوڑی دیر کیلئے مسجد ہی میں سو گئے قسمت جاگ گئی۔خواب میں جنت کا منظر ملاحظہ کیا، کیا دیکھتے ہیں، کہ چار فرشتے اپنے کاندھوں پر یہ فریم اٹھائے جنت کی طرف جاتے نظر آ رہے ہیں اور ایک غیبی آواز آتی ہے ہٹو ہٹو ان کو راستہ دو یہ محمد شکیل کے دوستوں کی طرف سے محمد شکیل کو تحفہ آیا ہے۔

ایصال ثواب کیسے کریں

(ا) فرض، واجب، سنت، نفل، روزہ، حج، زکوٰۃ، اجتماعات میں شرکت، ختم قادریہ کی محفل، دینی کتاب کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ ہر نیک کام کا ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

(۳) میت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصال ثواب کے ذرائع ہیں۔ میت کے ایصال ثواب کے لئے جو کھانا پکا کر تقسیم کرنا ہو تو قرض لے کر نہ کریں۔ اپنی گنجائش میں سے کرے میت کے چھوڑے ہوئے پیسے میں ایصال ثواب کے لئے کھانا وغیرہ اُس وقت کر سکتے ہیں جب سب ورثا بالغ ہوں اور سب راضی ہوں اگر ایک بھی وارث نا بالغ ہو تو سخت منع ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصے میں سے کر سکتا ہے۔

(۴) ایصال ثواب پڑھ کر بھی کر سکتے ہیں۔

(۵) کچھ پکا کر ثواب پہنچانا چاہتے ہیں تو ضروری نہیں کہ برادری کو جمع کیا جائے خود گھر میں بھی کھا سکتے ہیں۔

(۶) میت کے گھر میں روزانہ چالیسویں تک عصر اور مغرب کے درمیان کچھ نہ کچھ پکا کر مسجد کے امام و موذن کو بھیجا جاتا ہے۔ مثلاً کبھی پکوڑے کبھی سموسے کبھی سویاں کبھی چھولے کبھی بریانی کبھی قورمہ کبھی کیا کبھی کیا اس کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور بڑی بوڑھیاں یہ کہتی ہیں کہ سب چیزیں میت کو قبر میں فرشتے کھلاتے ہیں یہ غلط ہے۔ اگر کسی غریب کو یا امام موذن کو بھیجنا ہے تو ضرور بھیجئے مگر ضروری نہیں۔ مالدار سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن غریب قرض لے کر کرتے ہیں پھر چالیسویں والے دن تمام قسم کے فروٹ، مختلف قسم کے پکوان، کپڑے کا سوٹ، بستر، ٹوپی، رومال، بنیان، چپل، ازار بند، ازار بند کی لکڑی، گلاس، چائے کا کپ وغیرہ وغیرہ سب پر فاتحہ دلائی جاتی ہے۔ یہ تمام چیزیں ضروری نہیں، پڑھ کر بھی ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ سگ عطار و برکات ایک مرتبہ قاسم آباد ایک دوست کے بھائی کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ پڑھنے گیا وہاں چالیسواں تھا۔ پانچ تھالوں میں تمام چیزیں سامنے رکھ دی گئیں۔ ایک تھال میں سلے ہوئے کپڑے تھے۔ گھر کی عورتوں نے کہا کہ مولوی صاحب کپڑے پہن کر دعا کریں۔ میں نے اپنے کپڑوں کی طرف

Marfat.com

دیکھا کہ میں نے تو کپڑے پہنے ہوئے ہیں تو پھر مجھے کپڑے پہننے کے لئے کیوں کہا جا رہا ہے تو آواز آئی ہمارے یہاں یہ رسم ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کے کپڑے پہن کر فاتحہ پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو اچھا ہے کہ مرنے والا مرد تھا اگر عورت ہوتی تو مولوی کو عورت کے کپڑے پہننے پڑتے، میں نے کہا اصل چیز ایصال ثواب ہے یہ ضروری نہیں۔ فاتحہ ہونے کے بعد مجھ سے کہا گیا۔ یہ سارا سامان آپ کا ہے آپ لے جائیں، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ لہذا اس طرح کی رسوم کو ختم کیا جائے اور ایصال ثواب کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر عمل کیا جائے۔

(۷) میت کو 2 مہینے ہوتے ہیں تو بکرے کی سری پکائی جاتی ہے اس میں بھی شرط ہوتی ہے کہ یہ سری صرف مولوی صاحب ہی کھائے گا اور کوئی نہیں کھائے گا بے چارہ مولوی پوری سری کھائے اور اس کا کولیسٹرول بڑھ جائے تو پھر 2 مہینے کے بعد مولوی صاحب کا بھی فاتحہ کرنا پڑے گا۔ یہ بھی ضروری نہیں۔

(۸) انسانوں کے تابع مسلمان جنات کو بھی ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔

(۹) جو زندہ ہیں ان کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کھانے سے پہلے ایصال ثواب کریں یا کھانے کے بعد دونوں طرح صحیح ہے۔

(۱۱) گیارہویں شریف بزرگوں کی نذر و نیاز اپنے مرشد کے عرس میں لنگر کا اہتمام بھی جائز اور دین و دنیا کی بھلائی کے سبب ہیں۔

(۱۲) گیارہویں کی نیاز بھی جائز ہے یہ مقدس لنگر ہر خاص و عام کھا سکتا ہے۔

(۱۳) خالص تیجے کا کھانا صرف فقراء کو کھلائیں۔

(۱۴) اپنے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے علماء حق کی کتابیں علماء کی

Marfat.com

بیانات کی کیسٹس ایصال ثواب کی نیت سے تقسیم کر سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں خوب خوب ایصال ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر ۱۱: نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خلوص دل سے دعا کرو۔ (مشکوۃ)

سبق:

اس حدیث بالا سے یہ سبق ملا کہ جنازے کی نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے۔ لہذا جنازے کی نماز کے بعد خالص میت کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں۔ اس میں سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور دعا تو اللہ سے مانگ رہے ہیں وہ مالک ہے ہم بندے۔ جتنی مرتبہ مانگیں گے وہاں سے نہ کا جواب نہیں آئے گا۔ اس کی رحمت تو ہر وقت پکارتی ہے کہ مجھ سے مانگو میں دونگا، تو ہم اہلسنت و جماعت بعد نماز جنازہ دعا مانگتے ہیں تو بعض لوگ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ان سے کوئی پوچھے تو کہتے ہیں نماز جنازہ خود ایک دعا ہے اب کوئی حاجت نہیں یہ بدعت ہے ناجائز ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ سنی کے ہر عمل کو بدعت کیوں کہتے ہیں یہ تو شکر ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکواۃ اور جو فرائض و واجبات سنی حضرات کرتے ہیں ان کو بدعت نہیں کہتے۔ علم سے دوری ہے بخاری شریف ضرور پڑھتے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں ہیں۔ خدارا ہوش کرو کسی جائز کام کو بدعت ناجائز حرام کہہ کر گناہ میں شامل نہ ہو۔ نماز جنازہ کے بعد دعا اللہ عزوجل سے مانگ رہے ہیں میت سے تو کچھ نہیں مانگ رہے۔ حدیث پاک آپ نے سنی جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کیلئے خالص دعا مانگو اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل تھا۔ بزرگان دین اور اب

Marfat.com

اہلسنت و جماعت کا اس مبارک حدیث پاک پر عمل ہے۔

کنز العمال کتاب میں ابراہیم ہجری کی روایت موجود ہے۔

میں نے ابن ابی اوفی کو دیکھا! ان کی دختر کا انتقال ہوا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں۔ (یعنی نماز جنازہ پڑھی گئی) پھر اس کے بعد دو تکبیروں کے فاصلہ کی بقدر کھڑے ہو کر دعا کی اور فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

بیہقی کی روایت میں ہے۔ مشظل ابن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز کے بعد دعا مانگی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی تو دعا میں تو مجھ سے آگے نہ بڑھو یعنی آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کرلو۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ جنازے کی نماز کے بعد دعا مانگنے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مبارک دور سے ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت اور پڑھیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟۔ فرمایا: کہ رات کے درمیان حصہ میں اور فرض نمازوں کے پیچھے نماز جنازہ بھی فرض کفایہ ہے۔

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ دعا جنازے کی نماز کے بعد بھی مانگنا چاہیئے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مومن مرد اور مومن عورت فوت شدہ کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ہر مومن اور مومنہ کے استغفار کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ کتنا عظیم ثواب ہے اس حدیث پاک میں تو مومنوں کے لئے

Marfat.com

نیکیاں کمانا کتنا آسان کر دیا گیا ہے کہ ہم نماز جنازے میں مرنے والے کے ساتھ ساتھ سب مرحوم مومنین کے لئے دعا کریں گے تو سب مرحومین کے برابر ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ دعا کے ساتھ ساتھ ایصال ثواب کا بھی معلوم ہوا اور دعا بھی ایصال ثواب کا ذریعے ہے جب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر دفن سے پہلے ستر ہزار ختم قرآن ہوئے۔ (جاء الحق)

حدیث 12: نبی ﷺ مالک ومختار

میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالی عطا فرماتا ہے۔ (بخاری شریف)

سبق:

اس حدیث کی روشنی سے یہ سبق ملا کہ کائنات کے تمام خزانے اللہ عزوجل کے بلکہ سب کچھ اللہ عزوجل کا ہے۔ مگر کائنات کے خزانوں کے تمام خزانوں کی کنجیاں ہمارے نبی مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں مالک نے دیں۔ جب ہی تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عزوجل عطا فرماتا ہے۔ کائنات میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ عزوجل کا ذاتی ہے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم پروردگار کائنات کے خزانے جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ جس کو جو بھی ملتا ہے سب میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے ملتا ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
جس کو جو بھی ملتا ہے
ان کے در سے ملتا ہے

Marfat.com

بٹ رہی ہیں خیراتیں
چار سو مدینے میں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بے شمار واقعات موجود ہیں کہ انہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی چیز طلب کی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی۔

جنت میں پڑوسی (اپنا پڑوسی بنالیں)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات گزارتے، ایک رات وضو کا پانی لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرادوں۔ دریائے رحمت جوش میں آیا حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ربیعہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ سے جنت میں آپ کا پڑوس مانگتا ہوں۔ فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی؟ میں نے عرض کی بس یہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنی ذات پر کثرت سجود سے میری مدد کر۔ (مسلم شریف)

نہیں ڈانٹا

غور طلب بات ہے کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی تمنا تھی اور ہر ایک کو ہے لیکن جنت کس سے مانگی؟ حضور مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اور بھی کچھ مانگ۔ اگر مانگنا شرک ہوتا تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹتے مجھ سے کیوں مانگ رہے ہو اللہ سے مانگو مگر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ربیعہ مانگ کیا چاہیئے۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت میں آپکا پڑوس مانگا ہمارے

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ربیعہ کو جنت عطا فرمائی۔ ایسے کئی واقعات سے ہماری دینی کتب بھری ہوئی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جس نے جو مانگا ہمارے مالک ومختار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا۔ آج بھی کوئی میرے آقا سے مانگتا ہے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرماتے ہیں۔

بھر کہ جھولی میری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہئے

اس موضوع پر بزم دائرۃ البرکات کے تحت ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ''اولیاء اللہ کے اختیارات'' ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

حدیث نمبر 13: اذان کے فضائل

مدینے کے تاجدار ہم امت کے غم خوار بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم پروردگار ایک مرتبہ عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ''اے عورتو جب بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائیگا۔'' خواتین نے یہ سن کر عرض کیا یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا۔ ارشاد فرمایا مردوں کے لئے دوگنا ہے (ابن عسکر)۔

سبق:

پروردگار کی رحمت پر قربان، اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا کس قدر آسان فرمادیا ہے۔ مگر ہم ہیں کہ غفلت کا شکار ہی رہتے ہیں۔ مکمل اذان میں 12 کلمات ہیں فجر کی اذان میں دوکلمات کا اضافہ ہوتا ہے اسی طرح اقامت میں بھی دوکلمات کا اضافہ ہوتا ہے اس مبارک طریقے عمل پر پابندی کے ساتھ عمل رہا تو ہر بہن کو روزانہ ایک کروڑ بتیس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ایک لاکھ بتیس ہزار درجات

Marfat.com

بلند ہونگے اور ایک لاکھ بتیس ہزار گناہ معاف ہونگے۔ اگر کوئی مومن مرد اس مبارک عمل میں کامیاب ہو جائے تو اسکو دوگنا ثواب ملے گا یعنی دو کروڑ چونتیس لاکھ نیکیاں ملیں گی، دولاکھ چونسٹھ ہزار درجات بلند ہونگے اور دولاکھ چونسٹھ ہزار گناہ معاف ہونگے انشاء اللہ۔ اس موضوع پر بزم دائرۃ البرکات کے تحت ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ''جنتی عمل'' ہے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

حدیث 14: انگوٹھے چومنے کا ثبوت

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس نے اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ سنا اور انگوٹھوں کو بوسہ دیا ایسے شخص کا میں قائد ہونگا اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کرونگا۔ (کتاب الفردوس و جنتی عمل)

سبق:

اس حدیث پاک سے یہ سبق ملا کہ اذان میں جب اشھد ان محمد رسول اللہ موذن پڑھے تو اس وقت اپنے انگوٹھوں کو ہونٹوں سے چوم کر آنکھوں سے لگانے سے اتنی عظیم بشارت حاصل ہوتی ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ ایسے شخص کو جنت کی صفوں میں داخل فرمائیں گے اور اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

آنکھیں روشن

حضرت فقیہ محمد بابا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری چلی گئی جس سے مجھے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی بڑے جتن کیے مگر کنکری آنکھ سے نکلنے کا نام نہیں لیتی تھی اس دوران اذان شروع ہوگئی۔ جب موذن نے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا تو میں نے بھی اشھد ان محمد رسول اللہ کہا اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگائے تو فوراً نام

Marfat.com

محمد ﷺ کی برکت سے آنکھ سے کنکری نکل گئی الحمد للہ

دین و دنیا سلامت

الحمد للہ نام محمد ﷺ کی تعظیم کے صدقے دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں اور جنت میں جانے کا سبب بھی ہے اس جنتی عمل کی برکت سے سرکار ﷺ کتنے خوش ہوتے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں ایسے شخص کا میں قائد ہونگا اور جنتی صفوں میں تلاش کروں گا اس موضوع پر بزم دائرہ البرکات کے تحت ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام ''جنتی عمل'' ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

حدیث 15: نام محمد ﷺ کے فضائل

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کیلئے نام محمد رکھا تو وہ دونوں باپ بیٹا جنت میں جائیں گے۔ (احکام شریعت، و جنتی عمل)

سبق:

سبحان اللہ! اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان کہ اُسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری محبت کی وجہ سے اپنے بچے کا نام محمد رکھا تو باپ اور بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی فضیلت ہے کہ اس نام والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں کی شان کا کیا کہنا جو آپ کے عشق میں کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھتے ہیں جو آپ کے عشق میں اپنے انگوٹھے چومتے ہیں جو آپکے عشق میں اپنے بچوں کے نام محمد، احمد رکھتے ہیں اُن کو دونوں جہاں میں عزت ملتی ہے۔

Marfat.com

سر کار یہ نام تمہاراسب ناموں سے ہے پیارا
اس نام سے چمکا سورج اور چمکا چاند ستارہ
ہوا ہر سو خوب اجالا ہوا روشن عالم سارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
لیا جب کہ میں نے نام محمد
بڑا لطف آیا سویرے سویرے
دم نزع جاری ہو میری زبان پر
محمد محمد صدائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد

اس موضوع پر بزم دائرۃ البرکات کے تحت ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام ''جنتی عمل'' ہے اُس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

حدیث نمبر 16: میت کو تلقین کرنے کا ثبوت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی یا مسلمان عورت مرے اور اُس کو مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے، یا فلاں بن فلاں وہ سنے گا جواب نہ دے گا پھر کہے، یا فلاں بن فلاں وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے، یا فلاں بن فلاں وہ کہے گا۔ ہمیں ارشاد فرما اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے۔

اُذکُرْ مَا خَرَجْتَ من الدنیا شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صلی اللہ علیه واسلم وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ

Marfat.com

رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمحمدٍ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم نَبِیًّا وبِالْقُرانِ اِمَامًا۔

ترجمہ: تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی حجت سکھا چکے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو تو فرمایا۔ حواء رضی اللہ عنہا کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی شریف و مدنی وصیت نامہ)

سبق:

اس حدیث پاک میں کتنی پیاری تعلیم دی ہے کہ مسلمان مرد و عورت کو تدفین کے بعد تلقین کرنے سے منکر نکیر کے سوالات یاد آ جاتے ہیں۔ اور نکیرین سوالات بھی نہیں کرتے تلقین کی برکت سے اُس کی قبر کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔ حالانکہ قبر کی منزل پہلی منزل ہے جو اس میں کامیاب ہو گیا تمام منزلوں میں کامیاب ہے۔ الحمد للہ تلقین کی سنت پر عمل کریں، اور اس سنت کو عام کریں تلقین کے الفاظ کو یاد کریں، تلقین عربی ہی میں کریں دیکھ کر بھی کر سکتے ہیں اس سنت کو عام کریں۔ قبر پر بعد دفن اذان دینا بھی جائز ہے۔ تلقین کے الفاظ بھی دہرائیں اور اذان بھی دیں۔ اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی آلامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حدیث 17: وصیت کا بیان

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس کی موت وصیت پر ہوئی (یعنی جو وصیت کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیم سنت پر مرا اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔ (مشکوۃ شریف)

سبق:

محترم بھائیو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کب سانس کی ڈور ٹوٹ جائے لہذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی وصیت کو شریعت کے مطابق تحریر کردیا جائے! کہ میرا ترکہ شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ اگر یہ خطرہ ہو کہ مرنے کے بعد آپ کی اولاد آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی کریں گی تو آپ تحریری صورت میں کر کے قانون کے تقاضے پورے کر کے وکیل یا جواب دار کے سپرد کردیں اپنی اولاد و دیگر اہل خانہ کو مال اسباب کے علاوہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور شریعت کی پابندی کی بھی تاکید کریں اس کے علاوہ آپ کی جو دلی خواہشات ہوں کفن دفن کی وہ بھی تحریر کردیں اس موضوع پر میرے پیرومرشد امیر اہلسنت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالیٰ کا تحریر کردہ رسالہ مدنی وصیت نامہ ضرور پڑھیں۔

حدیث 18: علم غیب کا ثبوت

ایک روز حضور علیہ الصلوۃ والسلام منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہیں پھر فرمایا کہ جو شخص جو بات پوچھنا چاہے پوچھ لے! قسم خدا کی جب تک ہم اس جگہ (یعنی منبر) پر ہیں تم کوئی بات ہم

Marfat.com

سے نہ پوچھو گے مگر ہم تم کو اس کی خبر دیں گے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں۔ عبداللہ ابن حذافہ نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر بار بار فرماتے رہے کہ پوچھو پوچھو۔ (بخاری شریف، جاء الحق)

سبق:

اس حدیث پاک سے یہ سبق ملا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے غیب کا علم دیا تھا جب ہی تو فرمار ہے ہیں تو جہنمی ہے اور تم حذافہ کے بیٹے ہو۔ عبداللہ حذافہ کے بیٹے ہیں یا نہیں اس چیز کا علم اس کی ماں کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا مگر قربان ان نگاہوں کے جو کہ اندھیرے اجالے دنیا و آخرت سب دیکھتی ہیں۔

مشکوۃ شریف کی اور ایک حدیث علم غیب کے موضوع پر پڑھتے ہیں۔
حضور علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا" کہ ہم کل یہ جھنڈا اس کو دیں گے جس کے ہاتھ پر اللہ عزوجل فتح فرمائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہے۔"

اس حدیث پاک میں بھی علم غیب کا ثبوت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے ہیں کہ کل یہ جھنڈا اسے دیں گے جس کو فتح ملے گی اور صبح سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جمع تھے اور ہر ایک کے دل میں یہ آرزو تھی کہ یہ سعادت مجھ کو ملے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو ملاحظہ فرمار ہے تھے، سب کے احوال سے واقف تھے، لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے الفاظ یوں ترتیب پائے۔ "علی کہاں ہیں" صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کی۔ علی گھر پر ہیں ان کی طبیعت خراب ہے۔ فرمایا انہیں بلایا جائے، مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف

Marfat.com

لائے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جھنڈا دیا۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سمجھ گئے کہ خیبر کی فتح مولا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہوگی کیوں کہ ہمارے غیب بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کل یہ جھنڈا اس کو دیں گے جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح فرمائے گا اس طرح کی کئی حدیث مبارکہ ہیں اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیب کا علم سکھایا اللہ عزوجل کا غیب ذاتی ہے نبی علیہ السلام کا علم عطائی ہے۔ علم غیب کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اللہ عزوجل عالم بالذات ہے۔ اس کے بغیر بتائے کوئی ایک حرف بھی نہیں جان سکتا۔

(۲) حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔

(۳) حضور علیہ السلام کا علم ساری خلقت سے زیادہ ہے حضرت آدم و حضرت خلیل اللہ علیہم السلام اور ملک الموت بھی خلقت ہیں۔

یہ تین باتیں ضروریات دین میں سے ہیں ان کا انکار کفر ہے۔

اولیاء کرام کو بھی بالواسطہ انبیاء کرام کچھ علوم غیب ملتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حقیقت روح اور قرآن کے سارے متشابہات کا علم دیا گیا۔ (جاء الحق)

کس نے کس کو دیکھا

علم غیب کی دلائل میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ جو سب سے بڑا غیب ہے چھپا ہوا ہے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا مگر قربان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپ نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کو دیکھا موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

نے بھی تمنا کی تھی اللہ عزوجل نے فرمایا موسیٰ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام بار بار اصرار کر رہے تھے تو اللہ عزوجل نے فرمایا: موسیٰ میں تجلی پہاڑ پر ڈالتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے اپنی تجلی پہاڑ پر ڈالی پہاڑ تجلیات برداشت نہ کر سکا اور جل کر سرمہ بن گیا اور موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہو گئے موسیٰ علیہ السلام بھی تجلیات کی تاب نہ لا سکے مگر قربان ان آنکھوں پر کہ جنہوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ عزوجل جو تمام غیب کا مالک ہے اس کا دیدار کیا۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بے شمار دلائل موجود ہیں، مطالعے کے لیے جاء الحق پڑھیں۔ ماننے والے کو چراغ بھی کافی ہے، اور نہ ماننے والے کو سورج بھی ناکافی رہا۔

حدیث 19: اگربتی جلانے اور دھونی لینے کا ثبوت

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے۔ اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرماتے کہ ہمارے آقا ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

سبق:

اس حدیث پاک سے یہ سبق ملا کہ اتباع سنت کی نیت سے کبھی خالص عود

Marfat.com

کی دھونی لیں، اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیں، تو اس طرح کسی خوشبودار چیز کو جلا کر دھونی لینے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ اس حدیث پاک کی روشنی سے یہ پتہ چلا کہ اگربتی اور لوبان جلانا جائز ہے۔ اس عمل کو فضول خرچی نہیں کہہ سکتے۔ ادائے سنت کی نیت سے اگربتی اور لوبان جلائیں۔

قبر پر اگربتی و موم بتی

قبروں پر موم بتیاں اور اگربتیاں جلانا، جیسا کہ شب برات میں خصوصا لوگ جلاتے ہیں فتاویٰ رضویہ حصہ چہارم میں امام اہلسنت امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ قبر پر موم بتی اور اگربتی جلانا منع ہے۔ البتہ حاضرین کو خوشبو پہنچانے کے لیئے اور تلاوت کرنے والے کیلئے روشنی کی ضرورت ہو تو قبر سے ہٹ کر اگربتیاں اور موم بتیاں جلانے کی اجازت دی ہے۔ ہاں مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے اور قبر شریف کے قریب چراغ جلانے اگربتی جلانے کی اجازت دی ہے اس طرح عوام الناس کی نظر میں صاحب مزار کی وقعت پیدا ہوتی ہے وہ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

قبر پر پھول ڈالنا، چادریں چڑھانا اور چراغاں کرنا

علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ پھول ڈالنا تو ہر مومن کی قبر پر جائز ہے (اس کی تفصیل گذشتہ صفحات پر ہو چکی ہے) خواہ ولی اللہ ہو یا گنہگار، چادریں اولیاء ،علماء و صلحاء کی قبور پر جائز، عام مسلمین کی قبور پر ناجائز کیونکہ یہ بے فائدہ ہے قبر پر چراغ جلانا اس کی تفصیل ہے عام مسلمانوں کی قبر پر تو بلا ضرورت ناجائز ہے اور ضرورتاً جائز ہے۔ اور اولیاء اللہ کی قبر پر صاحب مزار کی عظمت و شان کے اظہار کے لئے بھی جائز ہے ضرورت کے تحت بھی جائز ہے مثلاً رات کو مردے کو دفن کرنا

Marfat.com

ہے روشنی کی ضرورت ہے تو جائز۔قبر راستے کے کنارے پر ہے تو اس پر اس لئے چراغ جلانا کہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے یا کوئی قبر پاکر فاتحہ پڑھے جائز ہے یا کوئی شخص رات کو کسی مسلمان کی قبر پر گیا وہاں کچھ قرآن وغیرہ دیکھ کر پڑھنا چاہتا ہے اس نیت سے روشنی موم بتی یا چراغ جلانا جائز ہے اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تو چراغ جلانا فضول خرچی اور اسراف ہے لہذا منع۔مزارت اولیاء پر ان میں سے کوئی ضرورت بھی نہ ہو تب بھی تعظیم ولی کیلئے جائز ہے خواہ ایک چراغ جلائے یا چند۔ اللہ عزوجل تعظیم اولیاء کے صدقے ہمیں بخش دے گا۔انشاءاللہ عزوجل (جاءالحق)

سرچ لائیٹ

آج کل سرچ لائیٹ کا استعمال ہوتا ہے رات کو میت کو دفنانے والے اپنے ساتھ سرچ لائیٹ لے جاتے ہیں پہلے لوگ یہ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ مٹی کے تیل کے لال ٹین موم بتیاں لے جاتے تھے اب ان سہولت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

کوشش کریں

تمام مخیر حضرات مل کر قبرستان میں بجلی کا انتظام کریں قبرستان میں مختلف جگہ پر لائٹ کے پول واپڈ سے رابطہ کر کے لگائیں ان پر مختلف مختلف لائٹ فوکس لگائیں جہاں پر مزارات ہوں وہاں پر زیادہ روشنی کریں۔انشاءاللہ ظاہری روشنی کرنے کے ثواب کی بدولت قبر کی باطنی روشنی اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کر دے گا۔انشاءاللہ

حدیث 20 عطر لگانے کا ثبوت

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے

Marfat.com

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال فرماتے۔ (شمائل ترمذی، فیضان سنت)

سبق

اس مبارک حدیث سے یہ سبق ملا کہ ہمارے میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو بہت زیادہ استعمال فرماتے۔ حالانکہ آپ کا وجود خود معطر تھا آپ کا خوشبو استعمال کرنا اس لئے تھا کہ میرے غلام ادائے سنت کی نیت سے خوشبو استعمال کریں۔ آپ کا وجود قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا تھا۔ اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پسینہ بذات خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک و عنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سلطانِ مدینہ کا پسینہ چاہیے

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر ہر وقت معطر رہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینے جیسی خوشبو اس دنیا میں تو کیا عطر جنت میں بھی نہیں۔

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خُوبُرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا
عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

بیت المطیبین

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص ہمارے معطر معطر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کا نکاح ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے آپ کچھ خوشبو عنایت

Marfat.com

فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ایک کھلے منہ والی شیشی لے آنا دوسرے روز وہ شخص شیشی لے کر حاضر ہوا۔ مہکے مہکے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں نورانی بازوؤں سے اُس میں پسینہ مبارک ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی پھر فرمایا اسے لے جاؤ اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اسے لگا لیا کرے۔ پس جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اُس کی خوشبو پہنچتی۔ یہاں تک کہ اُن کے گھر کا نام بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

مکھی بھی باادب ہے

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، کیا کہنے آپ کے جسم پر کبھی بھی مکھی نے بیٹھنے کی ہمت نہیں کی

جسم وہ جس پہ بیٹھی نہ مکھی کبھی
اُس کی اعلیٰ نفاست پہ لاکھوں سلام

ہم بشر ہیں

ہم انسان ہیں ہمارے پسینے میں بدبو ہے مگر ہمارے معطر معطر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پسینہ خوشبو دار تھا کوئی یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح تھے وہ اعلیٰ درجے کا جاہل انسان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو دور کی بات ہے آپ کے پسینے کا بھی شمار نہیں ہو سکتا۔

برابری نہیں ہو سکتی

وہ یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح تھے دو ہاتھ ان کے تھے دو

Marfat.com

ہاتھ ہمارے ہیں دو پاؤں ان کے تھے دو پاؤں ہمارے ہیں دو کان اُن کے تھے دو کان ہمارے ہیں وہ کاروبار تجارت کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں وہ کھانا کھاتے تھے ہم بھی کھاتے ہیں ہم میں اُن میں کیا فرق جواب بھی سن لیجئے؟

ماں اور بیوی ایک نہیں ہوسکتی

ہر گھر میں ماں بھی ہوتی ہے بیوی بھی ہوتی ہے بہن بھی ہوتی ہے مثلاً ماں کے دو ہاتھ بیوی کے بھی دو ہاتھ ماں کے دو پاؤں بیوی کے دو پاؤں ماں کے دو کان بیوی کے بھی دو کان ماں بھی کھاتی ہے بیوی بھی وہی کھاتی ہے ماں کو کوئی بیوی نہیں کہے گا اور بیوی کو کوئی اپنی ماں نہیں مانتا حالانکہ دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں فرق صرف مرتبے کا ہے جب ماں کو بیوی اور بیوی کو ماں نہیں مان سکتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا کیوں مانتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا جن کا کلمہ پڑھتے ہیں اُن کو اپنے جیسا مانتے ہیں۔

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حدیث 21: سرکار ﷺ دعائے ابراہیم ہیں

ہمارے مالک و مختار آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں دعائے ابراھیم علیہ السلام اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں۔ (مشکوۃ شریف، شان حبیب الرحمان)

سبق:

حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تب انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائی یا اللہ عزوجل یہ

Marfat.com

گھر تو ہم نے بنادیا اب تو اس گھر کو آباد کرنے والا اور اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرنے والا ایک نبی اس شہر مکہ میں پیدا فرما۔ یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے شہر مکہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں وہ آفتاب رسالت ﷺ چمکا کہ جس کی روشنی قیامت تک ہر جگہ رہے گی۔ پیغمبروں نے آپ کے لیئے دعائیں مانگیں۔

گن گائیں جن کے انبیاء
مانگیں رسول جن کی دعا
وہ دو جہاں کے مدعا
یہ ہی تو ہیں

کعبے کو عزت ملے

حضرت ابراھیم علیہ السلام و حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر فرمائی مگر صحیح معنی میں اسکی عظمت و تعظیم حضور علیہ الصلوۃ السلام کے دم قدم سے ہوئی۔ اس گھر کی آبادی حضور ﷺ کی بدولت ہوئی، سب جانتے ہیں۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مشرکین نے خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے تھے روزانہ بتوں کی پوجا پاٹ ہوتی، مشرکین برہنہ ہو کر تالیاں بجاتے سیٹیاں بجاتے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ خانہ کعبہ اللہ سے دعا کرتا تھا یا اللہ یہ کفار میری بے حرمتی کرتے ہیں ان سے مجھ کو پاک کر۔ اللہ عزوجل کعبۃ اللہ سے فرماتا اے میرے پاکیزہ گھر تجھے میرے خلیل نے بنایا ہے تھوڑا انتظار کر میرا حبیب ﷺ دنیا میں آنے والا ہے۔ وہ تجھے پاک کرے گا۔ بارہ ربیع الاول پیر کے دن صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بدن سے اللہ عزوجل کے نور کی جلوہ گری ہوئی آپکی ولادت کے ساتھ ہی کعبۃ اللہ میں موجود بت تھر تھر کرتے اوندھے منہ گر پڑے کعبۃ اللہ

Marfat.com

سجدے کو جھک گیا۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

کعبۃ اللہ کو عزت ہمارے نبی ﷺ کی بدولت ملی بلکہ جنت کو جو نور ملا وہ بھی ہمارے سرکار ﷺ کے صدقے ملا۔

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلےٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد (ﷺ)

پاکی چاہتے ہو

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی بدولت کعبۃ اللہ کفار کی گندگی سے پاک ہوا کوئی بندہ چاہتا ہے کہ میں بھی پاک زندگی گزاروں تو اسے حضور ﷺ کے قدموں سے لپٹے رہنا ہوگا ہمارے نبی ﷺ بندوں کو پاک فرماتے ہیں کفر سے، شرک سے، گناہوں سے، ہر بداخلاقی کی گندگی سے اگر پاکی چاہتے ہو تو اس دریائے رحمت میں غوطہ لگاؤ پاک ہو جاؤ گے، پانی صرف ظاہر کو پاک کرتا ہے مگر نبی رحمت للعالمین ﷺ کی نظر قلب وجگر و ظاہر و باطن سب کو پاک فرماتی ہے۔

کعبے کا کعبہ

محترم بھائیو! غور کرو کعبۃ اللہ کو عزت ملی تو ہمارے نبی ﷺ کے دم قدم سے تو ہمارے نبی ﷺ کا روضہ مبارک کعبے کا بھی کعبہ ہے اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں نہ تشریف لاتے تو اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا نہ فرماتا، سب کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیدا کیا گیا۔ کعبۃ اللہ کا ادب واحترام ہر حاجی کرتا ہے۔ ہر اہل ایمان کرتا ہے یہ ادب واحترام ہمارے نبی آخر زماں صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ملا۔ جب کعبے کو عزت دینے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو کعبہ خود جھک گیا۔ لہذا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک کعبے کا بھی کعبہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی کعبہ ہے میٹھے نبی کا روضہ

سجدہ کا حکم

لوگ سوال کرتے ہیں تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے کو کعبے کا بھی کعبہ کہتے ہو اس لئے وہاں سجدے کرتے ہو۔ ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر کھڑے رہتے ہو سجدے کا حکم تو کعبہ کو ہے۔

سر نہیں دل جھکاتے ہیں

اس کا جواب اعلیٰ حضرت امام اہلسنت عاشقوں کے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے دیتا ہوں اس شعر کے اندر تمام باتوں کا خلاصہ موجود ہے۔

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیئے سر کو روکیئے ہاں یہ ہی امتحان ہے

ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہیں سجدہ صرف اور صرف

Marfat.com

اللہ عزوجل کو ہی کرتے ہیں۔ ہم اہلسنت وجماعت تعظیمی سجدہ کے بھی قائل نہیں ہیں۔ تعظیمی سجدہ بھی حرام ہے۔ سجدہ صرف اور صرف اللہ عزوجل کو ہی ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے پر سر نہیں، دل جھکاتے ہیں۔ سر جھکاتے نہیں ہیں سر پیش کرتے ہیں۔

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

حدیث نمبر 22: عرس کا ثبوت

ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے۔ (شامی جلد اول، جا الحق)

سبق

اس روایت سے یہ سبق ملا کہ قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے اور ہر سال قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے تو ہم ہر سال اپنے بزرگوں، مرشد کے یوم وصال کے وقت اُن کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اُس کو عرس کہتے ہیں لہذا سال میں اس طرح حاضری دینا سنت ہے۔

عرس کے معنی

عرس کے لغوی معنی شادی وخوشی کے ہیں۔ بزرگان دین کی تاریخ وفات کو اس لئے عرس کہتے ہیں کہ قبر میں منکر ونکیر میت کا امتحان لیتے ہیں اور وہ بندہ امتحان میں کامیاب ہوتا ہے تو فرشتے میت سے کہتے ہیں کہ تو اُس دلہن کی طرح سو جا، جس کو سوائے اس کے پیارے کے کوئی نہیں اٹھاتا، لہذا نکیرین نے اس دن

Marfat.com

کو عروس کہا اس لئے وہ دن عرس کہلایا اور قبر میں سوال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہوگا۔ کہ تو اس ذات گرامی کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ قبر کا دن خوشی کا دن ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا دن ہے اس لئے بھی عرس یعنی خوشی کا دن کہلایا۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں اُن سے یوں کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتوں کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دل ربا کے واسطے

دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپکی بیوی نے غم سے پکارا! ہائے دکھ کی بات۔ یہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا واہ خوشی کی بات۔ کہ میں عنقریب اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے پیارے ساتھیوں سے ملاقات کرنے والا ہوں۔ (فیضان سنّت)

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

واہ خوشی کی بات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ قبر میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے لہذا یہ عید کا دن خوشی کا دن ہے۔ جسے ہم عرس کہتے ہیں۔

میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

Marfat.com

عرس میں کیا ہوتا ہے

عرس بزرگان کو بدعت ناجائز کہنے والوں سے پوچھتے ہیں کہ بزرگان دین کے عرس میں ایسا کون سا عمل ہوتا ہے جس کو یہ ناجائز کہتے ہیں۔ ہم اہلسنت وجماعت بہت ہی ادب و احترام سے سالانہ عرس کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہاں قرآن خوانی، نعت خوانی، ذکر ودرودشریف کی محفل، وعظ وبیان، نیاز ولنگر کا اہتمام ان تمام کاموں میں کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں۔ جو رسوم شریعت کے خلاف ہوتی ہوں ہم ان کی مذمت کریں اور اُن کو احسن طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ جو شریعت کے مطابق ہوتی ہیں ان میں مل کر مدد کریں۔

بفیضان نظر بابا عمر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدرآباد سندھ پاکستان کے زیر اہتمام پورا سال بزرگان دین، سلسلۂ قادریہ، برکاتیہ، رضویہ، کے یوم وصال کے دن ایصال ثواب کا اہتمام، ختم قادریہ، وعظ ذکر درودشریف، شجرہ شریف اور دعا اور لنگر و نیاز کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہ بزرگان دین کا فیض ہے کہ ہم نے گیارہ روپے سے نیاز کا اہتمام کیا تھا آج وہی نیاز لاکھوں روپے میں ہوگئی ہے۔ بزم دائرۃ البرکات کا مشن لوگوں تک اپنے اکابر کی تعلیمات بالخصوص اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ بدعملی اور بدعقیدگی سے لوگوں کو بچانا ہے۔ مخلوقِ خدا کی تعویزات عملیات کے ذریعے خدمت کرنا، دکھی انسانیت کی خدمت، بے روزگار کو برسرروزگار کرنا، غریب بچیوں کی شادی میں معاونت کرنا، مدرسوں کا اہتمام کرنا، جس میں قرآن وسنت وعمل وعقیدے کی تعلیم وتربیت کرنا مختلف جگہوں پر ختم قادریہ کی محفل کا انعقاد کرنا۔ الحمدللہ یہ تمام کام بزم دائرۃ البرکات سرانجام

Marfat.com

دے رہی ہے یہ سارا فیض بزرگان دین بالخصوص پیران پیر روشن ضمیر قطب ربانی محبوب سبحانی قندیل نورانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور باباعمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی نظر کرم اور آپ کی انتھک محنت کا صلہ ہے اور انشاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ہم ہوں یا نہ ہوں یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ جو اس میں شامل ہو جائے گا اُسکی دنیا، قبر و آخرت سنور جائے گی۔ جو دور رہا وہ محروم رہے گا۔

قیامت تک جاری رہے گا مرشد آپ کا فیضان
بزم دائرۃ البرکات پہ لاکھوں سلام

حدیث 23: ربیع الاول میں چراغاں کرنے کا ثبوت

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں مسجد بیت المقدس شریف کے متعلق حکم دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو اس زمانہ میں شہروں میں جنگ تھی تو فرمایا کہ اگر تم وہاں نہ پہنچ سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو وہاں تیل بھیج دو کہ وہاں کی قندیلوں میں جلایا جائے۔ (ابوداؤد، جاء الحق)

سبق

اس روایت سے یہ سبق ملا کہ مسجدوں میں چراغ روشن کرنا جائز ہے۔
حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم وہاں نہ پہنچ سکو تو وہاں تیل بھیج دو تا کہ وہاں کی قندیلیں جلائی جائیں۔ مساجد کو روشن کرنا صاف ستھرا رکھنا مسجد کو آباد کرنے کا حکم خود قرآن کریم ہم کو دے رہا ہے۔

ترجمہ: اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سورۃ التوبہ ۱۸)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں جماعت سے نماز قائم کرنا،

Marfat.com

وہاں صفائی رکھنا، عمدہ چٹائیاں، فرش وغیرہ بچھانا وہاں روشنی و چراغاں کرنا، خوشبو لگانا، اگربتی خوشبودار لوبان جلانا وغیرہ وغیرہ سب مسجد کی آبادی میں داخل ہیں۔
تفسیر روح البیان میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں کبریت احمر[1] کی روشنی فرماتے تھے جس کی روشنی میلوں تک پہنچتی اور اس کی روشنی میں عورتیں چرخہ کات لیتی تھیں۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں رونق و چراغاں کرنا ایمان کی علامت ہے تو ظاہر ہے کہ مسجد کو بے نور بے آباد رکھنا کفار کی نشانی ہے۔

سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے پہلے مسجدوں میں چراغ جلائے وہ تمیم داری صحابی (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ مسجد میں روشنی کرنا سنت صحابہ رضی اللہ عنہ ہے خیال رہے کہ حضور سراپا نور ﷺ کے زمانے میں چراغ کا عام رواج نہیں تھا بلکہ بوقت جماعت کھجور کی لکڑیاں جلا کر روشنی کر لی جاتی تھی حضرت تمیم داری نے وہاں مستقل چراغ کا اہتمام کیا۔ (ابن ماجہ)

قبر روشن کرو

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی قبر روشن کرے جیسے انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔

ہم خوش نصیب ہیں

ان تمام روایت کی روشنی سے درس ملا کہ مسجدوں میں روشنی کرنا صحابہ

---

(۱) کبریت احمر گندھک کی ایک قسم جو دراصل سُرخ سونا ہوتا ہے اور جلانے سے جس کی روشنی زیادہ پھیلتی تھی۔

Marfat.com

کرام علیہم الرضوان کا مبارک عمل ہے الحمدللہ اہلسنت وجماعت کے زیر اہتمام مسجدیں پُر رونق ہوتی ہیں۔ شب برات ہو، شب قدر ہو، شب معراج ہو، رمضان شریف کا پورا مہینہ اور تمام بڑی راتوں بالخصوص شب ولادت میں بے شمار انداز میں سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم میں خوب چراغاں ہوتا ہے مسجد تو مسجد گھروں، بازاروں، محلوں، سڑکوں، گاڑیوں، اسکوٹروں پر اہل محبت خوب خوب چراغاں کرتے ہیں یہ خوشی کا انداز ہے اس میں کوئی فضول خرچی نہیں۔

بیوہ اور غریب آج ہی یاد آتے ہیں

شب ولادت میں لائٹوں کی روشنی دیکھ کر کچھ لوگ بوکھلا جاتے ہیں کہتے ہیں یہ فضول خرچی ہے ان پیسوں سے غریبوں کی امداد کر سکتے ہو بیوہ کی مدد کرو۔ ان کی کیا ضرورت ہے جب اپنے گھر پر بچوں کی شادی ہوتی ہے تو اس وقت خوب خرچہ کرتے ہیں طرح طرح کے کھانے پکاتے ہیں خوب رنگ رلیاں کرتے، خوب چراغاں کرتے ہیں، اُس وقت کوئی بیوہ کوئی غریب یاد نہیں آتا۔ یاد آتا ہے تو صرف اور صرف ولادت باسعادت پر خرچ کرنے پر، لنگر و نیاز کرنے پر اپنے گھر کے ڈیکوریٹ کے اوپر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں ایک ایک باتھ روم دو لاکھ یا اس سے مزید کا بناتے ہیں کیوں بھائی اب فضول خرچی نظر نہیں آتی۔ اب کیا سب غریب مالدار بن گئے۔ تمام بیوائیں سہاگن بن گئیں۔ کیوں اب فضول خرچی نظر نہیں آتی۔

مرچی کس کو لگتی ہے؟

پہلے کے دور میں اس طرح کی لائٹیں نہیں ہوتی تھیں۔ تو لوگ تیل سے گھی سے چراغ جلاتے تھے۔ دور نے ترقی کرنا شروع کی۔ لالٹین روشن ہونا شروع

Marfat.com

ہوئے۔ موم بتیاں روشن ہونا شروع ہوئیں پھر بجلی بنی۔ بلب ٹیوب لائیٹس شروع ہوئیں پھر ترقی ہوتی گئی اب چھوٹی چھوٹی لائیٹس ہیں جنہیں ہم لوگ مرچیاں کہتے ہیں۔ جب سے ہم لوگوں نے مرچیاں لگانا شروع کی ہیں لوگوں کو مرچیاں لگنا شروع ہوگئیں۔ مرچی اُس کو لگتی ہے جس کا معدہ خراب ہوتا ہے لہذا اپنا معدہ دل صاف کریں۔ کسی اللہ والے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ہی اس کا علاج ممکن ہے۔ پھر مرچی نہیں لگے گی۔ بلکہ یہی روشنی (مرچیاں) آنکھوں کے ذریعے دل میں جا کر دل کو روشن کردیں گی۔ انشاء اللہ قبر میں قیامت تک حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے روشنی ہی روشنی رہے گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر جلوے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
(انشاء اللہ)

حدیث نمبر 24: تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالدار لوگ بلند مراتب اور ابدی نعمتیں لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، انہیں مال میں فضیلت حاصل ہے۔ وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں، اور صدقہ بھی دیتے ہیں، غریبوں کے غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں، جس کے ذریعے تم اُن لوگوں کے ساتھ مل جاؤ جو تم سے

Marfat.com

آگے ہیں۔ اوران پر سبقت لے جاؤ جو تم سے پیچھے ہیں اور کوئی بھی کم افضل نہ ہو، سوائے اس شخص کے جو تمہاری طرح عمل کرلے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ (بخاری ومسلم)

سبق

اس مبارک حدیث پاک سے یہ درس ملا کہ، دنیا میں صاحب مال ہونا کوئی کمال نہیں، حقیقت میں مالدار وہی ہے جو قبر میں صاحب حسن اعمال ہے کیونکہ غرباء اور مساکین کو دنیا میں کافی تکالیف بھی اٹھانی پڑتی ہیں۔ اس لئے ان کی اس احادیث مبارکہ میں کافی حوصلہ افزائی بھی فرمائی گئی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ دنیا کا مال کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے، سراسر وبال ہے۔

دلکش منظر

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام ایک تخت پر سوار تشریف لے جا رہے تھے۔ جنات و انسان دونوں طرف قطاروں میں زمین پر کھڑے تھے۔ جبکہ پرندے آپ پر سایہ فگن تھے ایک عابد شخص نے یہ دلکش منظر دیکھ کر آپ کی وسیع سلطنت کی تعریف کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مومن کے نامہ اعمال میں ایک بار تسبیح یعنی ایک بار سبحان اللہ پڑھنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے تمام ملک وسلطنت سے بہتر ہے کیونکہ یہ ملک سلطنت فنا ہو جائے گا، مگر تسبیح باقی رہے گی۔ (مکاشفۃ القلوب)

فائدہ اٹھاؤ

زندگی مختصر ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جتنا ہو سکے نیک اعمال کریں

Marfat.com

مرنے کے بعد موقع ہاتھ نہیں آئے گا دنیا دارالعمل ہے۔ نیک سعادت مند زندگی گزارنے کے لئے نیک ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، ماحول کی بڑی برکتیں ہیں، انسان جس ماحول میں وقت گزارے گا ماحول کا اثر اس پر پڑے گا۔ لہذا نیک پرہیز گار صالحین علماء الحق کی صحبت اختیار کریں مذہبی پروگرام، نعت شریف کی محفلیں، وعظ بیان علماء حق کی تصانیف کے مطالعہ میں وقت گزرایں۔ اپنے پیرومرشد کی تعلیمات وظائف پر عمل کریں انشاء اللہ زندگی سعادت مند گزرے گی، جو فرائض باقی ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں، ایمان پر استقامت اور خاتمہ بالخیر کے لیئے دعا مانگتے رہیں۔

اللہ عزوجل زندگی بھر نیک صالحین علماء حق کی محبت نصیب فرمائے اور مرنے کے بعد بھی صالحین کے قدموں میں، زہے نصیب جنت البقیع میں جگہ مل جائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث 25: حسد کا بیان

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ذی نعمت سے حسد کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

سبق

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ درس حاصل کرنا ہے کہ کسی کو کوئی نعمت ملے تو ہم اُس پر حسد نہ کریں۔ حسد ایک ایسا گناہ ہے جو انسان کو آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ حسد کرنے کی وجہ سے انسان ڈپریشن اور احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تم خوش ہم خوش

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پیاری تعلیمات ہیں کہ آپکی زندگی

Marfat.com

ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کوتعلیم دی کہ جب تم کسی کوخوش دیکھوتویوں دعادو اَضْحَاکَ اللّٰہُ سِنَّکَ : ترجمہ:اللہ تعالیٰ تجھے صدا ہنستا رکھے۔آمین

اس دعا پرعمل کریں گے تو حسد کی بیماری ختم ہو جائے گی۔اللہ عزوجل نے کسی کو کوئی مرتبہ دے رکھا ہے تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔کوئی مالدار ہے،تو کوئی حسین وجمیل ہے، کسی کا کاروبار اچھا چلتا ہے، کسی کو لوگ بہت عزت دیتے ہیں،تو ہمیں خوش ہونا چاہئے اور اللہ سے دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ تو نے اس کو نعمت سے نوازا ہے اگر میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے بھی عطا فرمادے، اس عمل سے حسد ہمارے قریب بھی نہیں آئے گا۔کسی مالدار کو دیکھ کر حسد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں، کسی کے بنگلے کو دیکھ کر اپنا جھونپڑا نہیں جلایا جاتا۔

کتا ذلیل ہو جاتا ہے

چودھویں کا چاند 14 تاریخ کو چمکتا ہے کتا چاند کی روشنی دیکھ کر بوکھلا جاتا ہے اور چاند کی طرف رخ کر کے بھونکتا ہے اس کے بھونکنے سے چاند کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا کتا ہی بھونک بھونک کر ذلیل ہوتا ہے۔

منہ پر تھوک

دوسری مثال یہ ہے کہ چودہ تاریخ کو چاند کی چاندنی دیکھکر کوئی حسد میں چاند کی طرف منہ کر کے تھوکے تو اُس کا تھوک چاند پر نہیں جائے گا۔ بلکہ وہی تھوک اُس کے منہ پر آئیگا۔لہذا کبھی بھی حسد نہیں کرنا چاہیئے۔

بادشاہ اور وزیر

بادشاہ اپنے وزیر سے بہت پیار کرتا تھا جو بھی مشورہ کرنا ہوتا،کوئی انعام

Marfat.com

دینا ہوتا وزیر کو سب سے افضل رکھتا۔ دوسرے درباری وزیر سے حسد کرتے۔ شب و روز اس پلاننگ میں ہوتے کہ کسی طرح بھی وزیر کو ذلیل کیا جائے تا کہ بادشاہ اُس سے محبت کرنا چھوڑ دے۔ درباریوں نے باہم مشورہ کیا کہ بادشاہ کے سامنے وزیر سے ایسے سوالات کیے جائیں کہ وزیر جواب نہ دے سکے۔ اس طرح وزیر کے جواب نہ دینے کی وجہ سے بادشاہ کو شرمندگی ہوگی اور بادشاہ وزیر سے ناراض ہوگا اور ہم فائدہ اٹھالیں گے۔ بادشاہ کے سامنے سب درباری حاضر ہوئے اور کہا ہم وزیر سے سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے اجازت دی، درباریوں نے سوال کیا۔ وزیر صاحب یہ بتاؤ بادشاہ سلامت کی ہتھیلی میں بال کیوں نہیں ہیں؟ حالانکہ یہ سوال ہی نہیں بنتا بال تو کسی کی بھی ہتھیلی میں نہیں ہوتے۔ وزیر یہ جواب دے دیتا کہ بال تو کسی کی بھی ہتھیلی میں نہیں ہوتے۔ مگر وزیر بڑا ہی سمجھدار تھا۔ جواب دیا کہ بادشاہ سلامت کی ہتھیلی میں بال اس لئے نہیں کہ بادشاہ سلامت سخاوت بہت کرتے ہیں لہٰذا سخاوت کی وجہ سے ہتھیلی کے بال صاف ہو گئے۔ درباری بہت شرمندہ ہوئے کہ جواب تو دے دیا مگر ابھی بھی حسد کی آگ نہیں بجھی۔ دوسرا سوال کیا چلو بادشاہ سلامت کے تو سخاوت کی وجہ سے ہتھیلی کے بال صاف ہو گئے تمہاری ہتھیلی میں بال کیوں نہیں؟۔ درباریوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کر دیا کہ اب وزیر پھنسا۔ مگر وزیر بڑا سمجھ دار تھا اُس نے کہا تم کو تو معلوم ہے بادشاہ سلامت سخی بہت ہیں جب بھی سخاوت کرتے ہیں سب سے زیادہ مجھ کو دیتے ہیں بادشاہ کی ہتھیلی کے بال سخاوت کی وجہ سے صاف ہو گئے میرے ہتھیلی کے بال مال لیتے لیتے صاف ہو گئے۔ بادشاہ کے دیتے دیتے اور میرے لیتے لیتے ہتھیلی کے بال گھس گئے۔ درباری ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ کر شرمندہ ہو رہے تھے۔ اب بھی حسد کی آگ نہ بجھی تیسرا سوال کر بیٹھے۔ چلو ٹھیک ہے بادشاہ کے دیتے دیتے تمہارے لیتے لیتے ہتھیلی کے بال صاف ہو گئے۔ ہماری ہتھیلیوں میں بال کیوں نہیں ہیں۔

Marfat.com

وزیر نے جواب دیا بادشاہ کے دیتے دیتے میرے لیتے لیتے اور تمہیں کچھ نہیں ملتا تو تمہارے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو ملتے ملتے ہتھیلی کے بال گھس گئے۔ درباری بہت شرمندہ ہوئے اپنے سر جھکا کر دربار سے ذلیل ہو کر بھاگ نکلے۔ آپ نے پڑھا حسد کرنے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے لہذا حسد کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ حسد کی تباہ کاری سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث 26: نیاز اور لنگر کا ثبوت

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سورۃ البقرہ اس کے رموز و اسرار کے ساتھ پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو ختم کے دن ایک اونٹ ذبح کر کے بہت سا کھانا پکا کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کھلایا۔ (جاء الحق)

سبق

اس مبارک روایت سے دینی محافل کے بعد شیرینی یا لنگر کھانے اور کھلانے کی فضیلت حاصل ہوئی۔ یہ مبارک کام سنت صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اور سلف صالحین کا طریقہ ہے۔ تقسیم شیرینی بہت اچھا کام ہے۔ خوشی کے موقع پر کھانا کھلانا، مٹھائی تقسیم کرنا، احادیث سے ثابت ہے۔ عقیقہ، ولیمہ وغیرہ میں کھانے کے دعوت سنت ہے کیوں؟ اس لئے کہ یہ خوشی کا موقع ہے خاص نکاح کے وقت خرمے (چھوارے) تقسیم کرنا سنت ہے اظہار خوشی کے لئے۔ مسلمانوں کو ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی ہوتی ہے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ پاک کی خوشی میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں یا دعوتِ لنگر کا اہتمام کرتے ہیں، صدقات اور خیرات کرتے ہیں۔ اساتذہء کرام کا طریقہ رہا ہے کہ دینی کتب شروع ہونے

Marfat.com

اور ختم ہونے پر پڑھنے والے سے شیرینی تقسیم کرواتے ہیں۔لہذا دینی پروگرام مثلاً ذکر و درود کی محفل ہو، محفل میلاد ہو، محفل قرآن و حدیث ہو، محفل قصیدہ بردہ شریف ہو، ختم قادریہ، ختم خواجگان ہو یا اپنے پیر و استاد کا عرس ہو، گیارہویں شریف ہو یا بارہویں شریف ہو ان تمام دینی محافل کے اختتام پر شیرینی، نیاز و لنگر تقسیم کرنا، کھانا اور کھلانا باعث برکت ہے۔لہذا یہ اہلسنت و جماعت کا شعار یعنی پہچان میں سے ہے اور اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ہر سال سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر لنگر شریف کا اہتمام کرتے۔زندگی میں ایک سال ایسا آیا کہ نیاز و لنگر کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں تھا۔بہت افسردہ تھے اللہ عزوجل کی رحمت نے ان کو اس طرح تسلی دی اور دل میں خیال آیا شاہ عبدالرحیم تم کیوں پریشان ہوتے ہو تمہارے پاس جو چند سکے ہیں ان سے کوئی چیز لے کر فاتحہ پڑھ دو۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتیوں کے دل کے احوال سے واقف ہیں وہاں تو اخلاص قبول ہوتا ہے دل کو تسلی ہوئی۔ چند سکے جو تھے ان سے بھنے ہوئے چنے لئے اور فاتحہ پڑھکر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں تقسیم کر دیئے۔رات کو جب سوئے تو امت کے احوال سے واقف آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لے آئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اعلیٰ اعلیٰ قسم کے کھانے پیش تھے مگر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاہ عبدالرحیم کے چنے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں چنے پیش کیئے گئے۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنے کھا رہے تھے اور شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

Marfat.com

خیراوراسراف

چنانچہ نیاز، شرینی یالنگر کا اہتمام کرتے رہنا چاہیئے اس میں کوئی فضول خرچی نہیں اسراف نہیں۔کسی نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔

لاخير فى اسراف

ترجمہ:اسراف میں بھلائی نہیں۔فوراً جواب دیا۔

لااسراف فى الخير

ترجمہ: بھلائی میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔

طریقہ قائم رکھیں

لہذا تقسیم شرینی ولنگر کی سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان اور سلف صالحین کو قائم رکھتے ہوئے اس پر عمل پیرا رہیں۔دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال رہیں گے۔انشاءاللہ

شیطانی وسوسہ

شیطان کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ مسلمان اچھے عمل کی طرف راغب ہو۔لہذا وہ حیلے بہانے سے نیک عمل ختم کرائے گا۔اس کے وار کو ختم کریں اور نیاز شیرینی ولنگر کی روایت کو قائم رکھیں۔

کیا آج سارے غریب مالدار ہو گئے

نیاز ولنگر کے کھانے اور لوگوں کی رغبت اور محبت کو دیکھتے ہوئے اکثر لوگ یہ جملے کہتے ہیں" کہ لاکھوں روپے لنگر اور نیاز پر خرچ کرنے کے بجائے کسی غریب بچی کی شادی کر دیتے یا کسی بیوہ کے گھر راشن ڈلوا دیتے۔انہی افراد کے گھر

Marfat.com

جب شادی ہوتی ہے تو لاکھوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں اپنے مکان کے ڈیکوریٹ کرنے پر بلاوجہ خرچ کرتے ہیں۔ایک ایک باتھ روم لاکھوں روپے کا بنا دیتے ہیں۔اس وقت ان کو کوئی بیوہ، کوئی غریب یاد نہیں آتے۔کیا آج ساری بیوائیں سہاگن ہو گئیں۔کیا آج سارے غریب مالدار ہو گئے۔کیوں اب فضول خرچی یاد نہیں آتی۔یہ غریب اور بیوہ اسی دن کیوں یاد آتے ہیں جب کہیں میلاد کی خوشی میں یا دینی محافل میں نیاز اور لنگر کا اہتمام ہوتا ہے۔

غلط طریقے کو ختم کریں

جیسا کہ محرم شریف میں نیازوں کا کثیر جگہوں پر اہتمام ہوتا ہے۔اور بارہویں شریف اور گیارہویں شریف میں بھی اہتمام ہوتا ہے۔لوگ جلسے جلوس میں نیاز کی تھیلیاں بنا کر حاضرین کی طرف پھینکتے ہیں اس سے رزق کی بے حرمتی ہوتی ہے۔لہذا ادب واحترام کے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائیں۔شیرینی بھی ادب کے ساتھ تقسیم کریں۔اگر شیرینی تقسیم کرنے میں یا لنگر کھلانے میں نظام درہم برہم ہوتا ہے تو آپ انتظامات بڑھا دیں اپنے تقسیم لنگر و شیرینی کے خادموں کی تعداد بڑھا دیں، انتظامات کو سنبھالنے کے لئے بار بار اعلانات کریں، کوئی بھی تدبیر کریں جو جائز ہو مگر اس شیرینی و لنگر و نیاز کو ختم نہ کریں شیطان کی اس پلاننگ کو ناکام کر دیں۔انشاءاللہ جس کی ہم نیاز کر رہے ہیں وہ ہی انتظامات اللہ عزوجل کے حکم سے سنبھالیں گے۔اور سنبھالتے ہیں۔الحمد للہ

جنگ بدر میں فرشتوں کی مدد

جیسا کہ جنگ بدر میں ۳۱۳ مسلمان جن کے پاس جنگ کا سامان بھی مکمل نہ تھا۔اللہ عزوجل پر بھروسہ کر کے اللہ عزوجل کی راہ میں نکل گئے۔اللہ

Marfat.com

عزوجل نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتوں کو بھیجا اور فتح عطا فرمائی۔

ہماری بھی مدد ہوگی

ہم بھی مذہبی پروگرام اخلاص کے ساتھ کرتے رہیں گے۔تو خود بہ خود ہم کو اچھے اچھے لوگ ملتے رہیں گے۔اوران لوگوں کے اچھے مشوروں کی وجہ سے مذہبی کام میں اللہ عزوجل کی کامل مدد حاصل ہوتی رہے گی۔(انشاءاللہ عزوجل)

کوئی کھانے کا بھوکا نہیں ہوتا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ میں نے تو نیاز کھائی اب گھر والوں کے لئے بھی لے جاؤں۔ وہ بھی اس نیاز سے مستفیض ہوں۔وہ بیچارہ لائن میں لگ کر نیاز لیتا ہے،اس کی نیت اچھی ہے اور بعض لوگ محفلوں میں اس نیت سے بھی آتے ہیں کہ کھانا ملے گا میرا اور کوئی مقصد نہیں صرف کھانا کھانا ہے۔ہم حسن ظن رکھیں کہ یہ کھانے کے لئے آیا ہے۔کچھ بعید نہیں کہ نیاز ولنگر کے مقدس کھانے کے بدولت اس کے دل کی دنیا بدل جائے اور وہ ہمیشہ کے لئے صلوٰۃ وسنت اور دینی محفلوں کا پابند بن جائے۔

چور اور نماز

ایک حکایت میں ہے کہ روزانہ رات کو چند چور مل کر چوری کرتے۔ ایک دن لوگوں نے پکڑنے کی کوشش کی، چور آگے آگے لوگ پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ چوروں کو خطرہ ہو چکا تھا کہ اب ہم پکڑے گئے،راستے میں ایک مسجد کو دیکھا بس سب چور مسجد میں گھس گئے اور بغیر وضو کے نماز کی طرح عمل کرنے لگے، جب محلے کے لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا چند لوگ نماز پڑھ رہے ہیں وہ سمجھے کہ چور تو فرار ہو گئے یہ تو کوئی نیک لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔لہذا وہ واپس اپنے محلے کے

Marfat.com

طرف چل دیئے۔ چوروں کے سردار نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے نماز کی برکت دیکھی۔ اگر آج ہم نماز کا سا عمل نہ کرتے تو پکڑے جاتے ہم نے نماز کی نقل کی اور بچ گئے اگر صحیح معنیٰ میں نماز پڑھیں گے تو اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر جہنم سے بچالے گا۔ لہذا میں تو توبہ کرتا ہوں۔ سردار کے توبہ کرتے ہی باقی ساتھیوں نے بھی توبہ کرلی۔

محبت تقسیم کریں

آپ نے پڑھا نماز کی نقل کرنے کے صلے میں بدعمل بھی نیک عمل کی طرف راغب ہوگئے۔ اسی طرح اگر کوئی بندہ شیرینی بانٹتے وقت آتا ہے یا لنگر شروع ہوتے وقت آتا ہے اگر آپ کو معلوم ہے تو آپ خصوصی طور پر اس کو اس انداز سے کھلائیں کہ وہ آپ کا ہو جائے نہ کہ اس کو طعنہ دیں کہ تُو، تو کھانے کے لئے ہی آتا ہے۔ تجھے ختم شریف اور محفل سے کوئی لگاؤ نہیں اس طرح کی باتیں نہ کریں ہمارا کام محبت تقسیم کرنا ہے۔ نہ کہ طعنے دینا۔

کھلانے والے کی مرضی ہے (اللہ کا مہمان)

کوئی کسی کو نہیں کھلا سکتا، رزق کا معاملہ اللہ عزوجل نے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اب اللہ عزوجل کی مرضی ہے کہ اُس نے بندے کا رزق کہاں لکھا ہے۔ لہذا کوئی آپکی منعقد کردہ محفل میں آکر کھا رہا ہے تو وہ اللہ عزوجل کا مہمان ہے، مالک عزوجل نے اُس کا رزق یہاں اس محفل میں لکھا ہے۔

بزم دائرۃ البرکات کے انتظامات

الحمد للہ بزرگوں کے فیض کا منبع اور بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کی چہیتی بزم دائرۃ البرکات کے زیر اہتمام تقسیم شیرینی و نیاز و لنگر کا پورے سال اہتمام ہوتا ہے

Marfat.com

اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (انشاء اللہ) یہ سارے انتظامات ساتھیوں کی مدد سے اور بزرگوں کی نظر کرم سے احسن طریقے سے ہوتے ہیں۔ پروگرام سے پہلے میٹنگ (مشورہ) کرتے ہیں کیوں کہ مشورہ لینا اور مشورہ دینا سنت ہے کہ آئندہ پروگرام کس طرح کرنا ہے جو پروگرام ہوا اُس میں کیا کمی تھی لہذا اس کو درست کیا جائے۔ مشورے میں موجود ساتھی اپنے قیمتی مشورے دیتے ہیں اس میں سے جو مشورے قابل قبول ہوتے ہیں ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس طرح مشورہ کرنے کی سنت کی برکت سے گیارہ روپے سے شروع ہونے والا لنگر آج مزید ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے نیازوں کا یہ فیض اتنا بڑھ گیا کہ میری سوچ کام نہیں کرتی۔ مگر اللہ عزوجل کی مدد اور بزرگوں کے فیضان نظر کے ذریعے جاری ہے۔ بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی کی کارکردگی بزرگوں کی نظر کرم کا واضح نمونہ ہے۔

تمام اہل محبت کی بارگاہ میں عرض ہے کہ آپ بھی مذہبی اور سماجی کاموں میں بزم دائرۃ البرکات کے ساتھ مل کر کام کریں اور جہاں ضرورت محسوس کریں وہاں بزم کی اصلاح فرماتے ہوئے مشورے سے نوازیں۔ ضروری نہیں کہ مال و اسباب کے ذریعے ہی مدد کی جائے۔ حوصلہ افزائی کرنا بھی انسان کی مدد کرنا ہے۔ رہا مال کا مسئلہ، وہ تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ وہ جس سے چاہے جس طرح چاہے کام لے لے۔

حدیث نمبر 27: حسن اخلاق کا بیان

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہترین چیز جو انسان کو دی گئی ہے وہ کیا ہے؟ (بحکم پروردگار) غیب کی خبریں دینے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

سبق

صحابہ کرام، سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے سرشار حُسن اخلاق کے پیکر تھے۔ لہٰذا یہ حضراتِ قدسیہ کبھی بھی اخلاق کا دامن ہاتھوں سے نہ چھوڑتے تھے۔ یہ حُسن اخلاق ہی کی برکت تھی۔ کہ انہوں نے اپنی انا کو فنا کر ڈالا تھا۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کا حسن اخلاق

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کوئی علمی سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ علم کے شہر کے دروازے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُسکے سوال کا جواب مرحمت فرمایا: اُس وقت وہاں کچھ اور لوگ بھی حاضر تھے اُن میں سے ایک نے کہا! امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ کا ارشاد بالکل درست ہے لیکن اس سوال کا اس سے بہتر جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمال شفقت اور تحمل سے اُسکی بات سنی اور اجازت دی کہ اگر کوئی بہتر جواب ہے تو بیشک بیان کرے۔ چنانچہ اس نے سوال پر اظہار خیال کیا اور شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انتہائی تواضع اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تمہارا جواب واقعی بہتر ہے اور ظاہر ہے کہ سب عالموں سے بڑھ کر عالم تو صرف اللہ عزوجل کی ہی ذات ہے۔

نرم زمین

یہ حکایت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جگہ اگر کوئی دنیا پرست بادشاہ ہوتا تو اُس شخص کے بولنے کو گستاخی قرار دے کر اُسے سزا دیتا۔ عام دنیاوی اخلاق کے لحاظ سے بھی

Marfat.com

بزرگوں کے سامنے بولنے کو گستاخی قرار دیا جاتا لیکن مولا علی کے اعلیٰ علم وحکمت پر قربان آپ نے ناراض ہونے کے بجائے اُس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جس شخص کے دل میں غرور بھرا ہو وہ حق بات سننا پسند نہیں کرتا اور بھلائی سے دور رہتا ہے۔ اس کی مثال تو سخت پتھر کی سی ہوتی ہے کہ کتنی بھی بارش برسے اُس پر پھول نہیں کھلتے۔ پھول تو اُس زمین پر بہار دکھاتے ہیں جو عاجز ہوتی ہے۔

خود پسندوں کو کسی کی خوبیوں سے کیا غرض
اُن کی نظروں میں تو سب سے بڑھ کر ہے اپنا وجود
کوئی اچھائی ملے کس طرح اُن کی ذات میں
کھا گئی سب خوبیوں کو خواہشِ نام و نمود

اچھے لوگ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں سب سے زیادہ بھاری عمل اچھے اخلاق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے والے بے حیا آدمی کو بہت ہی ناپسند فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

تشریف لانے کا مقصد

حسن اخلاق کے پیکر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے بھیجا گیا ہے تاکہ اخلاقی اچھائیوں کو تمام وکمال تک پہنچاؤں۔

قول وفعل

محترم بھائیو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا ایک

Marfat.com

مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اخلاق و معاملات کو درست کریں۔ لوگوں کے اندر موجود برے اخلاق کی جڑیں اکھاڑیں اور ان کی جگہ بہتر اخلاق پیدا کریں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے تمام اچھے اخلاق کی فہرست مرتب کی اور پوری زندگی اور زندگی کے تمام شعبوں پر اسے نافذ کیا اور ہر طرح کے حالات میں اخلاق پر کاربند رہنے کی ہدایت کی۔ دین کا کام کرنے والے حضرات اخلاق کے ذریعے لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں بداخلاقی سے دین اور ہر معاملے میں ناکامی ہوتی ہے۔

لہذا اخلاق کو اپنے حسن کا زیور بنائیں اور اس کی برکتیں لوٹیں۔ بداخلاقی کو اپنے اندر سے ختم کرنے کی کوشش کیجئے۔ اخلاق شہد ہے اور بداخلاقی ایلوا۔ شہد کے اندر ایلوا چلا جائے تو شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی نہیں موجوں کی طغیانی میں
جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں
قول و فعل و حال سب میں تو سچا ہی رکھ
شہہ محمد صادق مرد خدا کے واسطے

حدیث نمبر 28: غیر قوم سے مشابہت کا بیان

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

سبق

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ درس عبرت حاصل کرنا ہے۔ کہ ہم کس راہ

Marfat.com

پر جا رہے ہیں اور ہمیں کس راہ پر چلنا چاہیئے کہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہمارے اوپر لازم ہے کہ جس نبی (ﷺ) کا کلمہ ہم نے پڑھا ہے۔ اُس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر عمل بھی کریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ زندگی کے ہر معاملے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم ہمارے لئے نجات ہیں۔ آج ہم فرنگی تہذیب کو اپنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہیں۔ اپنے گھر میں فرنگی تہذیب کو اپناتے ہیں۔ اس میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ پھر پریشان ہوتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں تو ادھر اُدھر ڈاکٹروں، عاملوں کے چکر لگاتے ہیں اولاد کو بھی فرنگی تعلیم دلاتے ہیں۔ پڑھ لکھ کر بیٹا ڈاکٹر انجینئر وغیرہ وغیرہ تو بن جاتا ہے۔ مگر والدین کا فرمانبردار نہیں بنتا۔ قرآن وسنت سے آگاہی نہیں ہوتی، باپ اگر مر جاتا ہے تو بیٹا باپ کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ کیوں کہ باپ نے اُسے سنت کی تعلیم ہی نہیں دی۔ بھول سے کبھی قبرستان باپ کی قبر پر جاتا بھی ہے تو وہاں رسمی ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھتا ہے اُسے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ یہ فرنگی تہذیب ہمیں آخر کہاں لے جائے گی۔ مندرجہ بالا کی حدیث کہ جو جس قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔ کل قیامت میں ایسا نہ ہو کہ یہود ونصاریٰ کے ساتھ معاملہ ہو۔ (معاذ اللہ) خدارا ہوش میں آئیں اور جن کا کلمہ پڑھا ہے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ عشق رسول ﷺ دل میں پیدا کرنے کے لیئے نعت خوانی خوش الحان آواز میں سنیں۔ سرکار ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھیں۔ سرکار ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں، حلال رزق کمانے کی کوشش کریں، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بداخلاقی، بد عقیدگی اور بے پردگی سے بچنے کی کوشش کریں، اپنی زندگی کے اندر مدنی انقلاب لانے کی کوشش کریں، صالحین کی محبت انسان کو اچھا بنا دیتی ہے علماء اہل حق کی

Marfat.com

عزت اپنے اوپر لازم کرلیں۔ انشاء اللہ دونوں جہاں میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو جائیگا۔ اور فرنگی تہذیب سے نفرت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمت عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں بس آپ ہی کے لیئے
ایسا گما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو
محبت غیر کی دل سے نکالو یارسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یارسول اللہ

حدیث نمبر 29

شجر و حجر کا سرکار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے لکڑی کے ایک ستون سے ٹیک فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا اور حضور ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رو دیا۔ جنات، درخت، سوکھے ہوئے تنے، ہر شے ہر زبان کے لوگ ہر زبان کے جانور سرکار عالی وقار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ ظاہری نبوت کی ابتدائی عرصے میں جہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے اردگرد کے درخت و پتھر آپ کو سلام کرتے (اصح التواریخ)

وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ کو چلیں
غم خوشی میں وہیں پہ ڈھلتے ہیں

Marfat.com

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیئے   شاہ کوثر کی میٹھی نظر چاہیئے

اس مبارک روایت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکار دوعالم ﷺ کے لیئے ممبر تیار کیا۔ ممبر سے پہلے سرکار ﷺ ایک سوکھے تنے پر ٹیک لگا کر وعظ و خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس خوش نصیب سوکھے تنے کا نام حنّانہ تھا۔ رکھا گیا۔ سرکار (ﷺ) ممبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سنا کہ رونے کی آوز آرہی ہے جیسے کوئی بچہ رو رہا ہو اور گرد دیکھا کوئی بچہ نظر نہ آیا سرکار ﷺ نے اس سوکھے ہوئے درخت کی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لے کر جس طرح روتے ہوئے بچے کو تسلی دی جاتی ہے۔ اس طرح تسلی دی صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ منظر ملاحظہ فرما رہے تھے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرمائیں یہ کیا معاملہ ہے؟ ہمارے مالک و مختار آقا ﷺ نے فرمایا یہ درخت ہمارے فراق میں رو رہا ہے۔ تم نے یہاں پر ممبر بنا دیا لہذا اس لیئے رو رہا ہے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا "میں نے اس درخت سے جو کہ سوکھ گیا ہے اگر تو چاہے تو میں تجھے پھر سے ہرا بھرا آباد کر دوں، مگر اس نے منع کر دیا اور عرض کی "یارسول اللہ ﷺ مجھے دنیا میں نہیں رہنا مجھے آپ جنت میں لگا دیں تا کہ آپکے غلام جنت میں آئیں تو میں ان کو اپنے میوے کھلاؤں"

مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

گر تو خواهی تُرا نخلے کنند
مشرق و مغرب میوہ چنند

احوال سے واقف

ہمارے میٹھے مصطفٰے، امت کے غم خوار، امت کے احوال سے واقف، مکی مدنی سرکار ﷺ کی بارگاہ سے جو جس انداز میں مانگتا ہے ہمارے مالک و مختار آقا

Marfat.com

(بحکم پروردگار) اس کو عطا فرماتے ہیں اب مانگنے والے پر ہے۔

میں تو ما لک ہی کہو ں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میر ا تیر ا
عشق کے انداز بہت ہیں نرالے
کوئی مانگتا ہے کسی کو ملتا ہے بن مانگے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

کوئی بارگاہ میں کچھ بھی عرض نہیں کرتا اس لیئے کہ میں کیا مانگوں میرے آقا ﷺ کو تو سب خبر ہے کہ مجھے کس کس چیز کی ضرورت ہے۔

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہئے
آپ کو سب خبر ہے مجھ کو کیا چاہیئے

حاتم طائی کا پوتا اور سید صاحب

مدینے کی گلیوں میں دو نوجوان کے درمیان ملاقات ہوئی ایک سید صاحب تھے اور دوسرے حاتم طائی کے پوتے۔ سید صاحب نے نوجوان سے نام پوچھا آپ کون ہیں ؟ اس نوجوان نے کہا میں حاتم طائی کا پوتہ ہوں۔ سید صاحب کو بڑی حیرانگی ہوئی اور پوچھا میاں میں نے آپکا نام پوچھا آپ نے اپنا نام تو نہیں بتایا اپنے باپ کا نام بھی نہیں بتایا ڈائریکٹ اپنے دادا کا نام بتایا اس کی کیا وجہ ہے۔ آپکے دادا کی ایسی کیا کرامت ہے۔ تو حاتم طائی کے پوتے نے کہا ہمارے دادا جان بڑے سخی تھے ان کی سخاوت بہت مشہور ہے۔ ان کی ایک بہت عالی شان کوٹھی تھی۔ جس کے سات دروازے تھے۔ دادا جان خیرات تقسیم کرنے کے لیئے بیٹھتے تھے۔ سائل ایک دروازے سے آتا ہمارے دادا جان اسے خیرات دیتے وہی سائل دوسرے دروازے سے آتا پھر بھی ہمارے دادا جان اسے دیتے یہ

Marfat.com

نہیں کہتے کہ تو پھر آ گیا اسی طرح وہ سائل ساتوں دروازوں سے آتا، ہمارے دادا جان اسے دیتے اس لئے مجھے فخر ہے کہ میں اس سخی کا پوتا ہوں سید صاحب نے فرمایا، بہت اچھا، تمہارے دادا جان کی سخاوت سنی، اب ہمارے نانا جان رحمت عالمیان ﷺ کی سخاوت سنو، تمہارے دادا جان کے پاس سائل آتا تمہارے دادا جان اسے خیرات دیتے اس کا پیٹ نہیں بھرتا تو وہ دوسرے دروازے سے آتا، پھر بھی پیٹ نہیں بھرتا تیسرے دروازے سے آتا وہ دروازوں پر دروازے پھرتا پھر بھی پیاسا رہتا۔ میرے نانا جان ﷺ کی سخاوت سنو ان کے پاس ظاہری طور پر بڑی کوٹھی نہیں تھی۔ چھوٹا سے مکان تھا اس کے سات دروازے نہیں فقط ایک دروازہ تھا۔ جب بھی سائل مانگنے آتا ہمارے نانا جان ﷺ اسے اتنا دیتے اتنا دیتے کہ اُسے کسی دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

بھر کے جھولی میری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہیئے

مجرموں کی پناہ گاہ

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی نے دو کتابیں چھاپی ہیں جن کے نام ''مجرموں کی پناہ گاہ'' اور ''اولیاء اللہ کے اختیارات'' ہیں، ان دونوں کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور عشق رسول (ﷺ) اور ادب اولیاء دل میں پیدا کریں۔

دینے والی ہے ذات اللہ کی
پر دلانا میرے حضور کا ہے

حدیث نمبر 30: سرکار سے مدد مانگنے کا ثبوت

ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ

Marfat.com

مجھے عافیت بخشے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم چاہتے ہوتو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تم چاہوں تو صبر کرو، صبر تمہارے حق میں اچھا ہے۔ جب انہوں نے دعا کے لیئے اصرار کیا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ تم اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا مانگو کہ" یا اللہ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت ﷺ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ یا نبی ﷺ میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا ہے۔ اپنی اس ضرورت میں تا کہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ عزوجل تو میرے حق میں حضور کریم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔ (ترمذی ونسائی)

سبق

اس مبارک روایت سے یہ درس ملا کہ دعا مانگتے وقت اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ دینا جائز ہے۔ اگر نا جائز ہوتا تو ہمارے نبی کریم ﷺ صحابہ کو یہ تعلیم نہ دیتے اس روایت سے معلوم ہوا کہ دعا میں وسیلہ دینا چاہیئے قرآن کریم بھی ہمیں یہی ارشاد فرماتا ہے۔

فرمان قرآن

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

ترجمہ: اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالی سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائیں تو اللہ کو بہت توبہ کرنے والا اور مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

محبوب ﷺ کی بارگاہ

قرآن کریم میں رب عزوجل بھی ہمیں یہ ارشاد فرما رہا ہے، کہ تم گناہ

Marfat.com

کرنے کے بعد میرے محبوب (ﷺ) کی بارگاہ میں جا کر مجھ سے مانگو میرا محبوب (ﷺ) تمہاری سفارش کردے گا تو میں تمہیں ضرور معاف کردوں گا۔

وسیلہ دینا چاہیئے

اپنی ہر دعا میں اللہ عزوجل کے حبیب ﷺ ان کی اولاد، صحابہ کرام علیہم الرضوان، ازواج مطہرات اولیاء کاملین اور دیگر تبرکات کا واسطہ دے کر دعا مانگتے رہیں انشاء اللہ دعائیں قبول ہونگی۔ اس موضوع پر بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک کتاب جو "مجرموں کی پناہ گاہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے ضرور مطالعہ کریں

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤکَ ہے گواہ
پھر رد ہو، کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

حدیث 31 بہترین تسبیح کا بیان

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار مدینہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس چار ہزار گھٹلیاں پڑی ہوئی تھیں۔ میں ان سے تسبیح شمار کر رہی تھی سرکار ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے۔ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ کیوں نہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! کہو

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، ترجمہ: اللہ کی پاکی مخلوق کی گنتی کے برابر (ترمذی)

زندگی مختصر ہے

اللہ عزوجل کا کس قدر کرم ہے ہم گنہگاروں پر کہ عمل بہت تھوڑا کریں اور

Marfat.com

ثواب بہت زیادہ پائیں۔فضائل اذکار وتسبیحات پر مشتمل چند کلمات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔کوشش کریں کہ عمل کی طرف رغبت مل جائے۔زندگی بہت ہی مختصر ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ مرنے کے بعد ہر انسان پچھتائے گا۔گنہگار تو پچھتائے گا ہی مگر نیک بھی اپنے فارغ اوقات کو یاد کر کے پچھتائے گا کہ کاش فلاں فلاں وقت جسے میں نے یونہی ضائع کر دیا تھا اس میں بھی کچھ نہ کچھ اللہ عزوجل کا ذکر کر لیا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا، لہذا جتنا ہو سکے اپنی زبان کو ذکر ودرود سے تر رکھنے کی کوشش کیجئے۔مرنے کے بعد موقع ہاتھ نہیں آئے گا لہذا فرصت کو غنیمت جاننے کے تحت فائدہ اٹھالیں اور جتنا وقت ملے (سبحان اللّٰہ عدد خلقہ) پڑھتے رہیں۔ان شاءاللہ ذکر کی برکت سے دل کی سختی ختم ہو جائے گی اور عبادت کی طرف رغبت بھی ملے گی۔

اس موضوع پر بزم دائرۃ البرکات کے تحت ایک کتاب ''برکاتی تلوار'' شائع ہوئی ہے اس میں سے وظائف منتخب کر کے عمل میں لائیں۔

حدیث 32: امر بالمعروف کا بیان

حضرت سیدنا نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل کے حقوق میں نرمی یا سستی کرنے والے، اور ان کے حقوق کو ضائع کرنے والے اور ان کی حفاظت کرنے والے ان تین قسم کے لوگوں کی طرح ہیں جو بحری جہاز میں سوار تھے انہوں نے اس کی منزلیں باہم تقسیم کرلیں، ایک کو بالائی (یعنی اوپر والی) دوسرے کو درمیانی اور تیسرے کو پہلی منزل ملی، سفر جاری تھا کہ پہلی منزل والا ایک شخص کلہاڑی لے کر آیا۔ ساتھی کہنے لگے کیا کرتا ہے؟ کہنے لگا ''اپنی منزل میں سوراخ کرنا چاہتا ہوں اس سے پانی بھی قریب ہو جائے گا۔اور دیگر حاجات کے لئے بھی آسانی رہے گی، یہ

Marfat.com

سن کر بعض نادان لوگ تو یہ کہنے لگے کہ اسے دفع کرو اپنی حصے کی منزل میں جو چاہے کرے دوسرے سمجھدار لوگ بولے ہرگز ایسا نہ کرنے دو ورنہ یہ ہمیں بھی ڈبوئے گا اور خود بھی غرق ہوگا ایسے میں اگر وہ لوگ اس شخص کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو وہ خود بھی بچتا ہے اور یہ لوگ بھی بچتے ہیں اگر اسے چھوڑتے ہیں تو وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور انہیں بھی ہلاک کردے گا۔ (بخاری شریف)

سبق

اس روایت سے ہمیں یہ سبق ملا کہ نیک اور پرہیزگار لوگ اپنی اصلاح تو کرتے ہیں لیکن اگر نچلے حصے والے بےعمل اور گنہگار لوگوں کو نہ روکا گیا تو وہ خود تو جہنم میں جائیں گے ساتھ ساتھ ان نیک لوگوں پر بھی دعویٰ کریں گے کہ یارب ہمیں انہوں نے کبھی روکا ہی نہیں لہذا تو انہیں بھی ہمارے ساتھ جہنم میں داخل فرما بالکل اسی طرح جیسے نچلے حصے میں سوراخ ہونے کی وجہ سے پانی جہاز میں آجائے گا اور پورا جہاز ڈوب جائے گا۔ لہذا ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے ورنہ برائیاں بڑھتے بڑھتے نیک لوگوں کو بھی گھیر لیں گی۔

گناہ روکو

جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور نیک لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر بھی نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے (ابوداؤد)

آواز سناؤ

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم فرمایا۔ کہ فلاں فلاں گاؤں پر عذاب کرو۔ تو فرشتوں نے بڑی عاجزی سے التجاء کی اے اللہ اس میں فلاں فلاں نیک بندہ بھی ہے۔ اللہ

Marfat.com

عزوجل نے فرمایا اسے عذاب دے کر مجھے اس کی چیخ وپکار کی آواز سناؤ کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیوں کو دیکھ کر کبھی غصے میں نہیں آیا۔

ظالم حکمران

حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو ورنہ تم پر کسی ظالم بادشاہ کو مسلط کر دیا جائے گا جو تمہارے چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوگی، وہ معافی مانگیں گے مگر ان کو معافی نہیں ملے گی (مکاشفۃ القلوب)

سب کو گھیرے گا

خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے رہو:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو: (سورة المآئدة آیت ۱۰۵)

یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لئے نقصان دہ نہیں، ہم کو کسی گمراہ کو گمراہی سے منع کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل ان پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیرے لے گا۔

ہم بہترین امت ہیں

ان تمام روایات سے درس عبرت حاصل ہوا کہ نیکی کی دعوت عام کرنی

Marfat.com

چاہیے اور برائی کو دیکھ کر احسن طریقے سے ختم کرنے کی جدوجہد کرتے رہنا چاہیے لہذا قرآن مجید میں ہم امتیوں کو بہترین امت اسی لئے کہا گیا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: تم بہترین امت ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ نمبر 4 رکوع 37)

ہمارا فرض ہے

اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی نیکیاں کریں اور لوگوں کو بھی نیک ماحول اور نیک راہ کی طرف چلانے کی کوشش کریں، برائی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں، جہاں ہم خود نماز وروزہ ذکر واذکار نیک اجتماعات اور محفل ختم قادریہ میں آتے ہیں وہاں لوگوں کو بھی دعوت دیں۔ نیک ماحول کی برکت سے گناہوں بھری زندگی صاف ہو جائے گی اور نیکیوں کی طرف رغبت ملے گی لہذا ہر دم موقع دیکھ کر اچھے انداز میں اصلاح کی کوشش کرتے رہیں۔

حدیث 33: مال حرام کا بیان

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا انسان کے پیٹ میں جیسے ہی حرام لقمہ پڑا تو زمین وآسمان کا ہر فرشتہ اس پہ لعنت کرے گا جب تک کہ وہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مرے گا تو اسکا ٹھکانہ جہنم ہوگا (مکاشفۃ القلوب، کیمیائے سعادت)

سبق:

اس روایت سے ہمیں یہ درس عبرت حاصل کرنا ہے کہ مال حرام سے بچنے کی کوشش کرنی ہے حرام مال کی نحوست انسان کو عبادت ریاضت سے دور کر

Marfat.com

دیتی ہے اور انسان گناہوں کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے، گناہوں کی نحوست بندے کو عبادت اور اطاعت کرنے سے محروم کر دیتی ہے اس پر ذلت اور رسوائی کا دور شروع ہو جاتا ہے گناہوں کی نحوست ایک ایسی زنجیر ہے جو بندے کو نیک کام کرنے سے منع کرتی ہے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے نیک کام میں جلدی نہیں ہو ہوتی، کیونکہ نحوست کا بوجھ اچھے کاموں کو نہیں ہونے دیتا دن بہ دن گناہوں کی نحوست دل کو سیاہ کرنے لگتی ہے اور انسان تاریکی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے قلبی سکون حاصل نہیں ہوتا، خلوص پیدا نہیں ہوتا، عبادت ریاضت میں دل نہیں لگتا ،گناہوں کی نحوست انسان کو کفر تک لے جاتی ہے۔ لہذا حرام مال کی آمیزش سے بھی بچنے کی کوشش کیجئے۔ مشکوٰۃ شریف کی دوسری روایت پڑھتے ہیں

حرام گوشت

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہے۔

محترم بھائیو! مال حرام کی آمیزش سے بچنے کی پوری کوشش کیجئے۔ معاشرہ دن بہ دن حرام کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ لہذا صالحین کی محبت کو کیمیا سمجھیئے۔ دین کے کام میں لگ جائیں اپنے شب و روز دینی مصروفیات میں گزارنے کی کوشش کیجئے اپنے تمام کام کاج پروردگار کے حوالے کر دیں۔

روز پڑھیں

سب کام خود بہ خود اللہ عزوجل کی مدد سے ہوتے رہیں گے روزانہ عصر کے بعد 450 مرتبہ

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

Marfat.com

پڑھیں اور حرام سے بچنے کی کوشش کریں یقین کامل ہوا تو کوئی بھی جائز کام نہیں رکے گا انشاء اللہ

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

حدیث 34: سرکار ﷺ نور ہیں

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا،

ان اللہ خلق قبل الا شیاء نور لبیک

اللہ عزوجل نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا۔ (بخاری شریف)

سبق:

اس مبارک روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے ساری مخلوقات سے پہلے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ سلم خدا عزوجل کی پہلی مخلوق ہیں۔ اس لئے کہ آپ (رحمت للعالمین) ہیں اور عالمین کو وجود میں لانے کے لئے خدا کی ربوبیت کا ہونا ضروری تھا اور خدا کی ربوبیت کے اظہار کے لئے پہلے رحمت کا ہونا ضروری تھا، رحمت ہوتی تو اظہار ربوبیت ہوتا۔ رحمت نہ ہوتی تو اظہار ربوبیت بھی نہ ہوتا تو عالمین کا وجود بھی نہ ہوتا اس لئے رحمت کو عالمین پر تقدم حاصل ہے۔ اگر عالمین میں کوئی ایسا وقت بھی تسلیم کیا جائے کہ عالم ہو اور رحمت نہ ہو۔ تو اس صورت میں حضور ﷺ حقیقی معنوں میں رحمت للعالمین نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ عالمین میں کچھ حصہ رحمت کے بغیر بھی نظر آتا مگر رب نے یہ منظور نہ فرمایا اور پہلے نور رحمۃ للعالمین کو پیدا فرما کر پھر عالمین کو پیدا فرمایا۔ چونکہ جبرائیل علیہ السلام بھی عالمین میں شامل ہیں اس لیئے حضور

Marfat.com

ﷺ کو جبرائیل علیہ السلام سے بھی تقدم حاصل ہے۔ جبرائیل علیہ السلام اتنی طویل عمر کے باوجود حضورﷺ کے بعد ہی پیدا ہوئے اول حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام کی عمر

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا حضور اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک نورانی تارہ ستر ہزار برس بعد چمکتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ میرے رب عزوجل کی قسم میں ہی وہ نورانی تارا ہوں (واعظ)

نور کی کرنیں

شارح بخاری حضرت امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ اوپر کی حدیث درج فرما کرارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب نور محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا تو اس وقت نہ روح تھی، نہ قلم، نہ جنت تھی، نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ تھا، نہ زمین، نہ چاند، نہ سورج ،نہ جن، نہ انسان کچھ بھی نہ تھا۔ خدا عزوجل نے جب مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو نور محمدی ﷺ کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا

پہلے حصے سے قلم قدرت کو پیدا فرمایا۔

دوسرے حصے سے لوح محفوظ کو پیدا فرمایا۔

تیسرے حصے سے عرش معلی کو پیدا فرمایا۔

چوتھے حصے کو پھر چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔

پہلے حصے سے عرش کو پیدا فرمایا۔

Marfat.com

دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا فرمایا۔

تیسرے حصے سے باقی تمام فرشتوں کو پیدا فرمایا۔

چوتھے حصے کو پھر چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔

پہلے حصے سے آسمانوں کو پیدا فرمایا۔

دوسرے حصے سے زمینوں کو پیدا فرمایا۔

تیسرے حصے سے جنت، دوزخ کو پیدا فرمایا۔

چوتھے حصے کو پھر چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔

پہلے حصے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور پیدا فرمایا۔

دوسرے حصے سے مومنوں کے دلوں کا نور معرفت پیدا فرمایا۔

تیسرے حصے سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور پاک نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق بشمول جبرائیل کی پیدائش سے بھی پہلے پیدا کئے گئے تھے۔(جبرائیل کی حکایت)

نور پہلے بشر بعد میں

حضور پرنور صلی اللہ علیہ سلم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بھی پہلے کے ہیں اور آدم علیہ السلام کے بعد پیدا فرمائے گئے بشریت کی ابتدا آدم سے ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ جب بشریت شروع بھی نہیں ہوئی تھی اس وقت بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفہوم ''میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام ابھی پانی ومٹی میں تھے'' گوحضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اس وقت بھی شان نبوت لئے ہوئے جگمگا رہا تھا جب کہ ابوالبشر پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

کوئی بھی ان جیسا نہیں

لہذا کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور اور ہم سراسر خطا کار ہم ان کے کھانے پینے، رہنے سہنے، کاروبار وتجارت کرنے کو اپنے جیسا نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے یہ تمام معاملات کرنا امت کے لئے سبق تھا مثلاً استاد شاگرد کو قرآن پڑھاتا ہے تو پہلے ہجے کراتا ہے۔ الف لام زبر الْ، ح میم زبر حم، دال پیش دُ الحمد کوئی جاہل اگر استاد کو ہجے کرتے دیکھ کر سمجھے کہ استاد کو تو پڑھنا ہی نہیں آتا وہ تو ہجے کر کر کے پڑھتا ہے تو استاد اور شاگرد برابر ہے۔ انہی میں سے کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کو دیکھا ہے اور اصل حقیقت سے دور ہیں۔

لطیفہ

ایک تین سالہ چھوٹے بچے کو ماں نے مارا بچہ روتے ہوئے پلنگ کے نیچے جا بیٹھا اس کا باپ گھر آیا، جب بچے کے بارے میں پوچھا تو اس کی بیوی نے بتایا کہ شرارت کر رہا تھا میں نے مارا تو پلنگ کے نیچے گھس گیا ہے۔ باپ بیٹے کو نکالنے کے لئے پلنگ کے نیچے گیا تو بچے نے باپ کو پلنگ کے نیچے دیکھ کر کہا ابا جان کیا آپ کو بھی امی نے مارا ہے جو آپ پٹائی سے بچ کر پلنگ کے نیچے آگئے ہیں، حالانکہ دونوں پلنگ کے نیچے ہیں لیکن دونوں کا مقصد الگ الگ ہے بچہ مار سے بچنے کے لئے اور باپ بچے کو نکالنے کے لئے۔

میری بات دل میں اتر جائے

اللہ کرے میری بات دل میں اتر جائے اور اللہ تعالی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور خواص کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں میرا
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

حدیث:35: مزارات اولیاء کے غسل کا ثبوت

حضرت سیدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر، اُم لمومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، کیونکہ میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہو جاتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوایا کرتی تھی اس لئے کہ ان کے پاس حضور اکرم نور مجسم ﷺ کا موئے مبارک تھا جو چاندی کی نلکی میں رکھا ہوا تھا تو وہ موئے مبارک کو نکالتیں اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا جس سے اس کو شفا ہوتی۔(بخاری شریف)

سبق:

اس مبارک روایت سے یہ سبق ملا کہ صحابہ کرام سرکار ﷺ کے مبارک بال اور مبارک تبرکات پر عقیدہ کتنا پختہ ہوا کرتا تھا۔ بال مبارک کو تو خاص جسم اطہر سے نسبت ہے۔ آپ ﷺ کے پیرہن اقدس کو جو کہ حضرت سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، دھو کر مریضوں کو پلایا جاتا تھا صحابہ کرام علیہم الرضوان لعاب دہن دفع مرض کے واسطے چاٹتے اور شفا پاتے تھے بلکہ مدینہ طیبہ کی مٹی میں بھی شفا ہے۔ شیخ ابن حبیب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کہتے میں نے اپنے پھوڑے پر جو کہ دوا سے ٹھیک نہیں ہوتا تھا نقش نعلین پاک رکھا فوراً آرام ہو گیا۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

Marfat.com

خوش عقیدہ خوش نصیب

مندرجہ بالا کی حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ بیماروں کی بیماری دور ہونے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار ﷺ کے موئے مبارک اور آپ کے پیراہن مبارک کو غسل دے کر اس پانی کو پلاتے تو شفاء مل جاتی یہ عقیدہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مبارک زمانے سے چلا آرہا ہے۔ الحمدللہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل پر اہلسنت وجماعت کا عمل چلا آرہا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (انشاء اللہ) جس خوش نصیب کے پاس موئے مبارک ہوتے ہیں وہ سالانہ زم زم شریف، عرق گلاب و دیگر خوشبوؤں سے بال مبارک کو غسل دیتے ہیں اور اس پانی کو تبرک کے طور پر عشاق عقیدت سے استعمال کرتے ہیں۔ بیماروں کو پلاتے ہیں اور شفاء بھی ملتی ہے۔ اپنی جائز مراد دل میں رکھ کر وہ پانی پیتے ہیں اللہ عزوجل مشکل کو حل فرما دیتا ہے۔

دعا میں وسیلہ

اہلسنت وجماعت تبرکات کا بڑا ادب واحترام کرتے ہیں اپنے سروں پر رکھتے ہیں اپنی دعاؤں میں وسیلہ بناتے ہیں اور مراد پاتے ہیں۔

پیر و مرشد کا جبہ

محمود غزنوی کے پاس اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کا جبہ مبارک تھا محمود غزنوی جب سومناتھ کا مندر فتح کرنے گئے تو شکست پر شکست ہوتی جارہی تھی۔ محمود غزنوی کو یاد آیا کہ میرے پاس میرے پیر و مرشد کا جبہ مبارک موجود ہے کیوں نہ میں اس جبہ مبارک کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے فتح یابی کی دعا مانگوں۔ لہذا محمود غزنوی نے دو رکعت نفل ادا کی اور اس مبارک جبہ کو اپنے

Marfat.com

سامنے رکھ کر اللہ عزوجل سے دعا مانگی۔ اور اللہ عزوجل نے اس دعا کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا اور سومناتھ کے مندر کی فتح یابی عطا فرمائی۔

رات جب محمود غزنوی سوئے تو پیر و مرشد حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا کہ "اے محمود تم نے ہمارے جبہ کا وسیلہ دے کر سومناتھ کے مندر کی فتح کی دعا کی، اگر تم یہ دعا کرتے کہ سومناتھ کے سارے کافر مسلمان ہو جائیں تو وہ بھی ہمارے جبہ کے صدقے قبول ہو جاتی۔

غسل کعبہ

ہر سال شعبان المعظم اور دیگر مبارک مہینوں میں کعبتہ اللہ شریف کو زم زم شریف اور گلاب کے عرق سے غسل دیا جاتا ہے۔ اس زم زم کو عشاق تبرک کے لئے استعمال کرتے ہیں پھر عود عطر کعبہ شریف پر ملا جاتا ہے اور غلاف چڑھایا جاتا ہے

غسل کعبہ کا بھی منظر کس قدر پر کیف ہے
جھوم کر کہتے ہیں عطار اُن نظاروں کو سلام

مزارات اولیاء پر غسل اور چادر

مزارات اولیاء پر غسل دیا جاتا ہے۔ چادر چڑھائی جاتی ہے۔ غسل کا پانی تبرک کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو لوگ شرک اور بدعت کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟ ہم تو وہ ہی کام کر رہے ہیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان عقیدت سے کیا کرتے تھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کو غسل دے کر بیماروں کو پلا دیتے تھے۔ ہم بھی جنتی بشر کی تربت پر زم زم کے پانی اور عرق گلاب سے غسل دے کر اس پانی کو اپنے لئے شفاء سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ کیوں کہ اللہ والوں کی قبر جنت کا

Marfat.com

باغ ہے۔ ہردم ان کی قبر پر اللہ عزوجل کی رحمت برستی ہے ہر خاص وعام کے لئے ان کا در مرجع الخلائق ہوتا ہے اور غسل مزار کے دوران ذکر، درود، نعت خوانی اور دعائیں ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی بھی غیر شرعی کام نہیں ہوتا۔ لہذا مزارات کا غسل بھی ایک اچھا عمل ہے جو صدیوں سے چلا آرہا ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

کینسر کی بیماری اور غسل مزار سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا پانی

یہ واقعہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعہ ربیع الثانی کا ہے

نام عبدالمجید ولدیت عبدالنصیر ساکن لطیف آباد نمبر 11 حیدر آباد

عبدالمجید کو گلے کا کینسر ہو گیا تھا آپ کو آپ کے چچازاد بھائی عبدالسلام برکاتی نے دعوت دی کہ آپ ختم قادریہ میں تشریف لائیں۔ اور ختم قادریہ کی محفل میں دعا کریں اللہ تعالیٰ ختم قادریہ کے صدقے میں آپ کو اس بیماری سے شفاء عطا فرمائے گا۔ اس دن سخی شہنشاہ عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر نماز مغرب کے بعد غسل مبارک تھا بے شمار عشاق سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضر تھے۔ بزم دائرۃ البرکات کے خادمین سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے جد امجد حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ختم شریف کی تیاری کر رہے تھے، سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے غسل شریف کا پانی ہم تک پہنچا اور وہ خاص کپڑا جس سے غسل دیا گیا تھا، پانی سے تر سگ عطار و برکات کو پیش کیا گیا۔ سگ عطار و برکات اس مبارک تبرک کو عقیدت سے ہاتھوں میں لئے بیٹھا تھا کہ اتنے میں جناب عبدالمجید ولد عبدالنصیر تشریف لائے اور بتایا کہ ڈاکٹروں نے کینسر کہہ کر جواب دے دیا ہے۔ سُن کر

Marfat.com

افسوس ہوا سگ عطار و برکات کے ہاتھ میں غسل کے پانی سے تر کپڑا تھا۔ اس سے ان کے ہاتھ پر چند قطرے ٹپکائے اور کہا کہ ان قطروں کو گلے پر لگا لیں اور چند قطرے پی جائیں، انہوں نے نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ ایسا ہی کیا چند دنوں بعد رپورٹ کروائی تو ڈاکٹروں نے انتہائی حیرت سے کہا جو کینسر کی گٹھلی آپ کے گلے میں تھی وہ کہاں غائب ہو گئی اب تو کینسر کا نام و نشان تک نہیں الحمد للہ ولی کامل کے غسل کے پانی کی برکت سے اس موذی بیماری سے ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی الحمد للہ یہ مزارات اولیاء کے غسل کے پانی کی کرامت ہے تو خود اولیاء اللہ کی کرامتوں کا کیا حال ہوگا۔

دعائے سگ عطار و برکات

اللہ عزوجل کرے غسل مزار اولیا کے مقدس پانی سے مجھ سگ عطار و برکات کے نامہ اعمال پر غسل ہو جائے اور ان مزارات اولیاء کے صدقے اعمال نامہ صاف وشفاف ہو جائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پانی سے دھل چکا ہے یہ جسم میرا
نامہ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

حدیث نمبر 36: خاموش رہنے کے فضائل

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا جو چپ رہا اس نے نجات پائی (مشکوۃ شریف)

سبق:

اس حدیث پاک میں بے شمار نصیحت موجود ہیں خاموشی انسان کا وقار بڑھاتی ہے باتونی لوگوں سے لوگ بے زار ہوتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی

Marfat.com

اللہ عنہ فرماتے ہیں خاموش آدمی کے پاس بیٹھو وہ ضرور حکمت کی باتیں بتائے گا۔

زبان سے معافی

جسم کے تمام اعضاء صبح زبان سے عرض کرتے ہیں اے زبان تو سیدھی رہنا اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہماری شامت ہو جائے گی یعنی کہ زبان چلتی ہے تو گالی گلوچ بری باتیں نکل جاتی ہیں اگر کسی کو گالی بکی وہ بگڑ کر سامنے والے کو مارتا ہے۔ چلتی زبان ہے اور مار جسم کے اعضاء پر پڑتی ہے۔

میری زبان

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان مبارک کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ پوچھا کہ اے نائب رسول ﷺ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے مجھے ناکوں چنے چبوائے ہیں میرے سرکار ﷺ فرماتے ہیں جسم میں کوئی ایسا عضو نہیں کہ زبان کی تیزی کی شکایت اللہ عزوجل سے نہ کرتا ہو۔"

فضول باتیں کرنا جہالت کی نشانی ہے

بات بات پر غصہ ہو جانا، بک بک کرتے رہنا، فضول گوئی کرنا سب کو راز کی باتیں بتانا، ہر کسی پر اعتبار کرنا بری صحبت سے نہ بچنا اچھی صحبت اختیار نہ کرنا یہ سب جاہل کی نشانیاں ہیں۔

زبان کو قید کرو

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات باری کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں زبان سے زیادہ کوئی چیز زیادہ قید

Marfat.com

رکھنے کی محتاج نہیں ۔(احیاء العلوم)

تیر نکل گیا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ بات تیر کی طرح ہے اگر تیرے پاس سے نکل جائے تو وہ دوسرے کی ملکیت ہو جائے گی اور اب اس کا مالک تُو نہیں ہوگا (احیاء العلوم)

بشر راز دل کھول کر ذلیل وخوار ہوتا ہے
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بیکار ہوتا ہے

زبان کا زخم نہیں بھرتا

تلوار سے صرف جسم زخمی ہوتا ہے زبان کی وجہ سے دل زخمی ہوتا ہے تلوار کا زخم بھر جاتا ہے زبان کی وجہ سے دل زخمی ہونے کی صورت میں دل کا زخم نہیں بھرتا۔

کفر کا خطرہ

زیادہ بک بک کرنے والے حضرت اکثر کفریات بک دیتے ہیں ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ زیادہ باتونی حضرات اکثر نیند میں بھی زور زور سے باتیں کرتے ہیں خاص طور پر سیل مین حضرات گاہکوں کو نمٹانے کے لئے بولتے ہیں بول بول کر رات کو بھی گاہکوں کو نمٹانے والی باتیں کرتے ہیں۔

لطیفہ

ایک سیل مین تھا گاہکوں سے بہت باتیں کرتا تھا وہ کپڑے کی دکان پر کام کرتا تھا رات کو بھی بک بک کرتا ایک رات سویا خواب میں دکان کا منظر تھا کہ

Marfat.com

دوکان پر بہت رش ہے وہ بک بک کر رہا تھا کہ 20 روپے میٹر دونگا نہیں نہیں اس سے کم نہیں دونگا لینا ہے تو لے لو پھر کہا کہ اچھا 18 روپے میں لے لو یہ کہہ کر اس نے کپڑا پھاڑ دیا، کپڑا پھاڑنے سے چیڑ کی آواز آئی جس سے اس کی سوئی ہوئی بیوی جاگ گئی، اس نے دیکھا کہ اس کے شوہر نے اپنی ہی لنگی پھاڑ ڈالی۔

قفل مدینہ

میرے پیارے پیرومرشد، پیر طریقت، رہبر شریعت واقف اسرار حقیقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی فرماتے ہیں کہ اپنی زبان پر ہر وقت قفل مدینہ لگا کر رکھو فتنوں سے محفوظ رہو گے، اکثر آپ اپنی سامنے والی جیب پر یہ تحریر لگاتے ہیں ایک چپ سو (100) سکھ، قفل مدینہ کے معنٰی ہیں مدنی تالا یعنی اپنی زبان کو بند رکھو جہاں ضرورت ہو اچھی بات کرو ورنہ خاموش رہو، اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ زبان، شرم گاہ اور جسم کے تمام اعضاء کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ زبان سے ہر وقت ذکر و درود شریف اور اچھے اچھے کلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 37: غرور وتکبر کا بیان

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (بخاری شریف)

سبق:

اس مبارک حدیث سے یہ درس ملا کہ ہر وقت عاجزی اور انکساری

Marfat.com

کرتے رہنا چاہئے غرور و تکبر نہیں کرنا چاہیے قرآن پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار کج نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل بیشک اللہ کو نہیں بھاتا، کوئی اتراتا، فخر کرتا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر، بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی (پارہ نمبر ۲۱ ترجمہ کنزالایمان)

کسی کو حقیر مت سمجھو

قرآن پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ کیا ہی خوب انسان کو تعلیم دے رہا ہے کہ اے لوگو! زمین پر اترا کر نہ چلو یہ اللہ کو پسند نہیں، میانہ چال چلو اکڑ اکڑ کر سینہ تان کر غرور اور تکبر کے ساتھ مت چلو اور اپنی آواز میانہ رکھو کسی سے بات کرو تو سیدھے منہ مسکراتے ہوئے کرو۔

تکبر عقل کو کم کرتا ہے

حضرت محمد بن حسین بن علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس انسان کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر آیا۔ اسی قدر اس کی عقل کم ہوگئی اب جس قدر تکبر آیا کم ہو یا زیادہ (مکاشفۃ القلوب)

چیونٹیوں کی شکل

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن متکبرین کو چیونٹی کی شکل میں لایا جائے گا لوگ ان انسانی صورت کی چیونٹیوں کو پاؤں تلے مسلتے ہوں گے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ان سے بلند ہوگی۔ پھر انہیں دوزخ کے قید خانے میں لایا جائے گا جس کو یوں کہا جاتا ہے ان پر آگوں کی آگ شدید

Marfat.com

ترین آگ حاوی ہو جائے گی ۔اور انہیں دوزخیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا (مکاشفتہ القلوب)

سڑا ہو مردہ

مہلب بن ابی صغرہ جو کہ حجاج بن یوسف کے لشکر کا سپہ سالار تھا، ایک بار اس زمانے کے ایک بزرگ حضرت سیدنا مطرف رحمتہ اللہ علیہ کی طرف اپنے لباس میں مغرورانہ چال چلتے ہوئے اکڑتا ہوا نکلا حضرت مطرف رحمتہ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ اے بندہ خدا تو جس طور سے چلتا ہے اس قسم کی چال سے اللہ عزوجل اور سرکار صلی اللہ علیہ سلم نفرت کرتے ہیں، مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے کہ میں کون ہوں؟ حضرت مطرف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تجھے خوب جانتا ہوں کہ شروع میں تو ایک ناپاک نطفہ تھا۔اور آخر میں ایک سڑا ہوا مردہ ہو گا اور تیرے اندر جو کچھ نجاست بھری ہوئی ہے اس کو سب جانتے ہیں۔ مہلب نے شرما کر وہ چال چھوڑ دی۔

سب کچھ یہاں رہ جائے گا

محترم بھائیو! ہمیشہ عاجزی والی زندگی گزارنے کی اللہ عزوجل سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔اگر اللہ عزوجل نے دولت وعہدہ یا منصب دیا ہے اور تو اس پر اکڑ کر چلتا ہے جو نعمت دولت عہدہ ملا اس پر غرور کیا اور اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا تو وہ نعمت پھر چھن جاتی ہے، جو نعمت کا ہمیشہ شکر ادا کرتا رہتا ہے اس کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، کسی دانا کا قول ہے جو درخت پھل دار ہوتا ہے۔ وہ جھکا ہوا ہوتا ہے ۔جو درخت پھل سے خالی ہوتا ہے۔ وہ اکڑ جاتا ہے۔

Marfat.com

میری مثال تو کتے کی طرح ہے

ایک بزرگ نہایت ہی سادہ طبیعت کے تھے۔ کسی نے دعوت دی وہ پہنچے۔ میزبان نے آپکو ڈانٹ کر بھگا دیا وہ چلے گئے۔ پھر بلایا پھر ڈانٹا پھر چلے گئے پھر بلایا اور اب کی بار معذرت کی کہ حضور میں آپکو آزما رہا تھا کہ آپ میں کتنا صبر ہے۔ ان بزرگ نے فرمایا میری مثال تو ایک کتے کی طرح ہے اس کا مالک اسے بلائے تو وہ دم دباتے ہوئے آئے گا اور جب لات مارے تو چلا جائے گا۔ یہ ان بزرگ کی عاجزی تھی۔

ہم سات پشتوں کو نہیں چھوڑتے

اگر ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہو تو ہم اس کی سات پشتوں تک کو گالیوں کا انبار لگا دیں مگر قربان ہمارے اسلاف کی سادگی اور عاجزی پر۔ اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

کسی کے رقص پر طنز مت کر

ہمارے اسلاف کی زندگیاں بلکل سادہ ہوا کرتی ہیں۔ غرور تو ان کے قریب سے بھی نہیں گزرتا وہ ایسے سادہ ہوتے ہیں کہ ان کی سادگی کی وجہ سے لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں۔ آنکھ والے ہی ان کو دیکھ سکتے ہیں جب ان کی آنکھیں بند ہوتی ہے تو لوگوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ وہ گدڑی کے لعل ہوتے ہیں۔ وہ کسی بھی رنگ میں ہوں ہمارے لئے واجب الاحترام ہیں۔

نہ کسی کے رقص پر طنز کر
نہ کسی کے غم کا مذاق اڑا
جسے چاہیں جیسے نواز دیں
یہ مزاج عشق رسول ہے

Marfat.com

حکایت

ایک گاؤں میں ایک بزرگ تھے۔ بہت ہی سادہ طبیعت کے کسی سے کوئی لین دین نہیں اپنی مستی میں مست ہر وقت ذکر ودرود ان کی زبان پر جاری رہتا۔ ایک دن عشاء کی نماز کے بعد نمازیوں سے کہنے لگے میں آج رات 9:30 بجے انتقال کر جاؤں گا۔ کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کر دینا۔ کچھ لوگ سمجھے، کچھ نہ سمجھے۔ کچھ لوگ 9:30 بجے سے پہلے آپ کے گھر پر پہنچ گئے وہ بزرگ سوئے ہوئے تھے۔ 9:30 سے پہلے اٹھے، وضو کیا اور لیٹ گئے۔ پورے 9:30 بجے اٹھے اور کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیوں تکلیف کی" اور روح جسم سے پرواز کر گئی۔

ہجم کی اے خدا آروز ہے یہی
ہر عاشق زار کی آبرو ہے یہی
موت کے وقت سران قدموں میں ہو
دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

عاجزی کے ساتھ چلنا سنت ہے

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے مالک ہیں (باذن پرورگار) پھر بھی عاجزی وانکساری اللہ اکبر۔ حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے۔

زمین قدموں کے بوسے لیتی ہے

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا لاثانی ہے اسی طرح

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال مبارک بھی نرالی ہے جب چلتے تو زمین سمٹنے لگتی تھی۔ گویا گزرگاہ بھی اس بات کی تمنا کرتی تھی کہ جلدی جلدی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے بوسے لے لئے جائیں۔

منصب کی حفاظت کریں

ان تمام روایت و حکایت سے یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اگر اللہ عزوجل نے کوئی عہدہ یا دولت دی ہے تو اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں ہمیشہ شکر کرتے رہیں۔ انشاء اللہ نعمت میں اضافہ ہوگا۔

عاجزی دل سے ہوتی ہے

عاجزی دل سے ہوتی ہے، بعض لوگ لفظی جملے بولتے ہیں، مثلاً میں تو بڑا کمینہ ہوں، ذلیل ہوں سب سے برا ہوں، وغیرہ وغیرہ عاجزی کے جملے بولنے والے کو کوئی اگر کمینہ یا ذلیل کہہ دے تو وہ غصے میں آ جاتا ہے۔ کیوں بھائی ابھی تو آپ اپنے آپ کو خود کمینہ کہہ رہے تھے اس نے کہہ دیا تو کیا ہوا لھذا تو یہ عاجزی نہیں لفاظی باتیں ہوئی اللہ عزوجل ہمیں عاجزی سادگی اور شریعت کا پابند اور مکمل کامل مومن بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حدیث 38: دم و تعویز کرنے کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام کی ایک جماعت ایک سفر میں گئی اور عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے پر اتری ان سے کہا: ہمیں مہمان بنالو۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا۔ ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ ان میں سے بعض نے کہا ان لوگوں کے پاس جاؤ جو ٹھہرے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی

Marfat.com

علاج ہو قبیلے کے کچھ لوگوں نے آ کر کہا۔ اے گروہ والو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ تمہارے پاس کچھ علاج ہے تو ان میں سے ایک صاحب نے کہا بخدا میں جھاڑتا ہوں (دم کرتا ہوں) لیکن ہم نے تم سے مہمان بنانے کے لئے کہا تو تم نے مہمان نہیں بنایا اس لئے میں اُس وقت تک نہیں دم کروں گا جب تک کہ اس پر کچھ معاوضہ نہ دو۔ بکریوں کے ایک ریوڑ پر معاملہ طے ہو گیا۔ یہ گئے اور اُس پر دم کرنے لگے اور سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ گویا اس سے بندھا ہوا تھا کھل گیا اُس قبیلے کے لوگوں سے جو معاوضہ طے ہوا تھا دیا۔ کچھ نہ کہا: اسے تقسیم کر لو اس دم کرنے والے نے کہا ایسا مت کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں اور سارا قصہ بیان کریں۔ دیکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں وہ لوگ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارے واقعے کو بیان فرمایا تو نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا یہ دعا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ (نزہۃ القاری صحیح البخاری)

سبق

بخاری شریف کی اس طویل حدیث پاک سے یہ سبق ملا کہ مریض پر دم کرنا صحابہ کرام کا طریقہ ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا: اسرار احکام کتاب میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس زبان سے ذکر اللہ کیا گیا ہو اس سے چھو کر جو ہوا نکلتی ہے "وہ بیماروں کو شفا دیتی ہے"۔

بیماروں پر دم کریں

تعویزات اور عملیات جس میں کوئی لفظ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہیں اس

Marfat.com

طرح گنڈے بنانا اور ان پر گرہیں لگا کر آیات قرآن اور اسماء الٰہیہ پڑھ کر پھونک مارنا بھی جائز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھکر اُس پر دم فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع فرما کر سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھکر ہاتھوں پر دم فرمایا کرتے اور اپنے سر سے پاؤں تک پورے جسم پر اپنے ہاتھوں کو پھرایا کرتے تھے۔ جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (بحوالہ عجائب القرآن)

دعائے خضر علیہ السلام

حضرت علامہ محمد بن سماک رحمۃ اللہ علیہ بہت جلیل القدر محدث اور باکرامت ولی تھے۔ ایک مرتبہ بہت سخت بیمار ہوگئے تو ان کے مریدین ان کا قارورہ (پیشاب) لے کر ایک نصرانی حکیم کے پاس چلے۔ راستے میں ان کو ایک بہت ہی خوش پوشاک بزرگ ملے۔ جن کے بدن سے بہترین خوشبو آرہی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ کہاں جارہے ہو ان لوگوں نے کہا کہ حضرت محمد بن سماک بہت سخت بیمار ہیں یہ ان کا قارورہ (پیشاب) جس کو ہم فلاں حکیم کے پاس لے کر جارہے ہیں یہ سن کر اُن بزرگ نے فرمایا: ایک اللہ کے ولی کے لئے تم لوگ ایک اللہ کے دشمن سے مدد طلب کررہے ہو؟ قارورہ پھینک کر واپس جاؤ اور محمد بن سماک سے کہہ دو کہ درد کی جگہ پر **بالحق انزلنہ و بالحق نزل** پڑھکر دم کریں یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہوگئے اور لوگوں نے واپس آکر حضرت محمد بن سماک سے ذکر کیا۔ تو آپ نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر آیت کے ان دونوں جملوں کو پڑھا تو فوراً ہی آرام ہوگیا۔ پھر حضرت محمد بن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے فرمایا کہ وہ

Marfat.com

بزرگ جنہوں نے تم لوگوں کو یہ وظیفہ بتایا تمہیں یہ خبر ہے کہ وہ کون بزرگ تھے؟ لوگوں نے کہاں جی نہیں۔ ہم لوگوں نے انہیں نہیں پہچانا۔ تو حضرت بن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے (بحوالہ عجائب القران)

تعویز بنانا صحابہ کی سنت ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے خواب سے گھبرا جائے (سوتے میں برا خواب دیکھ کر گھبرا جائے) تو کہے ''میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کی ناراضگی اُس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کی حاضری سے تو تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرو اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھا دیتے تھے۔ اور ان میں سے نابالغوں کے گلے میں کسی کاغذ پر لکھ کر ڈال دیتے تھے۔ (مشکوۃ شریف)

دم کرنے سے دم آتا ہے

الحمد للہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ کے اس قول سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو بزرگ پیرو مرشد، نیک پرہیز گار لوگ قرآن شریف سے کچھ پڑھکر دم کرتے ہیں تو اللہ عزوجل کے کلام پاک کی برکت سے پانی پر دم کرنے سے وہ پانی مریض کی صحت کا سبب بنتا ہے۔ کیونکہ آپ نے حدیث قدسی پڑھی ہوگی '' بندہ عبادت وریاضت کر کے اللہ کے نزدیک ہو جاتا ہے'' اللہ فرماتا ہے ''میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے، یعنی اس کا دم کرنا اللہ کا دم کرنا ہے اس کی زبان اللہ کی زبان ہے۔

سونے کا انڈا

ایک شخص بڑا ہی غریب تھا۔ اس کی بچی کی شادی ہونے والی تھی۔ وہ

Marfat.com

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دعا اور وظائف کیلئے آیا اور اپنا مدعا بیان کیا، بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ایک انڈا لے آؤ، وہ انڈا لے کر آیا ،بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر انڈے پر دم کیا انڈا سونے کا ہوگیا۔ اس کو دیا وہ خوش ہوگیا۔ اور سوچنے لگا بچی کی شادی عزت سے ہو جائے گی۔ پھر میں بہت سارے انڈوں پر سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کروں گا۔ وہ سونے کے بن جائیں گے۔ اور میں تو بہت مالدار بن جاؤنگا۔ اس نے بچی کی شادی سے فارغ ہو کر بہت سارے انڈے اپنے سامنے رکھے اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کیا، مگر سونا تو کیا سونے جیسا رنگ بھی انڈوں پر نہیں آیا پھر پڑھا پھر بھی کچھ نہیں ہوا۔ پھر بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا حضرت آپ نے انڈے پر سورۃ اخلاص پڑھی تھی بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں سورۃ اخلاص ہی پڑھی تھی۔ اس نے کہا آپ نے تو ایک مرتبہ ہی پڑھی تھی وہ انڈا سونے کا ہوگیا۔ میں نے کئی مرتبہ پڑھی مگر انڈے کا سونے جیسا رنگ بھی نہیں ہوا۔ بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے سورۃ اخلاص پڑھی میں نے بھی سورۃ اخلاص پڑھی، تو نے فرید کی طرح سورۃ اخلاص تو پڑھ لی، مگر فرید کی طرح زبان کہاں سے لائے گا۔

اللہ کا ہاتھ

آپ نے پڑھا میں نے پڑھا آپ کے اور میرے پڑھنے کی بات عام ہے، مگر اللہ والوں کے پڑھنے کی بات نرالی ہے، ان کی زبان اللہ کی زبان ہے یہ کچھ پڑھکر دم کریں تو ان کے منہ سے جسم کی گندی ہوا نہیں نکلتی بلکہ جس پانی پہ دم کردیں وہ پانی مریضوں کے لئے شفاء بن جائے، وہ اپنا ہاتھ کسی مریض پر رکھ دیں تو اس کو شفاء مل جائے، وہ اپنے مقدس ہاتھ سے کسی مریض کے لئے تعویز لکھ دیں تو وہ تعویز ان کے لئے شفاء کا باعث بن جائے، کیونکہ جس ہاتھ سے وہ تعویز لکھا جاتا

Marfat.com

ہے وہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ ''میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

تعویز کیا ہے

تعویز میں اللہ کا کلام لکھا جاتا ہے۔ قرآن پاک کی سورتوں کے عدد نکال کران کو جوڑ کر تعویز کی چال کے مطابق لکھا جاتا ہے۔ پھر اس تعویز پر قرآن پاک کی صورتوں میں سے کچھ پڑھا جاتا ہے تعویز دینے کے بعد صحیح عامل اس مریض کے لئے دعا کرتا ہے۔

تعویز لینے والا تعویز باندھ لیتا ہے، عامل اس کے لئے برابر دعا کرتا رہتا ہے، اگر اس پر جادو، سفلی، نظر بندی، بھوت، چڑیل، پلید، شریر جنات کا اثر ہوتا ہے۔ تو عامل کے اوپر حملہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر تعویزات دیتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے جو تعویز لے جاتے ہیں وہ ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

نیم کا درخت

پیر طریقت واقف اسرار حقیقت الحاج بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ کہ عامل نیم کے درخت کی مانند ہوتا ہے۔ نیم کا درخت دھوپ میں کھڑا رہتا ہے جو اس کے سائے میں آجائے اس کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ اور عامل کو جلنا پڑتا ہے۔

پانی کا مٹکا

پیر طریقت الحاج بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ عامل کی مثال پانی کے مٹکے کی طرح ہے پانی کا مٹکا دھوپ میں رہتا ہے۔ لیکن پینے والے کو اس کا پانی ٹھنڈا ہی لگتا ہے۔

Marfat.com

لکڑی کا کوئلہ، کوئلہ کی راکھ

لکڑی کے اوپر دیگ پکاتے ہیں۔لکڑی جل کر کوئلہ اور کوئلہ جل کا راکھ بن جاتا ہے۔مگر دیگ کے اندر چاول اور قورمہ پک کر کھانے والے کو مزہ دیتے ہیں۔اسی طرح اللہ عزوجل کے مقبول بندے تعویزات لکھ کر دم کر کے لوگوں کے اوپر جن بھوت، پلید جنات کو بھگا کر ساری تکلیف اپنے اوپر لے کر مخلوق کو جلنے نہیں دیتے۔ان اللہ کے مقبول بندوں کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔بقول علامہ اقبال:

مٹا دے اپنی ہستی کو گر مرتبہ چاہیئے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

دولت اللہ والوں کے قدموں میں ہوتی ہے

ایک بزرگ تھے جو اپنے حجرے میں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔کسی نے آپ سے کہا کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھا کریں۔کسی نے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے آگئے۔ جماعت کھڑی ہوئی تو لوگوں نے نیت باندھی آپ نے عجیب نیت باندھی چار رکعت نماز ظہر واسطے اللہ تعالیٰ کے امام کی نیت میرے پاؤں کے نیچے اللہ اکبر،لوگوں نے کہا،حضرت یہ کیا نیت ہے۔بزرگ نے کہا،امام سے پوچھو نماز پڑھتے وقت کیا سوچ رہا تھا۔جب امام سے پوچھا گیا تو امام صاحب نے کہا،میری بچی کی شادی ہونے والی ہے مجھے روپوں کی بہت ضرورت ہے۔میں نماز میں یہی سوچ رہا تھا کہ کہیں سے انتظام ہو جائے تو ان بزرگ نے کہا جس جگہ میں کھڑا تھا اس کو کھودا جائے،لوگوں نے کھودنا شروع کیا،زمین کے اندر سے زیورات، ہیرے،موتی نکلے،آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے صحیح نیت کی تھی کہ امام کی نیت میرے پاؤں کے نیچے۔

Marfat.com

اللہ والے دل پر حکومت کرتے ہیں

اللہ کے مقبول بندے تخت پر نہیں لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ان کے دل اللہ کے خوف اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے سرشار ہوتے ہیں۔دنیا کے مال کی انہیں تمنا نہیں ہوتی۔مالدار لوگ ان کی جوتیاں اٹھاتے ہیں۔

اللہ والوں کی نگاہ دل پر ہوتی ہے

آج کل کے جعلی عامل لوگوں کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔جھوٹے شعبدے بازی دکھا کر لوگوں کو شیشے میں اتارنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی نگاہ ہر وقت آنے والوں کی جیب پر ہوتی ہے۔مگر اللہ والوں کی نظر ان کی جیب پر نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ اپنی نظر سے لوگوں کے دلوں کو اللہ کی یاد میں لگا دیتے ہیں بقول شاعر:۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینے میں اُتاری جاتی ہے
طیبہ کی مئے منہ سے نہیں نگاہوں سے پلائی جاتی ہے

طمع نہیں، منع نہیں، جمع نہیں

اگر کوئی شخص خوشی میں آ کر کچھ پیر صاحب کو نذرانہ دے تو خوشی میں رکھ لینا چاہیئے، منع بھی نہیں، بقول قطب مدینہ میرے دادا پیر شیخ ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں طمع مت کرو اور کچھ دے تو جمع مت کرو دین و مسلک کی خاطر لوگوں کی خدمت میں صرف کردو۔

Marfat.com

کسی کا دل رکھنا بھی بڑی سعادت کی بات ہے

ایک عورت حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس حلوہ بنا کر لائی اور بہت محبت سے کہا کہ میں نے آپ کے لئے یہ حلوہ دل سے بنایا ہے، میری خوشی ہے کہ آپ کھائیں۔ آپ نے اس سے کہا کہ تیری خوشی ہے۔ اس نے کہا ہاں، آپ نے بسم اللہ پڑھ کر کھالیا وہ عورت خوشی خوشی چلی گئی۔ آپ کے مریدوں نے کہا حضرت آپ کا تو روزہ تھا کیا آپ بھول گئے تھے، تو بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں روزہ بھولا نہیں تھا اس عورت کی خوشی کی وجہ سے روزہ توڑ دیا اس توڑے ہوئے روزے کا کفارہ ساٹھ روزے رکھ کر کرلوں گا۔ لیکن اگر اس کا دل ٹوٹ جاتا تو میں اس کا دل کیسے جوڑ سکتا تھا۔ مومن کا دل توڑنا اللہ تعالی کو پسند نہیں۔

جعلی عامل سے بچیں

محترم بھائیو اور بہنو خدارا ہوش کریں غیر شرعی عامل کے پاس جانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ وہ شریعت کا کتنا پابند ہے نماز روزے کا پابند ہے یا نہیں۔ اگر نماز روزوں کا پابند نہیں ہے تو اس کے اندر روحانیت نہیں ہے۔ اور محترم بہنو آپکو تو ویسے بھی جانا منع ہے۔ شریعت میں تو پیر اور مریدنی کا بھی پردہ ہے۔ آپکا کوئی مسئلہ ہو تو نفل پڑھ کر اپنے پیرو مرشد کا واسطہ دے کر دعا کریں۔ اپنی جان کی حفاظت خیر و برکت کے لئے گھر کے کسی فرد کو صحیح عامل کے پاس بھیج کر تعویز منگوا لیں یا لکھ کر تحریر کے ذریعے ان سے بات کریں بزم دائرۃ البرکات کے زیر اہتمام ایک کتاب برکاتی تلوار حاصل کریں اور اپنے مسائل برکاتی تلوار سے حل کریں اپنے تمام تر مسائل کا سر قلم کر دیں انشاء اللہ مشکلیں حل ہو جائیں گی۔

Marfat.com

بزم دائرۃ البرکات کا اہم شعبہ

الحمد للہ بزم دائرہ البرکات کے پلیٹ فارم سے تعویزات برکاتیہ فی سبیل اللہ دیئے جاتے ہیں تعویزات کے ذریعے مخلوق خدا کی خدمت کر کے ان کے مسائل اللہ عزوجل کی بارگاہ سے حل کرا کے ان کو مسلک و دین کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ یہ سارا فیض میرے محسن استاد الحاج بابا عمر برکاتی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ اللہ عزوجل آپکی تُربت پر کروڑہا رحمت نازل فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم آپکا مزار ٹنڈو یوسف قبرستان حیدر آباد میں مرجع الخلائق ہے۔

حدیث 39: کھانے سے پہلے وضو کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔ (طبرانی) بعض علماء نے فرمایا، اس سے مُراد ہاتھ دھونا ہے۔

سبق

اس مبارک حدیث سے یہ سبق ملا کہ جب بھی کھانا کھانے کا ارادہ کریں، کھانے سے پہلے وضو اور کھانے کے بعد وضو ضرور کریں یا کم از کم ہاتھ ضرور دھولیں۔

کھانے کا وضو

کھانا کھانے کا وضو یہ ہے کہ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں، کلی کریں اور منہ کے اگلے حصے کا مسح کریں کھانے کے بعد بھی ایسا ہی کریں، کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں ان کو نہ تولیے سے پونچھیں نہ ہی رومال سے پونچھیں کیونکہ ہاتھ اس لئے دھوتے ہیں کہ جو جراثیم ہوں صاف ہو جائیں۔ لب

Marfat.com

اگر ہم تولئے سے یا رومال سے صاف کرتے ہیں تو وہ جراثیم جو تولیہ یا رومال میں ہیں پھر ہاتھوں پر لگ جائیں گے۔ اس مبارک طریقہ پر عمل کرنے سے ہماری محتاجی ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیگی (انشاء اللہ)۔ آج کل ٹیشو پیپر اسکے قائم مقام نہیں ہیں، اگر فوری پانی میسر نہ ہو تو جلد ہاتھ دھونے کی کوشش کریں۔

کم عقلی کا علاج

قاسم رزق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ”جو شخص دستر خوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھائے گا۔ وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے۔ اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“ (فیضان سنت)

تنگدستی سے نجات کا حل

(۱) مشائخ کرام فرماتے ہیں ”کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مفلسی اور چاشت کی نماز جو شخص چاشت کی نماز پڑھنے کا عادی ہوگا وہ غنی بھی ہوگا۔ چاشت کی نماز پڑھنے والا نماز فجر کا اور دوسری فرض نمازوں کا بھی پابند ہوگا“۔ حضرت [illegible] بلخی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ہم نے روزی میں برکت طلب کی تو ہمیں [illegible] چاشت پڑھنے میں میسر ہوئی۔

(۲) ایام بیض یعنی ہر مہینے کی 13,14,15 کو روزے رکھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔

(۳) روزانہ نماز مغرب کے بعد سورۃ واقعہ پابندی سے پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔

(۴) مردوں کو فجر کی سنت اپنے گھر میں پڑھکر فرض نماز مسجد میں جا کر پڑھنا چاہیئے، جو شخص فجر کی سنتیں گھر پر پڑھ کر مسجد میں جاتا ہے اس کا رزق کشادہ ہوتا

Marfat.com

ہے،اور گھر میں سب افراد کے درمیان اتفاق رہتا ہے۔

(۵) نماز پنجگانہ کے لئے اذان واقامت کا جواب دینا اذان کا احترام کرنا۔

(۶) دینی معلومات دینی تعلیم میں مصروف رہنا۔

(۷) دوسروں تک دین کی اچھی اچھی باتیں پہنچانا یعنی تبلیغ دین کرنا، بیان کرنا، درس یا تحریر کے ذریعے مسلمان کی اصلاح اور کفار کو تبلیغ کرنا۔

(۸) نماز تہجد پڑھتے رہنا تہجد کی عادت بنانے کی کوشش کرنا روزی بڑھاتا ہے۔

(۹) توبہ استغفار کرتے رہنا۔

(۱۰) ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہ پڑھنا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے سے روزی بڑھتی ہے۔

(۱۱) اپنے گھر دوکان آفس میں آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنا، اس کی کوئی تعداد مقرر نہیں، تین تین مرتبہ پڑھ لیں، یا اپنے مرشد سے معلومات کرلیں

(۱۲) قرآن مجید اور علماء اہلسنت کی کتابیں دینی مدرسوں کے لئے وقف کرنا یا پھر علماء اہلسنت کی کتابیں خرید کر لوگوں میں تقسیم کرنا۔ آج کل پڑھنے کی طرف دھیان کم ہے۔ لہذا آڈیو کیسٹ کے بیانات تقسیم کریں۔

(۱۳) والدین کی خدمت کرنا: اگر والدین دنیا میں نہیں تو ان کی جائز وصیت پر عمل کرنا اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی خدمت کرنا ہر دعا میں ان کی مغفرت اور ان کے بلند درجات کے لئے دعا کرنا۔

(۱۴) دن میں کم از کم ایک مرتبہ سورۃ مزمل اور سورۃ نبا (۳۰ واں پارہ) پڑھنا۔

(۱۵) روزانہ رات کو عشاء کے بعد سونے سے پہلے سورہ ملک پڑھنا۔

(۱۶) شب جمعہ میں سورۃ کہف پڑھنا۔

(۱۷) گھر میں سرکہ رکھیں کہ یہ بھی روزی میں برکت کا باعث ہے۔

Marfat.com

(۱۸) اتوار کے دن ناخن ترشوانے سے فاقہ ختم ہوتا ہے۔

(۱۹) عاشورہ کے دسویں محرم میں مسکینوں کو کھانا کھلانا کہ منقول ہے دس محرم کے روز جو چیز دوسروں کو کھلائی جاتی ہے۔ سال بھر تک اس میں برکت رہتی ہے، اس لئے مسلمانوں کے گھروں پر اکثر محرم میں اور خاص طور پر دس محرم کو حلیم کھچڑے پکایا جاتا ہے۔ کھچڑا میں تمام تر اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔

(۲۰) بکثرت درود شریف پڑھنا روزی میں بے حساب برکت کا باعث ہے۔

(۲۱) اپنے بچوں کے اچھے نام رکھنا اوران کو پورے نام کے ساتھ پکارنا، اگر کسی کا نام عبدالرحیم، عبدالکریم ہے تو اسے رحیم یا رحیموں، کریم یا کریموں کہہ کر نہ پکارا جائے عبدالرحیم، عبدالکریم کہہ کر پکاریں اچھے ناموں کو نہ بگاڑیں۔

(۲۲) گھر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر داخل ہوں۔

(۲۳) غسل فرض ہو جانے کی صورت میں فوراً غسل کریں۔

(۲۴) سر میں کنگا بیٹھ کر کریں۔

(۲۵) ناخن دانتوں سے نہ کاٹیں۔

محترم بھائیوں! ان مشائخ عظام کی باتوں پر عمل کریں جن باتوں کی ممانعت ہے انکو نہ کریں، انشاءاللہ روزی میں برکت ہوگی۔

حدیث نمبر 40 فضائل درود شریف

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو آپ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ کتنا حصہ درود خوانی کے لئے مقرر کروں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ درود خوانی کے لئے مقرر کرلوں؟

Marfat.com

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، اگر تم چوتھائی سے زیادہ حصہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ عرض کی میں نصف مقرر کرلوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو مقرر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زیادہ حصہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں دوتہائی حصہ مقرر کرلوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو مقرر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زیادہ حصہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں کل حصہ درود خوانی میں ہی خرچ کروں گا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو درود شریف تمہاری تمام فکروں اور غموں کو دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ (مشکوۃ شریف)

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوٰ والسلام علیک یانبی اللہ ﷺ

الصلوٰ والسلام علیک یانور اللہ ﷺ

سبق

اس مبارک روایت سے یہ درس ملا کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، اپنے محسن وغمگسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کے تحفے بھیجتے رہنا چاہئے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اس کا اپنی عادت کیجئے
تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ علٰی محمد

Marfat.com

برکاتی گلدستہ

الحمدللہ آج چالیس (40) حدیثوں کا برکاتی گلدستہ مکمل ہوا اس کتاب کی ابتدا درود وسلام کے فضائل سے ہوئی تھی اور آخری حدیث بھی درود وسلام پر تحریر ہے مجھے یقین کامل ہے کہ درود وسلام کی برکت سے اللہ عزوجل میری اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں ضرور قبول فرمائے گا۔ اور امت کے لئے نافع بنائے گا، انشاءاللہ عزوجل

دعائے عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

یا اللہ عزوجل میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو، میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادِ نیّت سے ملوث ہیں سوائے ایک عمل کے وہ عمل کون سا ہے۔ وہ عمل ہے تیرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ سلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر نہایت ہی انکساری عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود وسلام کی مجلس کا تحفہ پیش کرنا ہے۔ اے میرے رب کریم وہ کونسا مقام ہے، جہاں اس درود وسلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول کا باعث ہوتا ہوگا؟ اے میرے پروردگار عزوجل مجھے سچا یقین ہے کہ یہ (درود وسلام) والا عمل تیری بارگاہ میں ضرور قبول ہوگا یہ عمل رد ہو جائے یا ضائع ہو جائے ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود وسلام کے دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا کوئی خوف ہی نہیں۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلىٰ الك واصحابك يا حبيب الله
مولای صَلِّ وسلم دائماً ابداً
علىٰ حبيبك خير الخلق كلهم

۱۸ ذی قعدہ بروز اتوار ۱۴۲۸ھ 9 دسمبر 2006

Marfat.com

اقتباسات

کنزالایمان	بخاری شریف	مسلم
ابوداؤد	ابن ماجہ	ترمذی
نسائی	مشکوۃ	شمائل ترمذی
طبرانی شریف	شفاشریف	جامع صغیر
شرح الصدور	مکاشفۃ القلوب	کیمائے سعادت
نزھۃ المجالس	احیاء العلوم	کنزالعمال
منہاج العابدین	آب کوثر	واعظ
ابن عسکر	اسراراحکام	کتاب الفردوس
فتوٰی رضویہ	تذکرۃ الاولیاء	اسرار اولیاء
اصح التواریخ	تذکرۃ امام احمد رضا	ملفوظات اعلیٰ حضرت
جاء الحق	فیضان سنت	احکام شریعت
شان حبیب رحمان	جبرائیل کی حکایت	سچی حکایت
مثنوی حکایت	تذکرۃ بابا فرید	مدنی وصیت نامہ
قبر کھل گئی	جنتی عمل	اولیاء اللہ کے اختیارات
سوانح حیات بابا عمر برکاتی	مجرموں کی پناہ گاہ	برکاتی تلوار
حدائق بخشش	ذوق نعت	سامان بخشش
قبائل بخشش	دیوان خلیل	مغیلان مدینہ
مختلف نعتوں کا مجموعہ	کلام اقبال	

Marfat.com

یاداشت

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

Marfat.com

Marfat.com

کیسے آقاؤں کا گدا ہوں میں رضا — بول بالے ہیں میرے سرکاروں کے

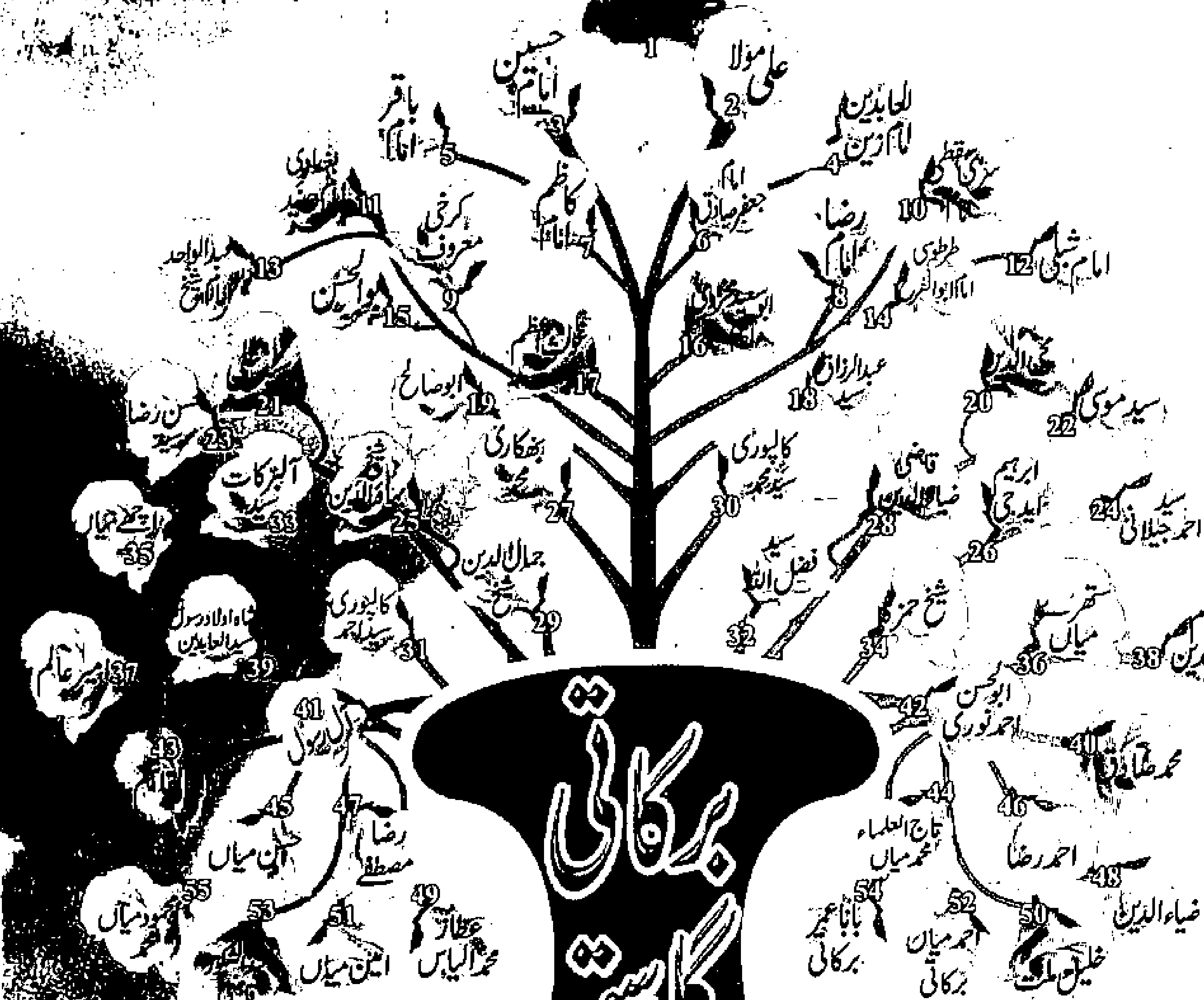

برکاتی گلدستہ

حبذا ایں روضہ عرش اشتباہ
آستانش قدسیاں را بوسہ گاہ
گوش کن تاریخ ایں عالی بنا
جنت زیبائے برکات الٰہ
سنہ ۱۴۲۳ھ

ترجمہ

یہ روضہ کتنا محبوب ہے جو عرش سے مشابہت رکھتا ہے
ان کا آستانہ فرشتوں کے بوسے کی جگہ ہے
اس بلند عمارت کی تاریخ اس طرح سن
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے مزین جنت ہے

مرتب کردہ:
سگ عطار و برکات
محمد محمود میاں قادری برکاتی
عفی عنہ

بزم دائرۃ البرکات میمن سوسائٹی فیز II حیدرآباد سندھ پاکستان

www.faizanebarkat.net

Marfat.com